قصص الانبیاء

انبیاء کرام کے واقعات اور قصے۔ ان قصوں میں سمجھداروں کے لئے بڑی عبرت ہے

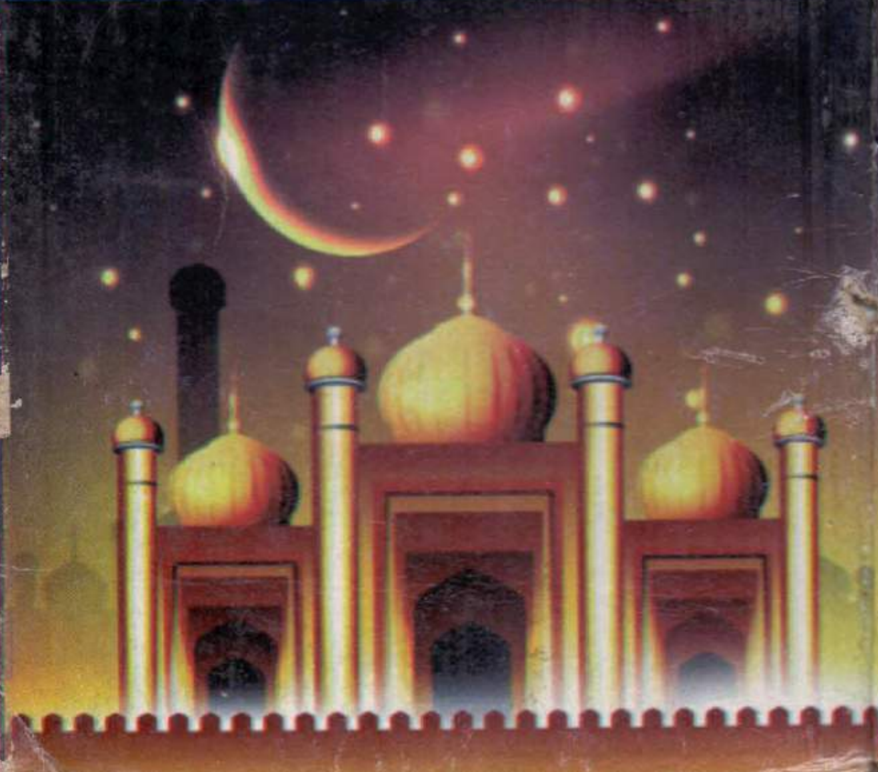

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	قصہ حضرت آدمؑ	۲	۱۵	قصہ حضرت الیاسؑ	۱۳۹
۲	قصہ - ہابیل و قابیل	۱۰	۱۶	قصہ حضرت یونسؑ	۱۵۰
۳	قصہ حضرت نوحؑ	۱۳	۱۷	قصہ حضرت داؤد	۱۵۶
۴	قصہ ہود علیہ السلام	۲۱	۱۸	قصہ حضرت سلیمانؑ	۱۶۷
۵	قصہ حضرت صالحؑ	۲۵	۱۹	قصہ حضرت زکریاؑ	۱۸۳
۶	قصہ حضرت ابراہیمؑ	۲۹	۲۰	قصہ حضرت مریم	۱۸۸
۷	قصہ حضرت اسمٰعیلؑ	۴۰		و حضرت عیسےؑ	
۸	قصہ حضرت لوطؑ	۴۴	۲۱	قصہ ذو القرنین	۱۹۶
۹	قصہ حضرت اسحٰقؑ	۵۱		اور یاجوج ماجوج	
۱۰	قصہ حضرت یعقوبؑ	۵۴	۲۲	قصہ حضرت عزیرؑ	۲۰۰
۱۱	قصہ حضرت یوسفؑ	۵۶	۲۳	قصہ ہاروت و ماروت	۲۰۴
۱۲	قصہ حضرت ایوبؑ	۸۸	۲۴	قصہ اصحاب کہف	۲۰۷
۱۳	قصہ حضرت شعیبؑ	۹۰	۲۵	قصہ حضرت شعیبؑ	۲۱۲
۱۴	قصہ حضرت موسےؑ	۹۲	۲۶	قصہ اصحاب اخدود	۲۱۶

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ	نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۲۷	قصۂ اصحاب فیل	۲۲۱	۳۹	معجزہ - ۳ ..	۲۴۵
۲۸	قصۂ اصحاب القریہ	۲۲۴	۴۰	معجزہ - ۴ ..	〃
۲۹	قصۂ اہل سبا ..	۲۲۸	۴۱	معجزہ - ۵ ..	۲۴۷
۳۰	حکایت -۱ ..	۲۳۱	۴۲	معجزہ - ۶ ..	〃
۳۱	حکایت -۲ ..	۲۳۳	۴۳	معجزہ - ۷ ..	۲۴۸
۳۲	حکایت -۳ ..	۲۳۵	۴۴	معجزہ - ۸ ..	۲۴۹
۳۳	حکایت -۴ ..	۲۳۷	۴۵	معجزہ - ۹ ..	۲۵۰
۳۴	حکایت -۵ ..	〃	۴۶	معجزہ - ۱۰	〃
۳۵	حکایت -۶ ..	۲۳۹	۴۷	معجزہ - ۱۱ -	۲۵۱
۳۶	خاتمہ	۲۴۰	۴۸	معجزہ - ۱۲ -	〃
۳۷	معجزہ - ۱ ..	۲۴۱			
۳۸	معجزہ - ۲ ..	۲۴۳			

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through
Whatsapp +92-348-8709449.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

آج کل عالمِ اسلام میں جو بے چینی پائی جاتی ہے۔ وہ ہمارے اپنے اعمال کی وجہ ہے۔ یہ ناچیز حقیر پُر تقصیر برادرانِ اسلام کی خدمت میں عرض پرداز ہے۔ چونکہ ہمارے اکثر مسلمان بھائی قرآنِ مجید کے مسائل اور انبیاء علیہم السّلام کے واقعات کو جاننے سے محروم ہیں۔ نیز عربی علوم سے ناواقفیت کی بنا پر اکثر لوگ قرآن مجید کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے میرے دِل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ کوئی ایسی کتاب مرتب کی جائے۔ جو کہ عام فہم اُردو زبان میں ہو۔ جس میں انبیاء کرام کے واقعات وغیرہ تفصیل سے بیان کئے جائیں تاکہ مسلمان بھائی گھر بیٹھے اِس کتاب سے دینی علم میں واقفیت حاصل کر سکیں۔ پس یہ کتاب بڑی محنت سے تیار کی گئی ہے۔ اور اس کا نام تذکرۃ الانبیاء رکھا ہے۔ پرورد گار سے التجا ہے۔ کہ تمام مسلمانوں کو اِس سے استفادہ حاصل کرنے کی توفیق دے۔

خیراندیش
طالب رسول خان

جو بھائی اس کتاب سے استفادہ حاصل کریں وہ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں

پہلی فصل

حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ

سب سے پہلے اس امر کا جاننا ضروری ہے

حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ ذیل کی صورتوں میں بیان ہوا ہے
بقرہ - مائدہ - اعراف - حج - بنی اسرائیل - کہف
طٰہٰ - سبا - یٰسین - ص - حجرات

کہ خاکی جسموں یعنے انسان اور حیوان کے سوا دو قسم کی اور بھی مخلوقات ہے - ایک ملائک یا فرشتے جن کی پیدائش خداتعالےٰ نے نور سے کی ہے - جن میں سے حضرت جبرائیل - میکائیل - اسرافیل - عزرائیل علیہم السلام سب سے مقرب الٰہی ہیں - دوسرے جنات جن کو خداوند تعالےٰ نے آگ سے پیدا کیا ہے - جن میں سب سے بدتر شیطان ہے جو کہ انسانوں کو خدا کی راہ سے بہکاتا ہے - اور برے کاموں کی ترغیب دیتا ہے - حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے شیطان بڑا عبادت کرنے والا تھا - چنانچہ عبادت میں ترقی کرتے کرتے فرشتوں میں مل کر رہنے لگا تھا - حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں - کہ پہلے زمین پر جنات رہتے تھے - مگر وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے اور ایک دوسرے کو مارتے تھے - قتل اور خونریزی کرتے تھے - تب خداتعالےٰ نے ان کے فساد کو رفع کرنے کے واسطے کچھ فرشتے زمین پر بھیجے - انہیں میں شیطان بھی داخل تھا - انہوں نے زمین پر آکر

جنّات کو پہاڑوں اور جنگلوں میں بھگا دیا۔ اور خود زمین پر سکونت اختیار کی۔ تب خدا تعالےٰ نے اُن فرشتوں کو جو زمین پر رہتے تھے۔ مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ میں زمین پر ایک نائب یعنی آدم علیہ السّلام کو پیدا کرنے والا ہوں۔ چونکہ اُنہوں نے جنّات کا حال دیکھا ہؤا تھا۔ اور اُن کے قتل اور خونریزی کو مشاہدہ کیا ہؤا تھا۔ اِسی خیال سے کہنے لگے۔ کہ خداوندا تُو ایسے لوگوں کو زمین پر پیدا کریگا۔ جو یہاں فساد ڈالینگے۔ اور خونریزی کرینگے۔ خداوند تعالےٰ نے جواب دیا۔ کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تُم نہیں جانتے۔ فرشتوں کا یہ خیال اپنی عقل کے موافق تھا۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ جنّات کی طرح اِن کا بھی حال ابتر ہوگا+ زمین کی تمام سطح سے خدا تعالےٰ کے حکم سے عزرائیل علیہ السلام نے مٹّی لی۔ اور خدا تعالےٰ نے قدرت کے ہاتھوں سے گوندھ کر درست کیا۔ اور آدم علیہ السّلام کا بُت تیار کیا۔ جس کا طول ساٹھ اور عرض سات گز کا تھا+ کہتے ہیں۔ کہ چالیس سال تک آدم علیہ السّلام کا بُت مکّہ معظّمہ اور طائف کے درمیان پڑا رہا۔ وہی زمین والے فرشتے اس کی شکل و صورت دیکھ کر کہتے کہ یہ کیا بنا ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے پہلے اِس صورت کی کوئی چیز نہ دیکھی تھی۔ اور شیطان تو اُس کے عیب تلاش کرتا۔ کہ اِس بت میں کیا کیا نقص ہیں۔ یعنی اوّل تو یہ مٹّی سے بنا ہے۔ اور صورت بھی ٹھیک نہیں۔ اندر سے کھوکھلا ہے۔ اگر پُر نہ کیا جاویگا۔ تو ضرور یہ کھڑا نہ ہوسکیگا۔ بلکہ زمین پر گر پڑیگا+ آدم علیہ السّلام میں روح پھونکی گئی۔ اور فرشتوں کے اُس اعتراض کے دور کرنے کے واسطے کہ ہم بڑے عابد اور نیکوکار ہیں۔ اور آدم ایسا نہ ہوگا۔ خدا تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام بتلائے۔ اور پھر فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچّے ہو۔ تو بھلا اِن چیزوں کے نام تو بتلاؤ+ فرشتوں نے کہا۔ ہم تو ان کے نام نہیں جانتے۔ ہم تو وہی چیز جانتے ہیں۔ جو تُو نے ہم کو بتلائی ہے۔ اور تُو خود دانا بینا ہے+ خدا تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو فرمایا۔ کہ تُو اِن کے سامنے سب چیزوں

کے نام بتلادے۔ جب اُس نے اُن کے نام بتلائے
(جو آجتک لوگوں میں چیزوں کے نام مشہور ہیں۔)
تو خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ میںنے پہلے ہی تم کو کہدیا
تھا۔ کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے +
پھر فرشتوں کو حکم ہؤا۔ کہ آدم علیہ السّلام کے
آگے جاکر سجدہ کرو۔ سارے فرشتے جاکر سجدہ
میں گرے۔ اور شیطان لعین جو اُن فرشتوں ہی
میں ملا جلا رہتا تھا۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ میں
تو اس کو سجدہ نہیں کرونگا۔ خدا تعالےٰ نے پُوچھا۔
اے شیطان لعین تُو نے آدمؑ کو سجدہ کیوں نہیں
کیا۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ میری پیدائش آگ سے ہے۔
اور اُس کی مٹّی سے۔ بھلا یہ کب درست ہے۔ کہ
بڑے مرتبے والی شے کسی حقیر اور ذلیل کے آگے
سجدہ کرے + خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ جا تجھ پر
قیامت کے دن تک میری پھٹکار ہے۔ اور میں
تجھ کو سخت سزا دیتا ہوں۔ شیطان نے کہا۔ کہ
پروردگارا تیرا نام رحیم ہے۔ مجھے قیامت کے
دن تک چھوڑ دے بعد ازاں جو کچھ مرضی ہو
کرنا۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ اچھا تجھے قیامت

کے دن تک مہلت دی جاتی ہے۔ بعد ازاں عذاب
دوزخ کا ملیگا + شیطان نے کہا۔ کہ آدمؑ کے
سبب مجھ کو یہ سزا ملیگی۔ اِس واسطے میں اُس
کی اولاد کی خوب خبر لونگا۔ اور بہتیرے لوگوں
کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے جاؤنگا + خدا تعالےٰ
نے فرمایا جو تیری تابعداری کرینگے۔ میں اُن کو
بھی تیرے ساتھ ہی سزا دونگا۔ پھر آدم علیہ
السّلام کو بہشت میں رہنے کو جگہ ملی۔ اور اکیلا
رہنے سے جب اُس کا جی گھبرایا۔ اور خدا تعالےٰ
نے اپنے علم سے معلوم کرکے (جب حضرت آدمؑ
سوئے ہوئے تھے) فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ اس
کی بائیں طرف سے پسلی نکال کر اُسے ایک
خوبصورت عورت کی شکل بناؤ۔ فرشتوں نے
ایسا ہی کیا۔ جب آدم علیہ السّلام جاگے۔ تو
حضرت حوّا کو اپنے پاس بیٹھے پایا۔ بہت خوش
ہوئے۔ اور خدا کا شکر ادا کیا + شیطان اِسی
داؤ میں لگا رہا۔ کہ کسی طرح سے اِس کو یہاں
سے نکالنا چاہیئے۔ چنانچہ سانپ اور مور سے (جو
بہشت کے چوکیدار تھے) دوستی گانٹھی۔ اور موقعہ

پا کر ایک دن سانپ سے کہا۔ کہ مجھے بہشت میں
لے چل۔ چنانچہ وہ منہ میں رکھ کر بہشت میں
لے گیا۔ وہاں بہشت کے اندر جتنے درخت تھے
سب کا پھل کھانے کی آدم علیہ السلام کو اجازت
تھی + البتہ ایک درخت[1] کا پھل کھانے کی ممانعت
تھی۔ شیطان نے خیال کیا۔ کہ اگر اُن کو اسی
درخت کا پھل کھلایا جاوے۔ تو ضرور خدا تعالےٰ
خفا ہوگا۔ اور میرا مطلب حاصل ہو جاویگا۔
چنانچہ اُس نے اس درخت کا پھل توڑا اور
مائی حوّا کو دیا۔ اور جھوٹی قسم کھا کر کہا۔ کہ
اگر تم اِس پھل کو کھاؤ گے۔ تو ہمیشہ بہشت میں
رہوگے۔ ورنہ خدا تعالےٰ تمکو یہاں سے زمین پر نکال
دیگا۔ اُس کے بہکانے سے مائی حوّا نے پھل کھایا
اور آدم علیہ السلام کو بھی کھلایا۔ فوراً بہشتی
لباس اُتر گیا۔ اور ننگے دھڑنگے ہوگئے۔ جب
ایک دوسرے کو ننگا دیکھا۔ تو بہت شرمندے
ہوئے اور اس حرکت پر افسوس کیا۔ آخر وہیں
سے پتّے لے کر اپنی شرمگاہوں پر لپیٹ لئے۔
خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ کیا مینے تم کو اِس درخت

[1] بعض کے نزدیک انجیر اور بعض کے نزدیک گیہوں کا درخت تھا۔

کا پھل کھانے سے منع نہیں کیا تھا۔ پھر اُن
کو بہشت سے نکال زمین پر ڈال دیا۔ اور حضرت
آدمؑ کو لنکا میں اور حضرت حوّا کو ملک چین
میں گرایا۔ اب ان کا کوئی مددگار نہ تھا۔ شیطان
نے خوب بدلہ لیا۔ تین سو سال تک روتے رہے
اور ایک دوسرے کی تلاش کرتے رہے۔ آخر
خدا تعالےٰ نے رحم کیا۔ اور آدم علیہ السلام کے
دل میں اس دعا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا
وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ کا القا کیا۔ جب آدم علیہ
السلام نے یہ دعا پڑھی۔ تو حضرت حوّا کے ساتھ
ملاقات ہوگئی۔ اور زمین پر رہنے سہنے لگے۔ اور
آرام سے زندگی بسر کرنے لگے + خدا تعالےٰ اپنے
بندوں کو متنبہ کرتا ہے۔ کہ تم بھی خبردار ہو
جاؤ۔ اور شیطان کے کہنے پر مت چلو۔ ایسا نہ
ہو۔ کہ جیسا تمہارے ماں باپ کو جنت کے گھر سے
نکالا ہے۔ ویسا ہی تمہارے ساتھ بھی سلوک
کرے۔ اور پھر تم کو اس آدمؑ والے گھر
(جنت) میں داخل نہ ہونے دے +

دوسری فصل

قصۂ ہابیل و قابیل[۱]

ہابیل اور قابیل دونو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ کہتے ہیں۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں نکاح کا یہ طریق تھا۔ کہ ایک جوڑے کی لڑکی کا دوسرے جوڑے کے لڑکے کے ساتھ نکاح کیا جاتا تھا۔ جب ان دونو کے نکاح کا وقت آیا۔ تو ہابیل والی لڑکی کا قابیل کے ساتھ اور قابیل والی لڑکی کا ہابیل کے ساتھ نکاح کرنا تجویز ہؤا۔ مگر قابیل یہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس طرح ہو۔ کیونکہ اس کے ساتھ والی لڑکی زیادہ خوبصورت تھی۔ وہ کہتا تھا۔ کہ میرا نکاح اسی کے ساتھ کیا جاوے۔ مگر آدم علیہ السلام خلاف شریعت کرنا نہیں چاہتے تھے۔ لیکن قابیل نہیں مانتا تھا۔ اور اصرار کرتا۔ اور کہتا تھا۔

۱؎ یہ قصہ قرآن شریف کی سورہ مائدہ میں مذکور ہے۔

کہ تُو ہابیل سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔ اسواسطے اس کو خوبصورت لڑکی دینی چاہتا ہے۔ حالانکہ وہ میرے ساتھ ماں کے پیٹ میں رہی ہے۔ اسواسطے میرا حق زیادہ ہے۔ آخر کار آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ تم دونو قربانی کرو۔ جس کی قبول ہوگی اسی کے ساتھ نکاح کیا جائیگا۔ ہابیل کے پاس بکریاں تھیں۔ اس واسطے وہ موٹا تازہ بکرا اور کچھ دودھ اور مکھن لایا۔ اور ایک پہاڑ پر رکھ دیا۔ اور قابیل کھیتی باڑی کرتا تھا۔ اس واسطے گیہوں کے تھوڑے سے دانے لاکر رکھ دئے۔ پس آسمان سے آگ آئی۔ اور ہابیل کی قربانی لے گئی۔ اور وہ قربانی قبول ہوگئی۔ مگر قابیل کی نہ ہوئی۔ اس بات سے اور بھی غصہ ہوکر ہابیل سے کہنے لگا۔ کہ تیری قربانی قبول ہوئی۔ اور میری نہ ہوئی۔ اب میں تجھے مار ڈالونگا۔ ہابیل نے جواب دیا۔ کہ خدا تعالیٰ نیکوکاروں کا ہدیہ یا قربانی قبول کرتا ہے۔ اور اگر تُو مجھ کو مارنے کے واسطے ہاتھ بڑھائیگا۔ تو میں تیری طرف ہاتھ نہیں اُٹھاؤنگا۔ ایک دن ہابیل بکریاں چرا رہا تھا۔ قابیل نے جاکر وہیں جنگل میں اُسے مار ڈالا۔

بعد ازاں نادم ہؤا۔کہ میں اِس کی لاش کو کیا کروں۔کیونکہ یہ پہلا مُردہ تھا۔اور اِس سے پہلے کوئی مرا نہیں تھا۔تاکہ دبانے کی رسم معلوم ہوتی۔نہایت حیران و پریشان تھا۔آخر اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر کندھے پر اُٹھائے پھرتا اور آبادی سے دُور رہتا۔کہتے ہیں۔کہ چالیس روز تک اِسی طرح سے کرتا رہا۔آخر لاش سے بدبو آنے لگی۔اور پرندے اُس پر جھپٹنے لگے۔ پس خدا تعالےٰ نے دو کوّے اُس کے سامنے نمودار کئے۔ایک کوّے نے دوسرے کو مار ڈالا۔پھر گڑھا کھود کر اُس کو دبا دیا۔جب قابیل نے یہ ماجرا دیکھا۔تو افسوس کرنے لگا۔کہ میں اِس کوّے جتنی بھی عقل نہیں رکھتا۔ورنہ میں اتنی مدت بھائی کی لاش کو کیوں اُٹھائے پھرتا۔پھر لاش کو دفن کیا۔کہتے ہیں۔اِس کے بعد قابیل کا رنگ سیاہ ہوگیا۔اور ہر ایک چیز اُس سے خوف کھانے لگی۔چنانچہ وحشی جو پہلے آدمیوں کے ساتھ ملے جُلے رہتے تھے۔پہاڑوں اور جنگلوں میں بھاگ گئے۔اور درختوں کو کانٹے لگنے شروع ہوئے۔

اور اِس سے پیشتر درختوں کو کانٹے نہ تھے۔بعد ازاں وہ جس آدمی کی طرف جاتا وہی اُس کو اینٹ پتھر مارتا۔حتّٰے کہ ایک دن اُس کے ایک بھائی نے اُس کو پتھر مارا جس سے وہ مرگیا۔

تیسری فصل

قصّۂ حضرت نوح علیہ السلام[1]

جس زمانے میں خداوند تعالےٰ نے نوح علیہ السلام کو پیغمبری دی اور ایک قوم کی طرف جاکر نصیحت کرنے کا حکم دیا۔اُس وقت اُس قوم نے شیطان کے بہکانے سے پانچ بت بنائے ہوئے تھے۔اور اُن کی پوجا کرتے تھے۔جن کے نام

[1] حضرت نوح علیہ السلام کا قصّہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل سورتوں میں مذکور ہے۔آلِ عمران۔انعام۔اعراف۔یونس۔ہود۔ابراہیم۔بنی اسرائیل۔انبیا۔مومنون۔فرقان۔شعراء۔عنکبوت۔ذاریات۔نجم۔قمر۔حدید۔تحریم۔حاقہ۔نوح۔

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through
Whatsapp +92-348-8709449.

خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمائے ہیں-
ودّ - سواع - یعوق - یغوث - نسر- پہلے کی شکل
آدمی کی- دوسرے کی گائے کی- تیسرے کی گھوڑے
کی- اور چوتھے کی شیر کی- اور پانچویں کی گدھ کی
تھی تمام ملکوں میں ان کی پرستش ہوتی تھی -خدا تعالےٰ
نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا- کہ اس اپنی قوم
کو ڈراوے- پیشتر اس کے کہ ان پر عذاب نازل
ہو- حضرت نوح علیہ السلام نے کہا- کہ میں حسب
فرمان الہٰی تم کو ڈراتا اور کہتا ہوں -کہ تم اللہ تعالےٰ
کی عبادت کرو- اور اُس سے ڈرو اور مجھے سچا
رسول جان کر میری تابعداری کرو- تاکہ خدا
تعالےٰ تمہارے گناہ جو پہلے کر چکے ہو- بخشدے
اور پھر آرام سے زندگی بسر کرو- غرض کہ حضرت
نوح علیہ السلام ساڑھے نوسو برس تک لوگوں کو
ہدایت کرتے رہے- اس عرصہ میں صرف اسّی
آدمی مومن ہوئے- باقی سب کفر پر اڑے رہے-
بلکہ نوح علیہ السلام کو سخت ایذا دیتے - اور
مارتے تھے- حضرت نوح علیہ السلام کتنے ہی دلائل
خدا تعالےٰ کی ہستی پر بیان فرماتے یعنے کہتے اُس

اللہ تعالےٰ کی پرستش کرو- جو مینہ برساتا ہے-
اولاد اور مال سے تمہاری مدد کرتا ہے- تمہارے
واسطے باغ اوگاتا اور نہریں چلاتا ہے- وہی
اللہ جس نے تمہاری طرح طرح کی صورتیں بنائیں-
دیکھو خدا تعالےٰ نے سات آسمان کیسے بنائے
ہیں- اور چاند سورج کیسے خوبصورت اور روشن
پیدا کئے ہیں- تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو
مٹی سے بنایا- اور تمہارے لئے زمین بچھاؤنا
بنا دیا- دیکھو پھر تم اسی زمین میں جانے والے
ہو- اور پھر تم کو اسی مٹی سے نکالے گا- وہ
نوح علیہ السلام کی کوئی بات نہ سنتے -بلکہ جس
طرف جاتے- اسی طرف سے پتھروں کی بوچھاڑ
ہوتی - بلکہ اتنے پتھر مارتے کہ نوح علیہ السلام
ان پتھروں میں دب جاتے - تمام جسم لہولہان
اور زخمی ہو جاتا- جب مار کھاتے کھاتے غشی
ہوجاتی- تو لوگ کپڑے میں باندھ کر اُن کو اُن
کے گھر ڈال آتے -اور دل میں خیال کرتے- کہ
آج ضرور مرگیا ہوگا- مگر رات کو شافی حقیقی
سے شفا پاتے اور صبح پھر اسی طرح وعظ و

نصیحت کرنے کھڑے ہو جاتے - کہتے ہیں - کہ
ایک کافر جو بڈھا ہوگیا تھا - اپنے بیٹے کو وصیت
کرنے لگا - کہ بیٹا نوح ؑ کے مارنے میں چست و
چالاک رہنا - ہرگز کسی سے خوف نہ کرنا - اور
اس کو ساتھ لے کر آیا - اور حضرت نوح علیہ السلام
کے پاس آکر کہنے لگا - کہ بیٹا یہی وہ جادو گر
اور جھوٹا ہے - جس کی بابت مینے تجھ کو وصیت
کی ہے - اس نابکار لڑکے نے باپ کی لاٹھی
لے کر نوح علیہ السلام کے سر پر ماری زخم
بہت گہرا ہوگیا - خون جاری ہوُا - نوح علیہ
السلام نے درگاہ باری تعالےٰ میں ہاتھ اُٹھا
کر دعا مانگی - کہ پروردگارا تو جانتا ہے - کہ میں
ان کو نصیحت کرتا ہوں - اور یہ تیرے بندے
میرے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں - یا تو ان
لوگوں کو ہدایت کر یا مجھ کو ان لوگوں کے مار
کھانے کا صبر عطا فرما - مجھے یہ معلوم نہیں
کہ تو نے ان کو ہدایت کرنی ہے - یا نہیں - خدا
تعالےٰ کی طرف سے ارشاد ہوُا - کہ بس جو
ایمان دار ہوگا - تا کہ اسی امید پر تکالیف برداشت

کروں - حکم ہوُا کہ کوئی نہیں ہوگا پس جب نوح علیہ
السلام بالکل نا امید ہوگئے - تو اُن کی ہلاکت
کے لئے بددعا کی - کہ اے پروردگار تو ان ظالموں
کی بیخکنی کر اور اِن میں سے کوئی زندہ نہ چھوڑ
اگر یہ لوگ زندہ رہے - تو ایمانداروں کو بھی گمراہ
کر دینگے - اور جب کثرت سے مینہ برسے گا -
اور تنور سے جو تمہارے گھر میں ہے پانی نکلنے
لگے گا - تو تمام ایمانداروں کو لے کر کشتی پر
سوار ہو جانا - اور ہر جنس کے حیوانات سے ایک
ایک جوڑا نر و مادہ کا کشتی پر چڑھا لینا - نوح
علیہ السلام بموجب فرمان خداوند تعالےٰ کے کشتی
بناتے تھے - اور جب کافر آکر پُوچھتے - کہ یہ کیا
کرتے ہو - تو نوح علیہ السّلام کہتے کہ کشتی تیار
کرتا ہوں - تب وہ کافر ٹھٹھا کرتے اور کہتے
کہ واہ تمہارے جیسا بھی کوئی بیوقوف ہے -
بھلا خشکی پر بھی کبھی کسی نے کشتی چلائی ہے -
تُو اپنے آپ کو رسول بتلاتا ہے - کیا رسول ایسے
ہی بیعقل ہوتے ہیں - جیسا کہ تُو ہے - حضرت
نوح علیہ السلام فرماتے اچھا اب تم ہم کو ٹھٹھا

کر لو۔ ایک دن ہم بھی تم کو ٹھٹھا کرینگے۔
جب کشتی تیار کر چکے۔ اور فرمان الٰہی کے منتظر
ہوئے۔ تو کفار نے ایک اور کام کیا۔ یعنی چوری
چوری اس کشتی میں پاخانہ بھر جاتے۔ اور کہتے۔ کہ
لو اب نوحؑ کی کشتی خوب بن گئی۔ حکم الٰہی سے
اُس زمانے میں اِن کافروں میں خارش کی وبا
پھیلی۔ اور تمام کفار اسی بیماری میں مبتلا ہوئے۔
ہر چند دوا کرتے کوئی فائدہ نہ ہوتا۔ ایک دن
ایک کافر اُس کشتی کے کنارے بیٹھ کر پاخانہ
پھر رہا تھا۔ سخت خارش جو ہوئی۔ تو کھجلانے
لگا۔ پاؤں پھسل گیا۔ اور پاخانہ میں گر گیا۔
بہت شرمندہ ہؤا۔ اور چوری چوری جا کر
غسل کیا۔ تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ بدن شیشہ کی
طرح چمکیلا ہوگیا۔ اور خارش کا کوئی نشان
باقی نہیں رہا۔ جب اپنی قوم کے پاس آیا۔ تو اُنہوں
نے کہا کہ یار بتلاؤ۔ تم نے کونسی دوائی استعمال
کی ہے۔ کہ تیرا بدن ایسا خوبصورت ہوگیا ہے۔
اصرار کرنے پر اُس نے سارا ماجرا بیان کیا۔
تب تو ہر ایک کافر اُس کشتی کی طرف دوڑا۔

اور پاخانہ لے لے کر اپنے بدن پر ملنے لگا۔
جو ملتا اچھا ہو جاتا۔ حتے کہ تمام کشتی سے پاخانہ
کا نام و نشان مٹا دیا۔ بلکہ بعض نے جن کو
پاخانہ نہ ملا کشتی کو زبان سے چاٹ کر شفا
حاصل کی۔ آخر بارش شروع ہوئی۔ اور وعدہ
الٰہی قریب آیا۔ اور تنور سے پانی نکلنے لگا۔ تو
نوح علیہ السلام نے تمام ایمانداروں کو۔ اور
وحشیوں میں سے ایک ایک جوڑے کو اُس پر
سوار کیا۔ نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا کنعان ان
کے ساتھ سوار نہ ہؤا۔ بلکہ دور کھڑا ہوکر ٹھٹھا
کرتا۔ جب پانی کثرت سے جمع ہوگیا۔ تو کشتی
تیرنے لگی۔ حضرت نوح علیہ السلام کا دل بیٹے
کی طرف مائل ہؤا۔ اور کہا۔ کہ آؤ ہمارے ساتھ
سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا مجھے کچھ ضرورت نہیں۔
میں اس پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لونگا۔ حضرت
نوح علیہ السلام نے کہا۔ کہ آج کوئی جائے پناہ
نہیں۔ آخر دونوں کے درمیان پانی کی ایک بڑی
لہر آگئی۔ اور وہ ڈوب گیا۔ حضرت نوح علیہ
السلام نے کہا پروردگارا میرا بیٹا میرا اہل ہے

اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے۔ اگر وہ بچ جاوے تو اچھا ہے۔ حکم ہؤا۔ کہ تیرا اور اُس کا کوئی رشتہ نہیں۔ وہ بڑا بے ایمان ہے۔ تب نوح علیہ السلام نے کہا۔ کہ یا اللہ میں اپنے قول سے باز آیا۔ میری جرئت معاف فرمائی جاوے۔ چالیس روز تک کشتی پانی پر تیرتی رہی۔ بعد ازاں خدا تعالےٰ نے زمین کو حکم دیا۔ کہ پانی کو پی جا۔ اور آسمان کو حکم ہؤا۔ کہ تو اوپر اُٹھا لے۔ حتےٰ کہ پانی آہستہ آہستہ کم ہونے لگا۔ یہاں تک کہ کشتی **جودی** پہاڑ پر ٹھیر گئی۔ تب نوح علیہ السلام نے ایک کوّے کو چھوڑا۔ تاکہ پانی کی خبر لاوے۔ مگر وہ واپس نہ آیا۔ نوح علیہ السلام نے اُس کے حق بد دعا کی۔ اور کہا۔ کہ تو ہمیشہ ڈرتا رہیگا۔ اور ناپاک مردار تیری خوراک ہوگی۔ پھر کبوتر کو اُڑایا۔ وہ واپس آیا۔ تو اُس کا پنجہ کیچڑ میں لتھڑا ہؤا۔ اور ٹانگیں سُرخ تھیں۔ اور چونچ میں زیتون کے درخت کا پتہ تھا۔ جس سے حضرت نوح علیہ السلام نے پانی کا اندازہ معلوم کر لیا۔ پھر کشتی سے باہر آکر ملک آباد کیا۔

اور شہر بنائے اور ملک بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

چوتھی فصل

قصۂ ہُود علیہ السلام[1]

حضرت ہُود علیہ السلام چوتھی پشت نوح علیہ السلام میں تھے۔ قوم عاد جو کہ وہ بھی نوح علیہ السلام کی چوتھی پشت میں تھی۔ اور لوگ سب سے بڑے قدآور اور دراز تھے۔ یعنی اُن میں سے چھوٹے سے چھوٹا ساٹھ گز قد کا اور بڑا سَو گز۔۔۔ کا تھا۔ اور اُن کا قبیلہ کثرت سے تھا۔ حضرموت سے لے کر عمان تک اُن کی

[1] ہود علیہ السلام کا قصہ قرآن مجید میں مندرجۂ ذیل سورتوں میں مذکور ہے۔ اعراف۔ ہود۔ ابراہیم۔ فرقان۔ شعراء۔ عنکبوت۔ حم سجدہ۔ احقاف۔ ذاریات۔ نجم۔ قمر۔ الحاقہ۔ فجر۔

اور تم کو سب سے بڑھ کر طاقت ور بنایا - اور
تمہاری آبادی میں سب سے زیادہ خلقت ہے۔
وہ کہنے لگے - کہ بھلا یہ ہوسکتا ہے - کہ اپنے باپ
دادا کے اتنے خدا چھوڑ کر تیرے ایک خدا کی
پرستش کریں - جا وُہی چیز لے آ جس سے تو
ہم کو ڈرا رہا ہے - حضرت ہود علیہ السلام نے
کہا - کہ تم پر خدا کا عذاب اور غضب آئیگا -
تم اِن بتوں کی بابت میرے ساتھ جھگڑ رہے
ہو - جن کے تم نے خود بخود نام رکھ لئے ہیں -
اور کوئی خدا کا حکم اِس بارہ میں تم کو نہیں
آیا - دیکھو تم پر عذاب آئیگا - کہتے ہیں - کہ
خدا تعالےٰ نے ان پر تین برس تک مینہ نہ
برسایا خلقت نہایت تنگ ہوئی - مگر خدا کیطرف
رجوع نہ کیا - سخت قحط پڑا - اُس زمانے میں
یہ دستور تھا - کہ اگر کسی کو کوئی دنیاوی مشکل
پیش آتی - تو کعبہ کی طرف رجوع کرتے - اور
وہاں جاکر دعا مانگتے لوگوں کی مشکل آسان ہو
جاتی - اس وقت خانہ کعبہ نہیں بنا تھا - البتہ
ایک بلند ٹیلہ تھا - جہاں جاکر دعا مانگتے تھے -

تھی - اور بُت پرستی کرتے تھے - حضرت صالح علیہ
السلام نے اُن کو بتوں کی پرستش سے منع کیا -
اُنہوں نے کہا - کہ اگر تُو پیغمبر ہے - تو کوئی معجزہ
دکھلا - حضرت صالح علیہ السلام نے کہا - کہ کیا
چاہتے ہو - وہ بولے کہ کل ہماری عید ہے - ہم
میدان میں اپنے بتوں کو آراستہ کرکے لے
جائینگے - اور اُن سے اپنی مرادیں مانگینگے - تُو بھی
وہاں اپنے خدا سے کچھ مانگنا - جس کی دعا قبول ہوگی
اُسی کے خدا کی پرستش ضروری ہوگی - دوسرے
روز وہاں سب نکلے - اور اپنی اپنی مرادیں بتوں
سے مانگیں - مگر کسی کی مراد پوری نہ ہوئی - اِس
بات سے شرمندہ ہوئے - اُن میں سے ایک شخص
جس کا نام جندع بن عمر تھا بولا - کہ اے صالحؑ
اگر تُو اِس پتھر سے جو میدان میں پڑا ہے - ایک
بختی اونٹنی گابن نکالے - تو ہم تجھ پر ایمان لاوینگے -
اور قسمیں کھا کر پکّا اقرار کیا - حضرت صالح
علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھ کے خدا کی
درگاہ میں دعا کی - فوراً اُس پتھر سے جیسا کہ وہ
چاہتے تھے - اونٹنی نکل آئی - اور اُسی وقت

جب اُس قوم میں قحط پڑا تو ستّر آدمی قبیلہ کے
سرداروں کے ہمراہ کعبہ معظّمہ کی طرف گئے۔ وہاں
کے حاکم کے پاس جاکر اُترے۔ اُس نے رسم
دعوت اچھی طرح سے انجام دی۔ مرثد ایک شخص
تھا۔ جو کہ ہُود علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا۔
اُس نے کہا۔ کہ تمہاری دعا سے مینہ نہیں برسیگا
البتہ اگر تم ہُود علیہ السلام کی اطاعت کرو۔ اور
ایمان لاؤ۔ تو کچھ ہو سکتا ہے۔ کفار نے عرب کے
حاکم سے کہ کر اُس کو قید کرا دیا۔ اور اُس کو
دعا میں شامل نہ ہونے دیا۔ کفار وہاں گئے اور
دعا مانگی۔ فوراً بادل کے تین ٹکڑے نمودار ہوئے
ایک سفید دوسرا سیاہ تیسرا سُرخ۔ اور غیب سے
آواز آئی۔ کہ تم کونسا پسند کرتے ہو۔ اُن کے
سردار نے کالا بادل پسند کیا۔ کیونکہ خیال کرتا
تھا۔ کہ اس میں سے بارش بہت ہوگی پس جب
وہ اپنے شہر کی طرف واپس ہوئے۔ تو اُس
بادل سے آندھی نکلی اور اُس نے عاد کی تمام قوم
کو ہلاک کر دیا۔ ہود علیہ السلام صحیح سلامت رہے
خدا تعالےٰ تمام مومنین کو عذاب دنیا اور آخرت

سے بچاوے +

پانچویں فصل

قصّۂ صالح علیہ السلام[1]

حضرت صالح علیہ السلام نویں پشت پر حضرت
نوح علیہ السلام کو ملتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے
ان کو قوم ثمود کی ہدایت کے واسطے نبوت اور
رسالت عطا کی۔ یہ قوم شام اور حجاز کے ملکوں
میں سکونت رکھتی تھی۔ اور پہاڑوں کو کھود کر
اپنے گھر بناتی تھی۔ تا کہ گرمی اور سردی سے
محفوظ رہیں۔ اُن میں چھوٹے سے ...... چھوٹی
عمر چھ سو اور بڑے سے بڑی عمر ہزار سال کی ہوتی

[1]۔ حضرت صالح علیہ السلام کا قصّہ مندرجۂ ذیل
سورتوں میں مذکور ہے:۔ اعراف۔ ہود۔ ابراہیم۔
حِجر۔ فرقان۔ شعراء۔ نمل۔ عنکبوت۔ حٰم السجدہ۔
ذاریات۔ نجم۔ قمر۔ الحاقہ۔ فجر۔ شمس +

آبادی تھی۔ بڑے بڑے محل بنا کر اُن میں رہتے تھے۔ بڑے بُت پرست تھے۔ اور اُن بتوں کے نام رکھے ہوئے تھے۔ مثلاً کسی کو ساقیہ (مینہ برسانے والا) کسی کو رازقہ (روزی دینے والا)۔ کسی کو حافظہ (سفر وغیرہ میں حفاظت کرنے والا) دغیرہ وغیرہ اپنی زعم کے بموجب رکھ لئے تھے۔ خدا تعالےٰ نے حضرت ہُودؑ کو اُن کی ہدایت کے واسطے رسول کر کے بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے اُس قبیلہ میں آکر یہ کہنا شروع کیا۔ کہ اے میری قوم کے لوگو اللہ تعالےٰ کی پرستش کرو۔ کیونکہ اُس کے سوا کوئی پُوجا کے لائق نہیں۔ اور عذاب خدا سے ڈرتے رہو۔ انہوں نے کہا۔ ہم تو تجھ کو بے عقل خیال کرتے ہیں۔ اور جُھوٹھا جانتے ہیں۔ ہُود علیہ السلام نے کہا۔ کہ بھائیؐ میں بے عقل اور جھوٹھا نہیں ہوں۔ بلکہ اللہ کا رسول ہوں۔ جو خدا تعالےٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے تمہارے پاس آیا ہوں۔ اور تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ دیکھو خدا تعالےٰ نے تمکو کیسی نعمتیں دی ہیں۔ کہ نوحؑ کے بعد تم کو ملک کا مالک بنایا۔

اپنے برابر کا بچہ جنا۔ یہ دیکھ کر جندع بن عمر تو ایمان لایا۔ مگر باقی ویسے ہی گمراہ رہے۔ غرض وہ اونٹنی اُن کی چراگاہوں میں چرتی پھرتی۔ اُن کے کنویں کا پانی باری سے دوسرے دن اُس کو ملتا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے کہا۔ کہ لو بھائی یہ اونٹنی معجزہ تمہارے سامنے ہے۔ اِس کو اپنے کھیتوں میں چرنے دو۔ اور اپنے کنوؤں کا پانی پینے دو۔ اور اِس کو کچھ نہ کہنا۔ ورنہ تم پر عذاب نازل ہوگا۔ خدا تعالےٰ نے تم پر بڑا احسان کیا۔ کہ تم کو قوم عاد کے بعد ملک کا مالک بنایا۔ اور تم پہاڑوں میں گھر بنا کر رہنے لگے۔ خدا تعالےٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور ملک میں تباہی مت ڈالو۔ کہتے ہیں۔ کہ قوم ثمود اُس اونٹنی سے تنگ آگئی۔ کیونکہ جس دن اُس کی باری ہوتی۔ کنویں کا سارا پانی پی جاتی۔ چنانچہ اُن کی باری میں اُن کے چار پایوں کے واسطے پانی کافی نہ ہوتا۔ نیز گرمیوں میں پہاڑ کے سایہ میں چلی جاتی۔ اور لوگوں کے مویشی اس سے ڈرتے اور دھوپ میں کھڑے رہتے۔

اس واسطے دودھ وغیرہ میں کمی ہوتی - آخر انہوں نے ایک کافر کو تیار کیا - کہ اونٹنی کو پکڑ کر اس کے پاؤں کاٹے اور مار ڈالے - پس اس نے ایسا ہی کیا - اور حضرت صالح علیہ السلام سے بولے - کہ جس عذاب سے تو ہم کو ڈراتا تھا - وہ عذاب کہاں ہے - لاؤ ہم بھی دیکھیں - پس صالح علیہ السلام نے فرمایا - کہ تین دن تک خدا کا وعدہ ہے - پہلے روز تمہارے رنگ زرد ہونگے دوسرے دن سُرخ تیسرے دن سیاہ پھر سب ہلاک ہو جاؤ گے - جب کافروں نے یہ بات سنی - تو صالح علیہ السلام کو مارنا چاہا - حضرت صالح علیہ السلام رات کے وقت ایک غار میں جاکر عبادت کرنے لگے - جب پہلی رات ہوئی - تو کفار چھپ کر بیٹھے رہے - کہ جس وقت باہر نکلیگا مار ڈالینگے - اچانک خدا کے غضب سے ان پر ایک پتھر گرا اور سب ہلاک ہو گئے - دوسرے کافروں نے کہا کہ صالحؑ نے ان کو مار ڈالا ہے - اب ہم جا کر اس کو مار ڈالتے ہیں - مگر ایمانداروں نے اُن کو کہا - کہ ٹھیرو - اب تیسرے روز تم پر عذاب

آئیگا - اگر نہ آیا - تو اُن کو مار ڈالنا - جمعرات کے دن ان کے چہرے زرد ہوئے - اور جمعہ کو سُرخ اور ہفتہ کو سیاہ اور اتوار کے روز حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر ان کے گھروں کی دیواریں ہلا دیں - وہ گھروں سے باہر نکل آئے - جبرائیل علیہ السلام نے اُن پر نعرہ مارا سب کے سب ہلاک ہو گئے - نعوذ باللہ ٭

چھٹی فصل

قصۂ حضرت ابراہیم علیہ السلام[1]

حضرت ابراہیم علیہ السلام پانچویں پشت حضرت ہود علیہ السلام سے ملتے ہیں - ان کی ولادت

[1] حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ مندرجۂ ذیل سورتوں میں مذکور ہے - بقرہ - آل عمران - نساء - انعام - توبہ - ہود - یوسف - ابراہیم - حجر - النحل - مریم - انبیاء - حج - شعراء - عنکبوت - صافات - ص - زخرف - حدید - ممتحنہ ٭

نمرود مردود کے زمانے میں ہوئی۔ جو کہ دنیاوی
بادشاہوں میں سب سے بڑا ہوُا ہے۔ اور ساتویں
پشت میں حضرت نوح سے ملتا ہے۔ لوگوں سے اپنے
آپ کو خدا کہلواتا اور سجدہ کرواتا تھا۔ اور تمام ملک
میں اپنی شکل کے بت بنواکر بھیجے ہوئے تھے۔ تاکہ لوگ
اِن کی پُوجا کریں۔ کہتے ہیں ایک رات نمرود نے
خواب دیکھا کہ ایک ستارہ چمکتا ہوُا نکلا ہے۔ جس
نے سورج اور چاند کی روشنی کو مات کر دیا ہے۔
نمرود فوراً جاگ اُٹھا۔ اور نجومیوں کو بلا کر اِس
کا بیان پُوچھا۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ ایک شخص
پیدا ہوگا۔ جو کہ تجھ کو اور تیرے ملک کو تباہ کریگا۔
لیکن اب تک وہ پیدا نہیں ہوُا۔ شاید اِسی سال
پیدا ہو۔ یہ سن کر اُس نے حکم دیا۔ کہ مردوں
اور عورتوں کو الگ الگ رکھا جاوے۔ اور جو
لڑکے پیدا ہوں۔ اُن کو مروا دیا جاوے۔ اور
لڑکیاں زندہ رہنے دیں۔ حضرت ابراہیم کا باپ
بھی جس کا نام آذر تھا۔ وہ نمرود کا ملازم تھا۔
اور اُس کو خدا مانتا تھا۔ قضاء کردگار آذر سے
اُن کی والدہ حاملہ ہوگئی۔ مگر اُس سے اپنا حمل

چھپائے رکھا۔ جب وقت ولادت قریب آیا۔ تو
باہر غار میں جاکر حضرت ابراہیمؑ کو جنا۔ اور
اس کے دروازے پر پتھر رکھ کر گھر چلی آئی۔
اور آذر سے کہا۔ کہ لڑکا پیدا ہوُا تھا۔ مگر اُسی
وقت مر گیا۔ مینے اس کو دفن کر دیا ہے۔ ہر روز
جا کر دودھ پلاتی اور وہ ہر روز اتنے بڑھتے
جتنا دوسرے بچے مہینہ میں۔ اور مہینہ میں اتنا
جتنا دوسرے بچے سال میں بڑھتے ہیں۔ اِسی
طرح سات سال غار میں پرورش پاتے رہے۔
پھر اُن کی والدہ نے آذر سے کہا۔ کہ لڑکا تو زندہ
ہے۔ مینے جُھوٹ کہا تھا۔ اور وہ بڑا خوبصورت
ہے۔ اُس نے کہا۔ کہ اُس کو گھر لے آ۔ اُن کی
والدہ نے اُن کو شام کے وقت غار سے باہر نکالا
غار کے دروازہ کے باہر کچھ گھوڑے اور بکریاں
کھڑی ہوئی تھیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے پُوچھا۔
کہ مائی یہ کیا چیز ہے۔ ماں نے کہا کہ یہ گھوڑے
اور بکریاں ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے پُوچھا۔
کہ ان کا کوئی پیدا کرنے والا ضرور ہوگا۔ جو
اب ان کی پرورش کرتا ہے۔ پھر آپ ہی کہا

کہ بھلا بتلاؤ کہ میرا پیدا کرنے والا کون ہے۔ ماں نے کہا کہ میں۔ پھر پُوچھا کہ تمہارا پروردگار کون ہے۔ کہا کہ تیرا باپ۔ پھر پوچھا کہ اُس کا پروردگار کون ہے۔ کہا نمرود۔ پھر پوچھا کہ نمرود کا کون۔ ماں نے کہا چپ رہو۔ ایسی باتیں نہ کرو۔ خیر آخر شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ تو پہلے پہل ابراہیمؑ کی نظر زہرہ یا مشتری ستارے پر پڑی جو مغرب کی طرف نمودار ہوتا تھا۔ تو ابراہیم علیہ السلام بول اُٹھے۔ کہ یہ میرا رب ہے۔ مگر جب وہ نیچے ہؤا۔ تو کہنے لگے۔ کہ یہ تو رب نہیں ہے۔ کیونکہ رب کا یہ کام نہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد چاند نکلا۔ تو کہنے لگے۔ یہ میرا رب ہے۔ جب وہ بھی مغرب کی طرف جُھکا۔ تو کہنے لگے کہ یہ بھی رب نہیں۔ اگر خدا تعالےٰ ہدایت نہ کریگا۔ تو میں گمراہ ہو جاؤنگا۔ پھر جب شہر کے قریب پہنچے۔ تو سورج نکل آیا۔ اور کئی لوگ اُس کو سجدہ کرنے لگ گئے۔ تو ابراہیم نے کہا کہ یہ بڑا ہے۔ یہ میرا رب ہے۔ مگر جب وہ بھی نیچے چلا گیا۔ تو کہنے لگے۔ اے لوگو میں اس سے بیزار ہوں جو

تم شرک کرتے ہو۔ میں تو اُس کو پروردگار جانتا ہوں۔ جو اِن تمام چیزوں کا بنانے والا۔ اور جس نے آسمان وزمین کو بنایا۔ میں تمام باطل دینوں سے رُوگرداں ہوں۔ جب شہر میں پہنچے تو دیکھا کہ نمرود سنہری جڑاؤ تخت پر بیٹھا ہؤا ہے۔ اور خوبصورت غلام اور لونڈیاں اُس کے آگے صف بستہ ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے پُوچھا کہ آماں جان یہ کون ہے۔ اور اِس کے ارد گرد کون ہیں۔ اُس نے کہا۔ کہ یہ نمرود ہے۔ اور آس پاس اُس کی مخلوق ہے۔ جن کو اِس نے پیدا کیا۔ ابراہیمؑ نے مسکرا کر کہا۔ کہ آماں یہ خود تو خوبصورت نہیں اور دوسروں کو خوبصورت پیدا کر دیا۔ ایک روز آذر نے ایک خوبصورت بُت بنا کے ابراہیمؑ کو دیا۔ کہ بازار میں جا کر فروخت کرے اور کہا کہ اِس کی بہت تعریف کرنا۔ تا کہ گاہک بہت آئیں اور قیمت زیادہ ملے۔ حضرت ابراہیمؑ نے وہ بُت اُٹھا لیا۔ اور باہر نکل کر اُس کی ٹانگ میں رسّی باندھ دی۔ اور کہنے لگے۔ کہ یہ بُت بیکار ہے لو۔ جو کسی کو کچھ فائدہ نہیں

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through Whatsapp +92-348-8709449.

دینا۔ اور اپنے بدن سے مکھی بھی نہیں اُڑا سکتا۔
اس کا پوجنے والا دین و دنیا میں ذلیل اور
خوار ہوتا ہے۔ کسی شخص نے آذر کو جاکر خبر دی۔
وہ اُس پر بہت خفا ہوا۔ اور بُت چھین
کر لے گیا۔ الغرض ابراہیمؑ بتوں کی مذمت کرتے
اور لوگوں کو ان کی پُوجا سے منع کرتے۔ ایک
دن آذر سے کہنے لگے۔ کہ اِن بتوں کی کیوں
پوجا کرتے ہو۔ اُس نے کہا۔ کہ ہمارے باپ
دادا ایسا ہی کرتے آئے ہیں۔ اور ہم بھی اسی
واسطے کرتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ تم اور
تمہارے باپ دادا بڑے گمراہ تھے۔ ایک دن
اُس نے کہا۔ کہ کل ہماری عید ہے۔ تُو بھی
وہاں چل کر دیکھ لینا۔ کہ ہمارا دین کیسا اچھا
ہے۔ اور کتنی خلقت اُن کی پُوجا کرتی ہے۔
اور پوجا کے کیسے اچھے اچھے طریق نکالتی ہے۔
حضرت ابراہیمؑ نے ٹال مٹول سے جواب دیا۔
اور کہنے لگے کہ میں تو بیمار ہوں اور تھوڑی
دیر بعد آہستہ سے کہا۔ کہ اچھا میں اِن بتوں
کی کل خوب خبر لونگا۔ مگر اِس بات کو ایک

شخص نے سُن لیا۔ جب دوسرے دن وہ سب
عید کے میلے پر گئے۔ تو حضرت ابراہیمؑ بت خانہ
میں گئے۔ اور سارے بت توڑ ڈالے اور تبر بڑے
بت کے کندھے پر رکھ کر باہر چلے آئے۔
جب وہ کافر میلے سے واپس آئے۔ اور بتخانہ
میں داخل ہوئے۔ تو بتوں کا تباہ حال معلوم
کیا۔ حیران ہوئے۔ کہ کس نے یہ کام کیا ہے
اُس وقت وہ شخص بول اُٹھا۔ کہ میں نے ابراہیمؑ
کو ایسا ایسا کہتے سنا تھا۔ نمرود نے کہا۔ کہ
اُس کو میرے سامنے حاضر کرو۔ لوگوں نے اُن
کو بلایا تو دوسرے لوگوں کی طرح اُنہوں نے
سجدہ نہ کیا۔ نمرود نے کہا۔ کہ تُو نے سجدہ کیوں
نہیں کیا۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ میں اپنے پروردگار
کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرنیکا۔ نمرود نے
کہا تیرا پروردگار کون ہے۔ کہا جس نے مجھ
کو پیدا کیا۔ اور زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے۔
نمرود نے کہا میں بھی مارتا اور جلاتا ہوں۔
یہ کہہ کر فوراً دو آدمی منگائے اُن میں سے ایک
کو چھوڑ دیا۔ اور دوسرے کو مار ڈالا۔ ابراہیمؑ

نے کہا کہ میرا پروردگار مشرق سے سورج نکالتا ہے۔ تُو مغرب سے نکال کر دکھلا۔ پس اِس کا کچھ جواب نہ دے سکا۔ اور بہت حیران ہؤا۔ پھر نمرود نے کہا۔ کہ تُو نے ہمارے بتوں کو کیوں توڑا۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ اُن سے ہی پوچھو۔ کہ کس نے توڑے ہیں شاید بڑے نے توڑے ہوں۔ نمرود نے کہا وہ بت تو بولتے نہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اگر وہ بول نہیں سکتے۔ تو اُن کی پُوجا کیوں کرتے ہو۔ جب لاجواب ہؤا۔ تو یہ صلاح ٹھیرائی۔ کہ اِن کو آگ میں جلا دینا چاہیئے۔ جنگل میں بہت لکڑیاں جمع کی گئیں۔ اور اُن پر تیل وغیرہ ڈالا گیا۔ اور کفار نے بڑی خوشی سے اِس میں مدد دی۔ اور کئی سو من تیل لکڑیوں پر ڈالکر جلانے کے واسطے نذر کیا۔ جب آگ بھڑک اُٹھی تو ابراہیمؑ کو ایک منجنیق سے اُس میں ڈال دیا۔ خدا تعالٰی کے حکم سے آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ اور اُن کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ اور تمام لکڑیوں سے شگوفے نکلکر ایک خوشنما باغ بن گیا۔ اور ہر قسم کے پھول مہکنے لگے۔

اِس وقت بہت لوگ حضرت ابراہیمؑ پر ایمان لائے۔ آخر نمرود سے جب کچھ نہ ہو سکا۔ تو ابراہیم علیہ السلام سے کہا۔ کہ تُو اپنے تابعداروں کو لے کر میرے ملک سے باہر چلا جا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بابل کے علاقہ سے ملک شام کی طرف چلے گئے۔ کہتے ہیں۔ کہ چلتے چلتے ایک شہر سے گزر ہؤا۔ اور وہاں کے بادشاہ کی بیٹی سے نکاح کیا۔ جس کا نام سارہ خاتون تھا۔ جس کی بابت لکھا ہؤا ہے۔ کہ وہ حُور بہشتی تھی۔ چلتے وقت اُس کے باپ نے ایک لونڈی بھی ساتھ دی تھی۔ جس کا نام ہاجرہ خاتون تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ شیطان نے ایک مرا ہؤا جانور دریا کے کنارے دیکھا۔ کئی وحشی اور پرندے وغیرہ کھاتے تھے۔ اپنے دل میں کہنے لگا۔ کہ مجھے آدمیوں کے بہکانے کا خوب موقعہ مل گیا ہے۔ میں لوگوں کو کہونگا۔ کہ دیکھو اِس مردہ جانور کے گوشت وغیرہ کے ذرہ ذرہ سے ٹکڑے ہو کر مختلف حیوانوں کے پیٹ کے اندر چلے گئے۔ بھلا یہ

ممکن ہے۔ کہ خدا پھر اِس کو بنا سکے۔ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا۔ کہ دریا کے کنارے
شیطان نے ایک فریب کا جال پھیلا رکھا ہے
تُو جاکر دیکھ اور توجّہ کر۔ جب ابراہیم علیہ
السلام اُس طرف گئے۔ تو شیطان نے جلدی
ابراہیم علیہ السلام کے دل میں بھی وسوسہ ڈالا۔
تب خلیل علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کی درگاہ
میں عرض کی کہ پروردگارا مجھے دکھلا۔ کہ تُو
مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے
فرمایا تیرا اِس بات پر تو ضرور ایمان ہوگا۔ کہ
میں مردہ کو زندہ کرسکتا ہوں۔ خلیلؑ نے
کہا اِس پر ایمان تو ہے۔ مگر میں نے اپنے دل
کے اطمینان کے واسطے یہ بات کہی ہے۔ خدا
تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ چار پرندوں (کبوتر۔ مرغ۔
کوّے اور مور) کو پکڑ کر اُن کی صورت و شکل کو
غور و فکر سے دیکھ کر یاد رکھ۔ پھر اُن کے
ٹکڑے ٹکڑے کرکے چند پہاڑوں پر رکھ
دے۔ پھر اُن کے نام لے لے کر ایک ایک
کو بلا۔ وہ دوڑ کر تیرے پاس آجاوینگے۔ حضرت

ابراہیمؑ نے چاروں جانور منگا کر اُن کو ذبح کیا
اور ان کے سر اپنے ہاتھ میں رکھے۔ اور
باقی گوشت۔ پوست۔ ہڈی وغیرہ تمام دستہ میں
کوٹا اور پھر دس پہاڑوں پر اس ملے ہوئے
قیمہ کو بانٹ دیا۔ پھر ایک ایک کا نام لے کر
بلایا۔ تو وہ جانور حضرت ابراہیمؑ کی طرف دوڑتے
ہوئے آئے۔ اور جب قریبوں کے پاس آئے۔ تو
اُڑ کر اپنے اپنے سروں کے ساتھ مل گئے۔
حضرت ابراہیمؑ کی تسلّی ہوئی۔ اور شیطان
علیہ اللعنہ نادم اور شرمندہ ہوا۔ ایک رات حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا۔ کہ خدا نے
حکم دیا ہے۔ کہ اپنے ہاتھ سے میری درگاہ کے لئے
بیٹا قربان کر۔ چنانچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام
کو ساتھ لے کر باہر جنگل میں چلے گئے اور
اُن کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔ تب خدا تعالےٰ
نے بہشت سے ایک دُنبہ حضرت اسمٰعیلؑ کا بدلہ
بھیجا۔ اور حضرت ابراہیمؑ نے اُس دُنبے کو ذبح
کیا۔ چنانچہ اہل اسلام کے واسطے قربانی اب تک
اسی واسطے واجب ہے۔ باقی قصّہ حضرت اسمٰعیلؑ کے قصّہ

میں بیان ہوگا ÷

ساتویں فصل

قصہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلامؑ

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند بی بی ہاجرہ خاتون کے پیٹ سے تھے-جب پیدا ہوئے- تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دوسری بیوی کی رضامندی کے واسطے (جس کا نام بی بی سائرہ تھا) ان کو اور ان کی والدہ کو جنگل میں چھوڑ آئے - یہ وہ جگہ تھی- جہاں اب مکہ معظمہ ہے- وہاں صرف اللہ کے بھروسے پر چھوڑا تھا-کھانے پینے کا کوئی انتظام نہ تھا-جب ابراہیمؑ واپس

۵۱ - حضرت اسماعیل علیہ السلام کا قصہ قرآن شریف میں مندرجۂ ذیل سورتوں کے اندر ذکر ہُوا ہے- بقرہ-انعام- مریم- انبیا - صافات -صٓ ÷

چلے گئے-تو بی بی صاحبہ اکیلی خدا کی قدرت دیکھ رہی تھیں-اتنے میں پیاس لگی- تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو زمین پر لٹا کر پانی کی تلاش میں پہاڑی کی طرف گئیں- جب پہاڑی پر چڑھی تو حضرت اسمٰعیلؑ رونے لگے-اِس واسطے واپس آئیں-اور دودھ پلاکر دوبارہ دوسری پہاڑی پر گئیں-پھر بھی ایسا ہی اتفاق ہُوا-اسی طرح سات دفعہ کیا- یعنے کبھی ایک پہاڑی پر کبھی دوسری پر گئیں-جو کہ اب حاجیوں کے واسطے کوہ صفا اور مروہ پر سات مرتبہ جانا سنت ہے-جب ساتویں دفعہ واپس آئیں-تو کیا دیکھتی ہیں-کہ حضرت اسمٰعیلؑ کی ایڑیوں کی رگڑ کے سبب زمین سے ایک چشمہ جاری ہوگیا ہے- جس کو آجکل چاہ زمزم کہتے ہیں- اور مسلمان حج کے موقعہ پر اس سے پانی پیتے اور گھر والوں کیواسطے زمزمیوں میں بھر کر لاتے ہیں-جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی عمر نو سال کی ہوئی-تو ابراہیم علیہ السلام کو اِن کے ذبح کرنے کا حکم ہوُا-چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے بی بی ہاجرہ

سے کہا - کہ اسمٰعیلؑ کو نہلا کر بالوں کو کنگی کر -
اور آنکھوں میں سرمہ لگا - اور اچھے کپڑے
پہنا کر خوشبو لگا - کہ آج ہم نے دعوت پر جانا
ہے - اُس نے ایسا ہی کیا - چلتے وقت ایک رسی
اور ایک چھُری لیتے گئے - جب اُس جگہ پہنچے
جہاں اب حاجی لوگ قربانیاں کرتے ہیں - اور جس کو
منا کہتے ہیں - تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا - کہ
بیٹا خدا تعالےٰ کی طرف سے تیرے ذبح کرنے
کا حکم ہوا ہے - تیری کیا رائے ہے - اُنہوں
نے کہا کہ جس بات پر خدا راضی ہے میں بھی
اس پر راضی ہوں - انشاء اللہ تعالےٰ میں صبر
کرونگا - جب ابراہیمؑ نے اُن کو زمین پر بچھاڑا
تو حضرت اسماعیلؑ نے فرمایا - کہ میری چار
وصیتیں ہیں - اِن کو پورا کرنا - اوّل - اپنی
اور میری آنکھوں پر پٹی باندھ دیں - تا کہ
ایک دوسرے کو دیکھ کر محبت پیدا نہ ہو -
اور خدا تعالےٰ کے کام میں خلل نہ آئے -
دوسرا میرے ہاتھ پاؤں رسی سے باندھ دے
تا کہ تڑپنے وقت آپ کے کپڑے خون سے آلودہ

نہ ہو جائیں - تیسرا - میری والدہ کو میرا سلام کہنا
چوتھا - راضی برضا ہوکر صبر کرنا - الغرض ابراہیم
علیہ السلام ذبح کرنے کو تیار ہوئے - اور اُن
کے حلق پر چھُری رکھی تو خدا تعالےٰ نے فرمایا -
اے ابراہیمؑ بس کر ہم نے آزمائش ہی کرنی
تھی - اور ایک دنبہ جنت سے حضرت جبرائیل
علیہ السلام لائے - اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
کی جگہ قربانی کے لئے رکھدیا - حضرت ابراہیمؑ
نے اُسے ذبح کیا - اور درگاہ الٰہی میں شکریہ
بجا لائے - اب اہل اسلام کے واسطے قربانی کرنی
اسی واسطے واجب ہے - شکر کا مقام ہے - کہ
بیٹوں کے عوض - خدا تعالےٰ ہم سے بکرا
یا دنبہ وغیرہ کی قربانی مانگتا ہے - اور اپنی عنایت
سے ہمیں وہی ثواب دیگا - اور پلصراط پر یہ
قربانی ہمارے واسطے سواری کا کام دیگی - اور
ہمیں سوار کرکے جنت میں لے جاویگی - الحمد للہ
علیٰ ذالک - اِس سے کچھ مدت بعد ایک روز
حضرت جبرائیل علیہ السلام خلیل اللہ کی خدمت
میں تشریف لائے - اور کعبہ کے بنانے کا حکم دیا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جبرائیل علیہ السلام
نے جگہ بتلا دی - کہ اس جگہ کعبہ بناؤ۔ پس حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام پتھر لاتے تھے - اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام بناتے تھے - جب بنا چکے -
تو جبرائیلؑ نے کہا - کہ لوگوں کو یہاں حج کرنے
کے واسطے بلاؤ - حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
فرمایا - کہ تمام دنیا میں میری آواز کس طرح پہنچے
گی - حکم ہوا - کہ تمہارا کام ہے - آواز کرنا - اور
پہنچانا ہمارا کام ہے - چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ
السلام نے کوہ ابوقبیس پر چڑھ کر لوگوں کو
حج کے واسطے بلایا - خدا تعالےٰ نے تمام لوگوں
کو جو اُس وقت موجود تھے - اور جو قیامت تک
پیدا ہونے تھے - سب کو وہ آواز پہنچا دی ٭

آٹھویں فصل

قصہ حضرت لوط علیہ السلامؑ [۱]

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ

السلام کے چچا زاد بھائی تھے - اور اُن پر ایمان
لائے تھے - اور اُن کے ہمراہ ملک شام کی طرف
چلے گئے تھے - وہاں جا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام
تو فلسطین میں رہے - اور لوط علیہ السلام موتفکہ
میں گئے - جو کہ سات شہر تھے - اور اُن کی آبادی
ایک لاکھ آدمی کی تھی - خدا تعالےٰ نے اُن کو
خلعت پیغمبری عطا کر کے اُن شہروں میں
وعظ و نصیحت کرنے اور لوگوں کو راہ راست
پر لانے کے واسطے بھیجا - کیونکہ وہ لوگ بُرے
کام کرتے تھے - یعنی کبوتر بازی - مسافروں سے
ٹھٹھا اور لواطت سے باز نہ آتے تھے - حضرت
لوط علیہ السلام اُن کو بیس سال تک ہدایت
کرتے رہے - مگر اُن کو کچھ اثر نہ ہوا - آخر
غضب الٰہی سے ہلاک ہوئے - جس کا مختصر بیان
یہ ہے - کہ ایک روز حضرت ابراہیمؑ گھر میں
تشریف رکھتے تھے - کہ چار مہمان اُن کے گھر

نوٹ صفحہ نمبر ۴۴ - [۱] حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ قرآن شریف
کی مندرجۂ ذیل سورتوں میں بیان ہوا ہے - انعام - اعراف - ہود -
حجر - انبیا - شعراء - نمل - عنکبوت - صافات - ذاریات - نجم - قمر - تحریم ٭

میں آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن سے
ملاقات کرنے کے بعد چپکے سے اندر چلے گئے۔
اور ایک بچھڑا ذبح کیا۔ اور گوشت بُھون کر
اُن کے آگے لا رکھا۔ اُنہوں نے کھانے سے
انکار کیا۔ پس حضرت ابراہیمؑ ڈر گئے۔ کہ شاید
یہ دشمن ہونگے۔ جو ہمارا کھانا نہیں کھاتے۔
کیونکہ اُس زمانہ میں جب کوئی شخص لڑائی بھڑائی
کے واسطے کسی کے گھر جاتا۔ تو کھانا نہ کھاتا
تھا۔ اُنہوں نے یہ حال معلوم کر کے کہا۔ چونکہ
ہم خدا کے فرشتے ہیں۔ ہم اس واسطے کھانا
نہیں کھاتے۔ آپ خوف نہ کریں۔ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ کہ تم نے پہلے
کیوں نہ بتلایا۔ تاکہ میں بچھڑا ذبح ہی نہ کرتا۔
وہ چاروں فرشتے حضرت جبرائیل۔ میکائیل۔
اسرافیل۔ عزرائیل علیہم السلام تھے۔ بس
حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اُس بچھڑے
پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ وہ فوراً زندہ ہوکر اپنی ماں
کے پاس چلا گیا۔ اِس سے حضرت ابراہیم
علیہ السلام حیران ہوئے۔ اور اُن کی بیوی

سارہ خاتون پیچھے کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی۔
اور اُن کی باتیں سُن رہی تھی۔ پھر فرشتوں نے
کہا ہم آپ کو خوشخبری سنانے آئے ہیں۔ کہ آپ
کے گھر میں سارہ خاتون سے لڑکا پیدا ہوگا۔ اُس
کا نام اسحاق رکھنا۔ اُس وقت حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی عمر ایک سو ١٢٠ بیس سال کی تھی۔ اور
سارہ خاتون کی عمر ننانویں سال کی۔ پس سارہ
خاتون تعجب کرتی تھیں۔ کہ اتنے بوڑھے مرد و عورت
سے کیونکر بچہ پیدا ہوگا۔ پھر اُسی وقت دوبارہ
فرشتوں نے کہا۔ کہ اسحاق کے ہاں یعقوبؑ بھی
پیدا ہوگا۔ یعنی دو خوشخبریاں دی گئیں۔ پھر حضرت ابراہیم
نے پُوچھا۔ کہ تمہارا کس طرح آنا ہُوا۔ اُنہوں نے
کہا۔ کہ ہم قوم لوطؑ کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجے
گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے
عم زاد بھائی لوط علیہ السلام کا خیال آیا کیونکہ وہ
بھی قوم لوط میں تھے۔ اور کہا کہ وہاں حضرت
لوطؑ ہیں۔ فرشتوں نے کہا۔ کہ ہم خود سب کچھ
جانتے ہیں۔ اور جس قدر وہاں ایماندار ہیں۔
سب کو پہچانتے ہیں۔ پھر فرشتے وہاں سے

چل کر شہر سدوم کے قریب پُہنچے۔(جہاں حضرت لوطؑ رہتے تھے)حضرت لوطؑ جو باہر کچھ کام کر رہے تھے۔ وہ فرشتے اُن کے پاس گئے اور السلام علیکم کہا۔ فرشتے اُس وقت خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام اُن کو دیکھ کر بہت گھبرائے۔ اور دل میں کہا۔ آج بہت سختی کا دن ہے۔ کیونکہ جب قوم کے لوگ اِن کو دیکھیں گے۔ تو ضرور جبراً ان کو لے جائینگے۔ اور لواطت جیسا بُرا کام کرینگے۔حضرت لوطؑ نے انکو فرشتے نہیں جانا۔ بلکہ مسافر خیال کیا تھا۔ فرشتوں کو خدا تعالےٰ کا حکم تھا۔کہ لوطؑ علیہ السلام جب تک چار مرتبہ اپنی قوم کی مجرائی نہ بتادیں۔ تب تک عذاب ملتوی رہے۔ کسی کو دُکھ نہ پُہنچایا جاوے۔ فرشتوں نے لوط علیہ السلام کا یہ حال دیکھ کر پُوچھا۔کہ اِس شہر وغیرہ کا کیا حال ہے۔ باشندے کیسے ہیں۔حضرت لوطؑ کو بتلانے میں شرم آئی۔ صرف اتنا کہ دیا۔ کہ دنیا میں سب سے بدتر قوم یہی ہے۔ حضرت جبرائیلؑ نے دوسرے فرشتوں سے کہا۔کہ یہ ایک

گواہی ہے۔ پھر اُن کے ساتھ شہر کی طرف آئے۔ دروازہ میں داخل ہوئے۔ تو دوسری دفعہ سوال کرنے پر وہی جواب ملا۔ اور دو بار شہادت ہوئی۔ پھر شہر کے اندر آکر وہی سوال کیا گیا۔ اور وہی جواب ملا۔ تیسری گواہی ہوئی۔ پھر گھر کے اندر آکر سوال کیا۔ تو وہی جواب ملا۔ پس چار نوبت پوری ہوئی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی بہت بُری عورت تھی۔ اُس نے جا کر لوگوں سے کہا۔ کہ آج ہمارے گھر میں بڑے خوبصورت مہمان آئے ہیں۔ لوگ اکٹھے ہوکر اُن کے گھر آئے۔ حضرت لوطؑ نے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ وہ دیوار پھاند کر اندر چلے آئے۔ حضرت لوطؑ نہایت خوف زدہ ہوئے۔ اور اُن کو کہا۔ کہ میرے مہمانوں کو کچھ نہ کہو۔ اور میری لڑکیوں کو لے جاؤ۔ وہ کہنے لگے۔ کہ ہمیں تمہاری لڑکیوں سے کیا واسطہ ہے۔ جو کچھ ہم چاہتے ہیں۔ تم کو معلوم ہے۔ تب فرشتوں نے لوطؑ سے کہا۔ کہ مت ڈرو۔ کیونکہ ہم اللہ کے فرشتے ہیں۔ اِس قوم کو عذاب دینے آئے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے اُن کے مُنہ پر

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through
Whatsapp +92-348-8709449.

اپنا پر ملا- وہ سارے اندھے ہو گئے- وہ کہنے لگے
کہ یہ تو جادوگر ہیں- پھر لوطؑ سے کہا- کہ
ہمارے حق میں دعا کرو- کہ ہم اچھے ہو جاویں-
ہم سب تم پر ایمان لائینگے- جبرائیل علیہ السلام
نے پھر اپنا پر اُن کے چہروں پر ملا- سب
اچھے ہو گئے- اِس وقت وہ یہ بات کہ کر چلے گئے
کہ کل جو ہو سو ہو- کہ اِن مہمانوں سے اپنی
مراد حاصل کرینگے- پھر فرشتوں نے حضرت لوطؑ
سے کہا- کہ جب تھوڑی سی رات باقی رہے-
اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر شہر سے باہر
نکل جانا- کیونکہ صبح کیوقت اُن پر عذاب نازل ہوگا- مگر
اپنی عورت کو اِنہی کے پاس چھوڑ جانا- لوط
علیہ السلام نے اِسی طرح کیا- صبح کے وقت جبرئیل
علیہ السلام نے اپنے پر نیچے زمین کے اندر لے
جاکر تمام شہر کو مع باغوں درختوں وغیرہ کے
اُٹھا لیا- اور آسمان کے قریب لے جاکر اُلٹا
کرکے دے مارا- تمام لوگ زمین کے نیچے دب
کر مر گئے- جو لوگ اُن میں سے سفر میں تھے-
اُن پر پتھر برسا کر ہلاک کیا- کہتے ہیں- کہ بڑا

پتھر مٹکے کے برابر اور چھوٹا گھڑے کے برابر
تھا- بیان کیا گیا ہے- کہ اِن میں سے ایک شخص
مکّہ معظّمہ میں تھا- اُس کے نام کا پتھر ہوا
میں معلّق ہو رہا تھا- وہ شخص چالیس روز وہاں
رہا- جب مکّہ معظّمہ کی حد سے باہر نکل آیا- تو
وہ پتھر اُس پر گرا- اور ہلاک ہوُا- حضرت لوط
علیہ السلام اہل و عیال کے ساتھ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے پاس چلے گئے- اور خدا کی
عبادت میں مشغول رہے ٭

نویں فصل

قصۂ حضرت اسحٰق علیہ السلام[1]

حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت اسمٰعیلؑ کے

[1] حضرت اسحاق علیہ السلام کا قصہ مندرجہ ذیل سورتوں میں بیان ہوُا ہے- بقر- انعام- یوسف- انبیا- صافات- صٓ ٭

سوتیلے بھائی بی بی سارہ خاتون کے بطن سے تھے - خدا تعالے نے ان کو پیغمبری عطا فرمائی - اور ملکِ شام اور کنعان میں ہدایت کے واسطے بھیجا - کنعان کے حاکم کی بیٹی سے نکاح کیا - اور اُس سے دو بیٹے توام پیدا ہوئے - ایک کا نام عیص اور دوسرے کا نام یعقوب رکھا گیا - جب آخر عمر میں حضرت اسحاق نا بینا ہو گئے - تو ایک دن اپنے بیٹے عیص سے کہا کہ اگر تو آج شکار کا گوشت کھلاوے - تو تیرے واسطے پیغمبری کی دعا کی جاویگی - وہ تیر کمان لے کر جنگل کی طرف چلا گیا - چونکہ یعقوبؑ ماں کو بہت پیارا تھا - اِس واسطے دونوں ماں بیٹے نے صلاح کرکے ایک بکرا ذبح کیا - اور گوشت بھون کر حضرت اسحاقؑ کے آگے رکھا - جب کھا کر بہت خوش ہوئے - تو بی بی نے کہا - کہ اب دعا کرو - ان کو یہ خبر نہ تھی - کہ گوشت کس نے کھلایا ہے - ان کو خیال تھا - کہ شاید عیص ہی شکار مار کر لایا ہوگا - اسواسطے بے خبری کی حالت

میں اُنہوں نے دعا مانگی - کہ خداوندا جس نے آج گوشت کھلا کر ہمارا جی خوش کیا ہے - اُس کو پیغمبری عطا فرمانا - چنانچہ اُن کی دُعا قبول ہوئی - اور حضرت یعقوب علیہ السلام پیغمبر ہوئے - جب حضرت عیص باہر سے شکار مار کر لائے - تو حال معلوم ہؤا - اِس واسطے بھائی کو مارنا چاہا - پس حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے ماموں کے پاس چلے گئے - پھر حضرت اسحاق علیہ السلام نے حضرت عیص کے حق میں دنیادی مال و دولت کے واسطے دعا مانگی - اور وہ بڑے مالدار ہوئے - اور آرام سے زندگی بسر کرتے رہے - کچھ مدت بعد دونوں بھائیوں میں بھی صلح ہوگئی - اور حضرت یعقوب علیہ السلام کنعان سے واپس چلے آئے *

دسویں فصل

قصۂ حضرت یعقوب علیہ السلام [1]

حضرت یعقوب علیہ السلام ملک شام کے اندر سکونت رکھتے تھے۔ مگر جیساکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کے قصے میں ذکر ہو چکا ہے۔ اپنے بھائی حضرت عیص سے ڈر کر اپنے ماموں کے ہاں چلے گئے۔ چلتے وقت اُن کی والدہ نے اپنے بھائی کی طرف یہ بھی پیغام بھیجا تھا۔ کہ یعقوبؑ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ اور اپنی لڑکی کی شادی بھی اِس کے ساتھ کر دینا۔ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام وہاں پہنچے۔ تو اُن کے ماموں نے اپنی ہمشیرہ کا کہا مانا۔ اور اپنی لڑکی راحیل کی شادی اُن کے

[1] حضرت یعقوب علیہ السلام کا قصہ مندرجۂ ذیل سورتوں میں مذکور ہے۔ بقرہ۔ انعام۔ آلِ عمران۔ یوسف۔ انبیاء۔ صٓ۔ مومن +

ساتھ کر دی۔ یہیں حضرت یوسف علیہ السلام بھی پیدا ہوئے۔ کچھ مدت کے بعد اُن کا دل وطن کی طرف راغب ہوُا۔ اور اپنے ماموں سے درخواست کی۔ کہ میں اپنے وطن کو جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بہت سا مال و اسباب گائے۔ بکری وغیرہ اور نوکر ساتھ کر دئے۔ جب کنعان کے ملک میں اپنے شہر کی حد میں آئے۔ اور وہاں جنگل میں ڈیرہ لگا کر بکریاں چرانے لگے۔ تو اُس وقت دور سے دیکھا۔ کہ اُن کا بھائی حضرت عیص بھی شکار کے واسطے اِس جنگل میں پھر رہا ہے۔ خوف کے مارے کانپتے کانپتے اپنے غلاموں کو کہا۔ کہ اگر وہ شخص یہاں آئے اور پُوچھے کہ یہ مال و اسباب کس کا ہے۔ تو تم نے کہنا۔ کہ یہاں کے حاکم عیص کا ایک غلام ہے۔ جس کا نام یعقوب ہے۔ یہ سب مال اُس کا ہے۔ اُس نے اِس حاکم کی طرف بھیجا تھا۔ یہ کہ کر آپ کہیں جاکر چھپ رہے۔ جب حضرت عیص وہاں آئے تو لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ یہ مال و اسباب کس کا ہے۔ تو اُنہوں نے اُسی طرح سے جواب دیا۔ جسطرح

یعقوب علیہ السلام نے کہا تھا- یہ سن کر حضرت
عیص رونے لگے- اور دل میں حضرت یعقوبؑ کی
محبت نے جوش مارا- اور کہنے لگے- کہ اے میرے
پیارے بھائی ہائے تو میرا غلام کیوں کہلایا- تو
میرا عزیز ہے- ہائے اب تو کہاں ہے- آکر میرے
گلے مل- حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب اپنے
بھائی کا اِس قدر شوق دیکھا- اور معلوم کیا-
کہ اب میرے ساتھ محبت سے پیش آئیگا- تو
باہر نکل آئے- اور اپنے بھائی سے بغلگیر ہوئے-
پھر حضرت عیصؑ تو وہاں سے ملک روم میں
چلے گئے- اور حضرت یعقوب علیہ السلام معہ اولاد
کے کنعان میں رہے +

گیارھویں فصل

قصۂ حضرت یوسف علیہ السلام [1]

حضرت یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام
کے بیٹے تھے- اِن کے علاوہ اُن کے گیاراں

بیٹے اَور تھے- ایک اُن کا سگا بھائی جو اُن سے
چھوٹا تھا- جس کا نام بنیابین تھا- اور دس
متر بڑے تھے- یوسف علیہ السلام تمام بھائیوں
سے خوبصورت تھے- بلکہ تمام دنیا میں حسن میں
لاثانی تھے- حضرت یعقوب علیہ السلام اِن سے
زیادہ پیار کرتے اور سب سے عزیز رکھتے تھے-
یعقوب علیہ السلام کی ایک ہمشیرہ تھی بے اولاد-
ایک دن اُس نے کہا- کہ بھائی تیرے باراں
بیٹے ہیں- اور میں لاولد ہوں- اگر تو ایک بیٹا
مجھ کو دیدے تو اپنے گھر لے جاؤں- اور اپنے
پاس رکھوں- اُنھوں نے کہا- کہ یوسفؑ کے سوا
جس کو تیرا جی چاہے لے جاؤ- اُس نے کہا-
کہ بھائی اگر دینا ہے- تو یوسفؑ ہی دے- ورنہ
تیری مرضی- اِنھوں نے اُس کا دل رنجیدہ
کرنا نہ چاہا- اور یوسفؑ اُس کو دے دیا-
مگر تاب مفارقت کہاں تھی- اُس کے گھر جاکر
ہرروز ملاقات کرتے- آخر ایک دن جاکر کہنے لگے-

نوٹ متعلقہ صفحہ ۵۶ [1] یہ قصہ درد بھرے الفاظ سے سورہ یوسف
میں مذکور ہے اور سورہ مومن میں بھی کچھ بیان ہُوا ہے +

کہ میں اِس کی جدائی کی طاقت نہیں رکھتا ۔
میں اِس کو لے جاؤنگا ۔ اُنکی بہن نے چوری چوری
ایک کمر بند حضرت یوسفؑ کے کرتہ کے نیچے باندھ
دیا ۔ اور اپنے بھائی کے ساتھ روانہ کر دیا ۔ پیچھے سے
شور مچایا ۔ کہ میرے گھر سے کمر بند چوری چلا
گیا ہے ۔ اور اِدھر اُدھر ڈھونڈتی بھالتی یوسف
علیہ السلام کے پاس آئی ۔ اور کمر بندھ کھول
لیا ۔ اُس زمانہ میں شریعت کا یہ حکم تھا ۔ کہ
چور مدعی کے حوالہ کیا جاتا تھا ۔ وہ جس طرح
چاہتا ۔ اُس کے ساتھ سلوک کرتا ۔ اِس بہانے
سے دوبارہ یوسفؑ کو اپنے گھر لے آئی ۔
کچھ مدت کے بعد اِن کی بہن مر گئی ۔ اور یوسفؑ
پھر باپ کے پاس آ گئے ۔ جب یوسفؑ کی عمر
باراں سال کی ہوئی ۔ تو ایک رات باپ کی گود
میں سوئے ہوئے تھے ۔ کہ ہنسنے لگے ۔ جب
بیدار ہوئے ۔ تو یعقوب علیہ السلام نے اُسکا
سبب پوچھا ۔ اُنہوں نے کہا ۔ کہ میں نے خواب
میں دیکھا ہے ۔ کہ ہم سب بھائی جنگل میں
لکڑیاں چننے گئے ہیں ۔ جب گٹھے بنا کر اُٹھانے

لگے ۔ تو کیا دیکھتا ہوں ۔ کہ میرا گٹھہ پھوٹ نکلا ۔
اور ہری ہری خوبصورت پتیاں نکل آئیں ۔ مگر
بھائیوں کی ویسے ہی خشک رہے ۔ پھر ایک
دن خواب میں چاند ۔ سورج اور گیاراں
ستاروں کو اپنے آگے سجدہ کرتے دیکھا ۔ جب
یعقوبؑ نے یہ خواب سُنی ۔ تو معلوم کیا ۔ کہ بڑا
جلیل القدر پیغمبر ہوگا ۔ دل میں خیال کرکے کہ
اگر اِس کے بھائیوں کو خبر ہوگئی ۔ تو ضرور
اِس کو مار ڈالینگے ۔ اِس واسطے اُس کو کہا ۔
کہ بیٹا یہ خواب بھائیوں کو نہ بتلانا ورنہ تجھے
تکلیف پہنچانے کا حیلہ کریں گے ۔ کیونکہ شیطان
انسان کا دشمن ہے ۔ خدا تعالےٰ تجھے برگزیدہ
کریگا ۔ اور تجھے خوابوں کی تعبیر کا علم عطا کریگا ۔
اور تجھے پوری پوری نعمتیں ایسی عطا کرے
گا ۔ جیسی تیرے دادا اسحاقؑ اور پر دادا ابراہیمؑ
کو عطا کی تھیں ۔ جب یہ بات یعقوبؑ یوسفؑ
کو کر رہے تھے ۔ تو اُن کے ایک بھائی کی عورت
سن رہی تھی ۔ اُس نے فوراً اپنے خاوند کو
بتلا دیا ۔ کہ آج یعقوبؑ نے یوسفؑ کو اِس طرح

کہا ہے۔ پھر ہوتے ہوتے تمام بھائیوں کو خبر
ہوگئی۔ اب وہ مشورہ کرنے لگے۔ سب ایک جگہ
بیٹھے اور کہنے لگے۔ کہ یوسفؑ اور اُس کا بھائی
ہم سے باپ کو زیادہ پیارے ہیں۔ ہمارا باپ اچھا
کام نہیں کرتا۔ سو یوسفؑ کو مار ڈالنا چاہیئے۔
یا اُس کو کسی ایسی جگہ لے جانا چاہیئے۔ جو اِس
شہر سے دور ہو۔ پھر جب یوسفؑ نہ ہوگا۔ تو ضرور
ہماری طرف رغبت کریگا۔ اور یہ کام کر کے پھر
توبہ کر لیں گے۔ کیا ڈر ہے۔ ایک نے کہا کہ بھائیو۔
اُس کو مارنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اُس کو کسی گہرے
کنوئیں میں ڈال دینا چاہیئے۔ تاکہ کوئی سوداگر
اُس کو وہاں سے نکال کر کسی اور ملک میں لے
جاوے۔ پس سب اِس بات پر متفق ہوکر باپ
کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کہ موسم بہار آگیا
ہے۔ اس واسطے اگر آپ یوسفؑ کو ہمارے
ساتھ بھیجدیں۔ تو وہ بھی باہر چل کر سیر کا
لطف حاصل کرے۔ یعقوبؑ نے کہا۔ کہ مجھے
ڈر لگتا ہے۔ کہ کہیں تم اِس کو اکیلا چھوڑ جاؤ۔
اور اِسے کوئی بھیڑیا کھا جاوے۔ اور

تم کو پتہ نہ لگے۔ اُنہوں نے کہا۔ جناب یہ کیا بات
ہے۔ بے کھٹکے ہمارے ساتھ بھیجدیں۔ ہم سب
اِس کے محافظ اور نگاہبان ہیں۔ یعقوبؑ نے
کہا مجھے سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ اُنہوں
نے کہا۔ کہ اگر بھیڑیا کھاوے۔ تو ہم بڑے زیاں
کار ہونگے۔ جب باپ نے بیٹوں کا بہت مبالغہ
دیکھا۔ تو ناچار جانے کی اجازت دیدی۔ اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام والا کرتہ (جو آتش نمرودی
میں اُن کو حضرت جبرائیلؑ نے بہشت سے لاکر
پہنایا تھا) ۔ یوسفؑ کے بازو پر تعویذ کی طرح
باندھ دیا۔ اور وہاں ایک درخت تھا۔ جس کو
شجرۃ الوداع کہتے تھے۔ جہاں تک لوگ اپنے
عزیزوں کو وداع کرنے کے واسطے جایا کرتے
تھے۔ وہاں تک حضرت یعقوبؑ بھی گئے۔ اور
دعا دے کر رخصت کیا۔ اور اُس کی حفاظت
کے واسطے بہت تاکید کی۔ جب باپ کی نظر سے
غائب ہوئے تو اُس کی نصیحت کے برخلاف
حضرت یوسفؑ کو سخت دُکھ دینا شروع کیا۔
اُس کو مارتے کانٹوں پر گراتے۔ ادھر اُدھر

سے دھکے دیئے - اور اُس کا شربت کا شیشہ
زمین پر دے مارا - اور اُس کا کھانا کتوں کے
آگے ڈال دیا - حضرت یوسفؑ روتے چیختے - اور
کہتے - **بیت**

میرے حال کی تجھ کو بابا خبر ہے
لہو سے میرا سب بدن تر بتر ہے
میرے پیارے ابا جو کھانا دیا تھا
پلانے کو بھائیوں نے شربت لیا تھا
وہ کتوں کے کھانا ہے سب کام آیا
ہے بھائیوں نے شربت زمیں پر گرایا
نہ ہووے کسی کا جو ہے حال میرا
نہ دیکھے کوئی یہ بُرا حال میرا

وہ بیچارا روتا چیختا - مگر کوئی مددگار نہ ہوتا -
یونہی چلتے چلتے ایک کنویں کے پاس پہنچے -
یوسفؑ کے کپڑے اُتار لئے - اور ہاتھ باندھ
دئے - تاکہ کسی چیز سے سہارا نہ لے - پھر کمر
میں رسا باندھ کر کنویں میں لٹکایا - جب نصف
گہرائی تک پہنچا - تو رسا کاٹ دیا - جناب الٰہی
سے حضرت جبرائیلؑ کو حکم ہوا - کہ تو یوسفؑ

کو کنویں کی تہ تک پہنچنے سے پہلے ہی ہاتھوں
پر اُٹھا لے - فوراً حضرت جبرائیلؑ نے آکر حضرت
یوسفؑ کو ایک پتھر پر جو کنویں کے اندر تھا
بٹھلا دیا - اور بہشت سے کھانے پینے کی چیزیں
لایا - اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو کرتہ
بازو پر تعویذ کی طرح بندھا ہوا تھا - وہ کھول
کر گلے پہنایا - خدا تعالےٰ کی طرف سے حکم پہنچا -
کہ تو غمناک مت ہو - کیونکہ وہ ایسا کریگا - کہ تو
ایکدن اُنکو اس امر کی بابت مطلع کریگا - جبکہ وہ
تجھے جانتے پہچانتے نہ ہونگے - اب اُدھر بھائیوں
کا حال سنئے - کہ جب یوسفؑ کو کنویں میں گرانے
سے فارغ ہوئے - تو آپس میں کہنے لگے - کہ
اب باپ کو جاکر کیا کہنا چاہئے - آخر صلاح
ومشورہ کرکے ایک بکرا لیا اور حضرت یوسف
علیہ السلام کا کرتہ اُس کے خون سے آلودہ کیا
اور یہ بھی مشورہ کر لیا - کہ باپ کے منہ سے جو
لفظ نکلے تھے - کہ اِس کو بھیڑیا نہ کھا جاوے -
وہی فریب بنا کر باپ کو کہدینگے - اور یہ خون
آلودہ کرتہ دکھلا دینگے - ضرور یقین کر لیگا - پس

شام کے وقت روتے پیٹتے چیختے گھر کی طرف
سدھارے۔ جب شہر کے نزدیک پہنچے۔ تو اور
بھی اونچی آواز سے رونا شروع کردیا۔ تاکہ
باپ کو پختہ یقین ہو جاوے۔ جب حضرت
یعقوبؑ نے بیٹوں کے رونے کی آواز سنی۔
تو فوراً باہر نکل آئے۔ تاکہ معلوم کریں۔ کہ
اُن کو کیا تکلیف پہنچی ہے۔ آکر بیٹوں سے
پوچھا۔ کہ تم کو کیا بنی ہے۔ کہ اِس قدر رو
رہے ہو۔ کہنے لگے کہ ہم باہر جاکر دوڑ رہے
تھے۔ ذرا دور نکل گئے۔ اور یوسفؑ کو اسباب
کے پاس بٹھلایا ہوا تھا۔ فوراً ایک بھیڑیا نامراد
آیا۔ اور اُس کو کھا گیا۔ اور آپ ہماری بات
تو ماننے کے ہی نہیں۔ خواہ ہم کس قدر سچی
بات کریں۔ اور وہ خون آلودہ کرتہ باپ کے
آگے رکھ دیا۔ اور کہنے لگے۔ کہ یہ دیکھو خون
میں لتھڑا ہوا کرتا موجود ہے۔ حضرت یعقوب
علیہ السلام نے کہا۔ کہ مجھے جھوٹ بات معلوم
ہوتی ہے۔ اوّل تو اِس خون سے یوسفؑ کی خوشبو
نہیں آتی۔ دوسرا وہ بھیڑیا بڑا چالاک ہوگا۔ جس

نے یوسفؑ کے کرتے کا بہت لحاظ کیا۔ کہ کسی
جگہ سے پھٹا نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُس نے
بڑی آہستگی سے پہلے کرتہ اُتار کر رکھ لیا ہوگا۔
معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم نے خود کوئی فریب بنا لیا
ہے۔ خیر میں اچھی طرح سے صبر کروں گا۔ اور
جو تم بیان کرتے ہو۔ خدا تعالےٰ اُس کو خوب
جانتا ہے۔ بھلا اگر یہ بات ٹھیک ہے۔ کہ یوسفؑ
کو واقعی بھیڑیئے نے کھا لیا۔ تو اِس کا ثبوت کیا
ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم بھیڑیے کو پکڑ کر
سامنے لاتے ہیں۔ یعقوبؑ نے فرمایا اچھا لاؤ۔
وہ فوراً جنگل کی طرف گئے۔ اور ایک بھیڑیا پکڑ
کر اُس کے منہ کو خون سے آلودہ کرکے گھر کی
طرف آئے۔ اور باپ کے سامنے حاضر کیا۔ یعقوبؑ
نے کہا۔ اے ظالم تُو نے میرے لختِ جگر کو کیوں
کھا لیا۔ اُس نے تیرا کیا بگاڑا تھا۔ جب قیامت
کے دن خدا تعالےٰ کے روبرو جائیگا۔ تو کیا جواب
دیگا۔ وہ بے زبان چپ چاپ کھڑا آنسو بہاتا۔
مگر جواب نہ دے سکتا تھا۔ پھر حضرت یعقوب
علیہ السلام نے دعا مانگی۔ کہ پروردگار اِس درندہ

کو جواب دینے کی اجازت دے - تاکہ میرے سوال کا
جواب دے - اس کی زبان کو گویا کر - حکم الٰہی
سے وہ بھیڑیا بولا - السلام علیکم یا نبی اللہ مجھے
اُس خدا کی قسم ہے - جس کے قبضہ میں میری
جان ہے - میں نے تیرے بیٹے کو نہیں کھایا - میرا
کیا مقدور تھا - کہ پیغمبر زادے کو کھاتا - میں خود
مصیبت کا مارا ایک جگہ لیٹا ہوا رو رہا تھا - کہ
انہوں نے مجھے ناحق پکڑ کر آپ کے پاس پہنچایا
ہے - یعقوبؑ نے فرمایا - تجھے کیا مصیبت بنی
تھی - اُس نے کہا - کہ میں بہت دور ملک کا
رہنے والا ہوں - میرا بھائی مجھ سے رنجیدہ
ہو کر کہیں چلا گیا تھا - میں نے سنا تھا - کہ آپ
کے ملک میں آیا ہے - اِس واسطے میں اُس کی
تلاش میں اِس ملک میں آیا - مگر یہاں آکر
معلوم ہوا - کہ اُس کو کسی شکاری نے مار ڈالا
ہے - اِس واسطے مجھ پر سخت صدمہ گذرا اور
تین دن سے بھوکا بیٹھا رو رہا تھا - کہ اِنہوں
نے مجھے پکڑ لیا - مجھے تیرے بیٹے کا حال معلوم
نہیں - اور جو کچھ اِنہوں نے کیا ہے - میں سب

جانتا ہوں - وہ زندہ ہے مرا نہیں - یعقوبؑ نے
فرمایا بتلا - کہ اُنہوں نے اُس کے ساتھ کیا
کیا ہے - اُس نے کہا - کہ میں چغلخور نہیں -
پھر کہا کہ بتلا اب میرا بیٹا کہاں ہے - اُس
نے کہا - کہ مجھے خدا کا فرشتہ منع کر رہا ہے -
اس واسطے میں نہیں بتاتا - یہ کہہ کر سلام کیا -
اور جنگل کی طرف چلا گیا - آخر یعقوب علیہ السلام
روتے روتے اندھے ہو گئے - مگر کچھ پیش نہ جاتی
تھی ✤

اب یوسف علیہ السلام کا حال سُنئے - کہ جب
تین دن کنوئیں میں گذرے - تو چوتھے روز ایک
قافلہ جو مدینہ سے مصر کو جا رہا تھا - اُس جنگل میں
آیا - اور کنواں دیکھ کر اُتر پڑا تھا - کہ پانی کا آرام
رہے - جب مالک بن زعر نے جو اس قافلے
کا سردار تھا - اپنے غلام کو پانی لانے کے لئے
کنوئیں کی طرف بھیجا - تو اُس نے دیکھا - کہ
کنوئیں میں روشنی ہے - اور ڈول بھی بھاری ہے
کہ نکالا نہیں جاتا - جب جھانک کر دیکھا - تو
ایک جوان لڑکا دکھائی دیا - اِس واسطے اُس

نے ایک دوسرے شخص بُشرائے کو آواز دی- وہ آیا اور دونوں نے مل کر ڈول نکالا- اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے مالک کے پاس لے آئے- مالک نے بڑا قیمتی مال جان کر دوسرے تاجروں سے چھپا رکھا -جب بھائیوں کو یہ حال معلوم ہؤا -تو قافلہ میں آئے- کہ ہمارا ایک غلام باغی ہوکر باہر چلا آیا تھا- اور تم نے اس کو اپنے پاس رکھ لیا ہے- آخر اُس تاجر نے باہر نکالا- پھر یوسف ؑ کے بھائی کہنے لگے -کہ یہ بھگوڑا ہے- اِس واسطے ہم اِس کو بیچ ڈالتے ہیں- اگر تُو خریدنا چاہے-تو خرید لے — اُس نے کہا- کہ میرے پاس اِس وقت روپیہ نہیں- کیونکہ میں مال خریدنے میں خرچ کر چکا ہوں- البتہ سات کھوٹے درم ہیں- اگر وہ لینے چاہو -تو لے لو- اور بیعنامہ لکھ دو — اُنہوں نے کہا- کچھ مضائقہ نہیں وہی کافی ہیں- آخر وہ درم لے لئے اور بیعنامہ لکھ دیا- وہ تاجر مصر کی طرف روانہ ہؤا- جب مصر کے قریب پہنچے- تو شہر میں یوسف ؑ کے حسن خداداد کی

پہلے ہی خبر پہنچ گئی- اِس واسطے عزیز مصر نے اپنے گماشتے دیکھنے کے لئے بھیجے-وہ شیفتہ وحیران ہوکر واپس پھرے - خبر جب دوسرے دن بازار میں یوسف علیہ السلام کی قیمت پڑنے لگی- تو یہ قرار پایا- کہ جو شخص یوسف ؑ کا تول چاندی -سونا- کستوری اور دیبا دیوے وہ خرید لے جاوے- عزیز مصر نے یہ سب کچھ دے کر حضرت یوسف علیہ السلام کو خرید لیا- اور گھر میں لایا- اُس کی ایک بیوی تھی جس کا نام راعیل تھا- اور زلیخا کے نام سے مشہور تھی- عزیز نے اُس کو آکر کہا- کہ میں تیری خاطر ایک غلام خرید لایا ہوں- نیز ہمارے گھر اولاد نہیں- شاید ہم اِس کو بیٹا ہی بنالیں- اِس کی خاطرداری اچھی طرح سے کرنی *

کہتے ہیں- کہ زلیخا نے بچپن میں یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تھا- اور اُن پر عاشق تھی- جب یوسف ؑ کو دیکھا- تو فوراً پہچان لیا- اور ہوتے ہوتے زلیخا نے اپنا ماجرا یوسف ؑ کے آگے بیان کیا- مگر یوسف ؑ بالکل اُس کی طرف

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through
Whatsapp +92-348-8709449.

توجہ نہ کرتے - آخر اس نے ایک نیا مکان بنوایا
جس میں دونو کی تصویریں جا بجا بنی ہوئی تھیں -
اور یکے بعد دیگرے سات کوٹھڑیاں تھیں -
ایک دن یوسفؑ کو ساتویں خانہ میں لے گئی -
اور جبراً اپنی مطلب براری چاہی - یوسف علیہ
السلام توبہ کرتے ہوئے باہر کی طرف دوڑے -
جس دروازے پر آتے خود بخود تالا گرتا اور تختے
کھل جاتے - پیچھے سے زلیخا بھی دوڑتی ہوئی
چلی آتی تھی - جب آخری دروازے پر آئی - تو
یوسف علیہ السلام کے کرتہ تک ہاتھ پہنچا - اس
کو پکڑ لیا - تو کشش سے پیچھے کی طرف سے پھٹ
گیا - جب دروازہ کھلا اور دونو دوڑتے ہوئے باہر
نکلے - تو آگے عزیز مصر کو کھڑے ہوئے پایا - جب زلیخا
نے دیکھا - تو بہت گھبرائی - آخر اپنی بریت کے
واسطے کہنے لگی - کہ اے عزیز جو تیری جورو کیطرف
بُری نظر دیکھے قید کے سوا اُس کی اور کیا سزا
ہوسکتی ہے - عزیز مصر غضب سے بھر گیا - اور
یوسفؑ کی طرف غصہ کی نظر سے دیکھا - تو
یوسفؑ نے کہا - کہ وہ خود مجھسے اپنا مطلب چاہتی تھی

میرا کوئی قصور نہیں - اِسی جگہ زلیخا کا چچا زاد
بھائی جو کہ چھ ماہ کا لڑکا تھا - اور باہر لیٹا ہؤا
تھا - وہ بول اُٹھا - کہ اے عزیز میری بات سن
لے - کہ دیکھ اگر یوسفؑ کا کرتہ اگلی طرف سے پھٹا
ہؤا ہے - تو زلیخا سچی ہے - اور وہ جھوٹا ہے -
اور اگر کرتہ پچھلی طرف سے پھٹا ہؤا ہے - تو
وہ سچا ہے - اور زلیخا جھوٹی ہے - جب عزیز
نے یوسف علیہ السلام کا کرتہ پچھلی طرف سے
پھٹا ہؤا دیکھا - تو کہنے لگا - اے زلیخا عورتیں
بڑی مکّار ہوتی ہیں - یہ بھی تُونے مکر کیا ہے -
پھر یوسف علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوکر کہنے
لگا - کہ تو اِس بات کو جانے دے - اور کسی کے
آگے ذکر نہ کرنا - تاکہ ہماری رسوائی نہ ہو۔

کہتے ہیں - کہ پانچ چھ مہینے کے عرصہ میں
یہ بات تمام شہر میں مشہور ہوگئی - کہ زلیخا اپنے
غلام پر عاشق ہے - جب زلیخا نے سنا - تو شہر
کی عورتوں کو دعوت پر بلایا - اور کھانا کھلاکر
ان کے ہاتھ میں ایک ایک ترنج اور ایک ایک
چاقو دیا - جب وہ ترنج کاٹنے کو تیار ہوئیں -

تو یوسف علیہ السلام کو سامنے لا کھڑا کیا۔ وہ
دیکھ کر ہکّا بکّا رہ گئیں۔ اور ترنجوں کی بجائے
چاقو سے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کہنے لگیں۔ یہ آدمی
نہیں۔ بلکہ نوری فرشتہ ہے۔ تب زلیخا کہنے لگی۔
یہی وہ ہے۔ جس کا مجھ کو طعن دیتی ہو۔ میں نے
بہتیرا حیلہ کیا ہے۔ مگر وہ میرے قابو نہیں آتا۔
اگر اِس نے میرا کہا نہ مانا۔ تو میں اِس کو قید
کرا دوں گی۔ یوسفؑ نے کہا۔ یا الٰہ العالمین۔
جس کام کی طرف مجھے لانا چاہتی ہیں۔ اِس سے
تو قید ہی اچھی ہے۔ تُو اِن کے مکر کا جال میری
طرف سے اُٹھا لے ورنہ میں اِن کی طرف مائل ہو
جاؤنگا۔ خداوند تعالےٰ نے اِن کی دعا قبول فرمائی
اور اُن کا خیال یوسف علیہ السلام سے ہٹ گیا۔
مگر زلیخا نے اِن کو قید کرادیا۔ اِس قید خانے
میں دو اور قیدی اِن کے ساتھ ہی قید ہوئے
تھے۔ ایک تو بادشاہ کا ساقی۔ اور دوسرا باورچی تھا۔
یہ دونو بادشاہ کو زہر خورانی کے الزام میں گرفتار
ہوئے تھے۔ ایک رات اُنہوں نے خوابیں دیکھیں۔
ساقی نے دیکھا۔ کہ میں بادشاہ کو شراب پلا رہا

ہوں۔ باورچی نے دیکھا۔ کہ میں سر پر روٹیاں
اُٹھائے جا رہا ہوں۔ اور جانور میرے سر پر
سے کھا رہے ہیں۔ یوسف علیہ السلام کو کہنے
لگے۔ کہ ہماری خواب کا بیان بتا دے۔ یوسف علیہ
السلام نے کہا۔ کہ میں تمہارا کھانا آنے سے پہلے
بتا سکتا ہوں۔ کہ آج کیا تم کو کھانا ملیگا۔ اُنہوں
نے کہا۔ کہ یہ تو ہمارے کاہن بھی بتلایا کرتے ہیں۔
یوسف علیہ السلام نے کہا۔ کہ یہ میرا معجزہ ہے۔
میں نے بُرے لوگوں کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔ میں
اپنے باپ دادا ابراہیمؑ۔ اسحاقؑ اور یعقوب علیہم
السلام کے طریقہ پر چلتا ہوں۔ ہمیں لائق ہی
نہیں۔ کہ ہم کسی کو خدا کا شریک بناویں۔ کیا
بہت سے ربّ اچھے ہوتے ہیں۔ یا ایک۔ اب
اپنی خوابوں کا بیان سن لو۔ ساقی تو پھر اپنی
ملازمت پر جاکر بادشاہ کو شراب پلائیگا۔ اور باورچی
سولی دیا جاویگا۔ اُس کو پرندے کھاوینگے۔ یہ
سن کر اُنہوں نے کہا۔ کہ ہم نے جھوٹ کہا تھا۔
یوسفؑ نے فرمایا۔ جو ہونا تھا ہو چکا۔ اب بدل
نہیں سکتا۔ ساقی سے کہا۔ کہ بادشاہ کو میری

بابت کہنا - کہ میں ناحق قید کیا گیا ہوں - پس یہ امر
خدا تعالےٰ کو ناپسند معلوم ہؤا - اِس واسطے چند
سال قید میں رہے - پھر بادشاہ کو خواب آیا -
کہ سات موٹی گایوں کو سات دُبلی گائیں - اور
سات ہرے اور تازہ خوشوں کو سات خشک خوشے
کھا گئے ہیں - اِس کی تعبیر کوئی نہ بتلا سکا - تو
ساقی نے آکر یوسفؑ سے پوچھا - اُنہوں نے کہا -
کہ سات سال سخت قحط پڑیگا - پھر خوشحالی ہوگی
پس بادشاہ نے اُن کو قید سے چھوڑا کر اپنے
پاس بولایا - اور وزیر بنانا چاہا - مگر اُنہوں نے
کہا - کہ مجھے خزانچی بنادے - کیونکہ میں اچھّی
طرح خزانہ کی حفاظت کرونگا - لوگوں کو حکم دیا -
کہ جو کچھ پیداوار ہو - سب خوشوں میں رہنے
دو - جتنا تم نے کھانا ہو نکال لیا کرو - اِس طرح
سے بہت سا غلہ جمع ہوگیا - اب قحط شروع ہؤا -
تمام دنیا بھوکی مرنے لگی - کہیں کھانے کی چیز
نہ ملتی تھی - اِس وقت بادشاہ نے کل انتظام
ان کے سپرد کیا تھا - اور کہا تھا - کہ جتنے لونڈی
غلام وغیرہ ہیں - سب تیرا ملک ہیں - یوسف علیہ

السلام نے یہ انتظام کیا - کہ اگر کسی اور ملک
سے لوگ غلہ لینے آتے - تو ایک آدمی کے ہاتھ
ایک بوری فروخت کرتے زیادہ نہ دیتے - اسی زمانے
میں کنعان میں بھی قحط پڑا - اور یعقوب علیہ
السلام کا گھرانہ بھوکا مرنے لگا - یوسف علیہ
السلام کے بھائیوں نے سنا - کہ مصر کا بادشاہ غلہ
دیتا ہے - اِس واسطے یوسفؑ کے دس بھائی ایک ایک
اونٹ اور تھوڑی تھوڑی پونجی لے کر مصر کی
طرف آئے - اُن کے شہر میں پہنچنے سے پہلے ہی
یوسف علیہ السلام کو جبرائیلؑ نے خبر دیدی تھی -
اِس واسطے شہر کو خوب سجایا گیا تھا - اور دروازوں
پر منشی بٹھائے ہوئے تھے - کہ جو مسافر آئے -
اُس کا نام - نشان پتہ سکونت لکھ لیا جاوے -
اور جس کام کے واسطے آوے وہ بھی لکھا جاوے -
پس جب دروازے پر پتہ لکھایا گیا - اور سب بھائی
سرائے میں جا اترے - تو منشی نے وہ رجسٹر
حسب معمول یوسف علیہ السلام کے پاس بھیج دیا -
علے الصباح سب بھائی یوسفؑ کی خدمت میں
حاضر ہوئے - اور کہنے لگے - کہ اے عزیز ہم

تھوڑی پُونجی لائے ہیں۔ یہ لے اور ہمیں غلہ دے۔
اور کچھ خیرات بھی دینا۔ کیونکہ ہم پیغمبر زادے
ہیں۔ اُنہوں نے تو یوسفؑ کو نہ پہچانا۔ مگر یوسف
علیہ السلام نے سب کو پہچان لیا۔ بہت خاطر
تواضع کی۔ . . . .

. . . .

. . . .

. . . . . . پھر پُوچھا۔ کہ تم کتنے بھائی
ہو۔ کہنے لگے ہم باراں تھے مگر ایک کو چھوٹی عمر
میں بھیڑیا کھا گیا۔ اور ایک چھوٹا ہے۔ جو باپ
کے پاس ہے۔ باقی دس حاضر کھڑے ہیں۔
یوسفؑ نے فرمایا۔ کہ اِس شہر میں کوئی اپنا جان
پہچان والا لاؤ۔ جو تمہاری شہادت دیوے۔ کہ تم
سچ کہتے ہو۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ یہاں ہم کسی
کے واقف نہیں۔ یوسفؑ نے کہا۔ اچھا ایک
شخص تم میں سے یہاں رہے۔ اور باقی چلے جاویں
اور اُس چھوٹے بھائی کو ساتھ لاویں۔ اگر تم
اُس کو نہ لائے۔ تو میرے سامنے مت آنا۔ تب
اُنہوں نے قرعہ ڈالا تو شمعون کا نام نکلا۔ پھر

اُن کے اونٹوں کے سلیتے گیہوں سے بھر دئے۔
اور اپنے نوکروں کو کہا۔ کہ ہر ایک کی پُونجی اُس کے
سلیتے میں رکھ دینا۔ دل میں یہ خیال کیا۔ کہ شاید
وہ اس امر کو معلوم کرکے پھر دوبارہ ہمارے
پاس آئیں۔ جب وہ غلہ لیکر شہر کنعان میں پہنچے۔ اور
اپنے باپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو کہنے
لگے۔ کہ مصر کے بادشاہ نے کہا ہے۔ کہ اگر تم اپنے
بھائی کو نہ لائے۔ تو تم کو یہاں سے کوئی دانہ نہ
ملیگا۔ اگر آپ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیجدو۔
توہم کو دانہ مل جاویگا۔ اور ہم اِس کی حفاظت
کریں گے۔ یعقوب علیہ السلام نے کہا۔ کہ اِس
کے واسطے بھی میں تم کو ایسا ہی امانت دار
خیال کرتا ہوں۔ جیسا کہ اِس کے بھائی کے
واسطے جانا تھا۔ البتہ خداوند تعالےٰ اچھا حفاظت
کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ پھر اُنہوں
نے اپنے اونٹوں کے بھار کھولے۔ تو کیا
دیکھتے ہیں۔ کہ اُن کی پُونجی ساری کی ساری نکل
آئی ہے۔ کہنے لگے۔ کہ اے ہمارے باپ ہم اِس
سے زیادہ اور کیا چاہتے ہیں۔ کہ ہماری پُونجی

ساری کی ساری واپس آ گئی ہے - اس واسطے
ہم دوبارہ بادشاہ کے پاس جانا اور غلہ لانا چاہتے
ہیں - اور اب کی دفعہ بھائی بنیامین کا اونٹ بھی
لدا آویگا - حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا -
کہ میں تمہارے ساتھ ہرگز نہ بھیجونگا - تاوقتیکہ
تم خداتعالےٰ کو حاضر ناظر کرکے پکّا وعدہ کرو -
کہ ہم ضرور اِس کو واپس لے آئینگے - اور اگر
تم سب گھیر لئے جاؤ - یا تم کو موت آجاوے
تو خیر - یہاں تھوڑا سا حال بی بی زلیخا کا لکھنا نہایت
ضروری معلوم ہوتا ہے ؂

جب یوسف علیہ السلام قید سے خلاصی پاکر
بادشاہ کے مقرب ہوگئے - اور زلیخا کی غلامی سے
آزاد ہوئے - اُس وقت زلیخا بیوہ ہو چکی تھی -
اور اُس نے گھر کا تمام مال واسباب حضرت
یوسفؑ پر لٹا دیا تھا - مثلاً اگر کوئی حضرت یوسفؑ
کی بات سناتا - تو اُسے بہت انعام دیتی - حتے کہ
وہ بالکل مفلس و نادار ہوگئی - نیز زمانہ جوانی
کا گذر گیا - وہ نہایت بوڑھی تھی - مگر عشق
اُسی طرح جوان تھا - آنکھوں سے اندھی ہوگئی

مگر دل کی آنکھوں سے دلدار کا جمال دیکھ
رہی تھی - شہر سے باہر ایک جھونپڑی ڈال رکھی
تھی - جب شاہ ریّان یعنی مصر کا بادشاہ مرگیا
تو حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ ہوگئے -
پس جب ان کی سواری نکلتی - تو زلیخا اس خیال سے
جھونپڑی سے باہر نکلتی - کہ یوسفؑ کے گھوڑے
کی آواز سن کر تسکین پاؤنگی - ایک روز اُس نے
بُت کو توڑ دیا اور خالص خدا کی بندی بن کر
دعا مانگی - کہ یوسفؑ مل جاوے - اُس کی دعا
قبول ہوئی - اور جب سواری اِدھر سے آئی - تو
اونچی آواز سے یوسف یوسف کرکے پکارنے لگی -
حضرت یوسف علیہ السلام نے اُس کی آواز سن
لی - پاس آکر کھڑے ہوئے - اور پُوچھا - کہ تو
کون ہے - اُس نے کہا ہائے اب تک تو مجھ کو
نہیں پہچانا کہ میں کون ہوں - ذرا اپنا چابک مجھے
دکھلاؤ - جب یوسفؑ نے اُس کو چابک دیا - تو
اُس نے ایک پھونک ماری - وہ فوراً جل اُٹھا -
اور کہنے لگی - کہ تیرے عشق کی اِس آگ سے
جل رہی ہوں - تب یوسفؑ نے پہچانا - اور

نوکروں کو حکم دیا - کہ اِس کو ہمارے گھر پہنچادو -
جب گھر کو واپس آئے - تو اس کی شکل دیکھکر
حیران ہوئے - کہ وہ نورانی چہرہ کیا ہوگیا - پوچھا -
اے زلیخا - اب تو کیا چاہتی ہے - اُس نے کہا -
دعا کرو - کہ خدا تعالےٰ مجھے آنکھیں دیوے
تاکہ آپ کا جمال اچھی طرح سے دیکھ لوں - تب
حضرت یوسف ع نے دعا کی اور اُس کی آنکھیں
روشن ہوگئیں - پھر خدا تعالےٰ کی طرف سے حکم
ہوا - کہ اِس کے ساتھ نکاح کرے - تب یوسف ع
حیران ہوئے - کہ یہ بوڑھی اِس کے ساتھ نکاح
کرنا بے فائدہ ہے - خدا تعالےٰ نے اُس کو پھر
سے جوانی عطا فرمائی - اور یوسف ع نے نکاح کیا
اور آرام و خوشی سے رہنے لگے - یوسف علیہ
السلام کے بی بی زلیخا سے چند لڑکے ہوئے -
اب سنئیے :-

جب بیٹوں نے یعقوب علیہ السلام کے فرمانے
پر خدا کی قسم کھا کر وعدہ کیا - کہ ہم اِس
کو واپس لے آوینگے - تب یعقوب ع نے فرمایا -
اللہ تعالےٰ اچھا نگہبان ہے - اور کہا کہ اچھا

اِس کو لے جاؤ - اور ایک نصیحت سن لو - کہ ایک
دروازے سے داخل نہ ہونا - بلکہ الگ
الگ دروازوں سے شہر میں جانا - تاکہ
اتنے بھائی معلوم ہونے پر نظر بد نہ لگ جاوے -
خیر جب مصر میں پہنچے - تو اُن کے حکم کے
بموجب الگ الگ دروازوں سے داخل ہوئے -
اور یوسف ع کے پاس جاکر کہنے لگے - کہ ہم نے
آپ کے حکم کی تعمیل کی ہے - اور باپ سے عہد
و پیمان کر کے بھائی کو ساتھ لائے ہیں - اور وہ
پونجی جو واپس چلی گئی تھی - وہ بھی یوسف ع کے
آگے رکھ دی - یوسف ع نے فرمایا - ہمیں اِس کی
ضرورت نہیں - اور نقاب ڈالے ہوئے تخت پر
بیٹھے رہے - اور غلاموں کو کھانا لانے کا حکم دیا -
جب دسترخوان چنا گیا - تو یوسف علیہ السلام
نے حکم دیا - کہ ایک ماں باپ کے دو دو بھائی
مل کر کھانا کھاویں - دو دو بھائی ایک ایک
خوان پر بیٹھ گئے - تو بنیامین اکیلا رہ گیا -
اور رونے لگا - حضرت یوسف علیہ السلام نے
پوچھا - اے لڑکے تو کیوں روتا ہے - اُس نے

کہا۔کہ آج اگر میرا بھائی زندہ ہوتا۔تو مَیں بھی
اُس کے ساتھ مل کر کھانا کھاتا۔ میرا ایک ہی سگا
بھائی یوسفؑ نام تھا۔ وہ بھیڑیئے نے کھا لیا۔
یوسف علیہ السلام نے فرمایا۔ آ مَیں تیرے ساتھ
مل کر کھاتا ہوں۔ تب اس کا خوان پردے
میں لے گئے۔ اور وہاں دونوں کھانے کے واسطے
بیٹھے۔ نقاب ڈالے حضرت یوسفؑ نے رکاب
میں ہاتھ ڈالا تو بنیا مین پھر رونے لگا۔ حضرت
یوسفؑ نے پُوچھا۔کہ اب کیوں روتا ہے۔ کہنے
لگا۔کہ آپ کے ہاتھوں جیسے میرے بھائی کے
ہاتھ تھے۔ اِس واسطے مجھے اپنا بھائی یاد آگیا۔
یہ بات سن کر چہرہ سے نقاب اُٹھایا۔ اور فرمایا
کہ میں تیرا بھائی یوسف ہوں۔ کچھ غمگین نہ ہو۔
بنیا مین نے کہا۔کہ مَیں آپ کے پاس رہونگا۔
یوسف علیہ السلام نے کہا۔کہ کسی بہانہ کے بغیر
تیرا رکھنا مشکل ہے۔ اِس واسطے میں بہانہ کرکے
تجھے رکھ لونگا۔ تو نے بُرا نہ منانا۔ خیر کھانا کھا چکے
تو کہا۔کہ اب جا۔ اور بھائیوں کو نہ بتلانا۔
جب اُن کے رخصت ہونے کا وقت

ہوا۔ تو نوکروں کو پوشیدہ حکم دیا۔کہ
ہمارا پیمانہ اِس چھوٹے لڑکے کے سلیتے میں رکھ
کر سی دینا۔ اُنھوں نے ایسا ہی کیا۔جب وہ اپنے
اونٹ لے کر شہر سے باہر نکلے۔ تو منادی والے
نے منادی کی کہ شاہی پیمانہ چوری چلا گیا ہے۔ اور
اِدھر اُدھر تلاش کرتے کرتے اُنکے پیچھے دوڑتے ہوئے
آئے۔ اور کہنے لگے۔کہ تم نے شاہی پیمانہ چورایا
ہے۔ اُنہوں نے کہا۔ ہم چور تو نہیں۔ نوکروں نے
کہا۔ اگر تمہارے پاس سے نکل آیا۔ تو کیا سزا
بھگتوگے۔ کہنے لگے کہ جس کے سلیتے سے نکلے۔
وہ شاہی غلام ہوگا۔ اور ہم اِسی طرح سزا دیا
کرتے ہیں۔ نوکروں نے پہلے سب کے سلیتے دیکھے
پھر آخر میں بنیا مین کے سلیتے سے پیمانہ نکال لیا۔
اور اُن کو پکڑ کر یوسف علیہ السلام کے پاس
لے گئے۔ یوسفؑ نے پُوچھا۔کہ کیا اب اِس کو
تمہارے قول کے مطابق یہاں رکھ لینا چاہیئے
یا نہیں۔ کہنے لگے ہم میں سے ایک کو رکھ لو۔
اور اِس کو چھوڑ دو۔ کیونکہ بوڑھا باپ غم سے
مر جائیگا۔ یوسف علیہ السلام نے کہا۔ ہم ظالم

ہیں - کہ چور کو چھوڑ کر دوسرے کو قید کریں -
پھر کہنے لگے - کہ اِس نے چوری ضرور کی ہوگی -
کیونکہ اِس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی -
اس بات کو یوسف علیہ السلام نے سن لیا -
مگر اِس بھید کو ظاہر نہ کیا - اور دل میں کہا -
کہ تم بڑے بُرے آدمی ہو - آخر وہ ناامید ہو کر
الگ بیٹھ کر سرگوشیاں کرنے لگے - یہودا نے
کہا - میں تو باپ کے سامنے نہیں جاؤنگا - کیونکہ
شرمندہ ہوتا ہوں - تم جاؤ اور تمام ماجرا بیان
کرو - کہ تیرے بیٹے نے چوری کی ہے - اور میں
تو جب آؤنگا جب باپ اجازت دیگا - یا خداتعالےٰ
کا حکم ہوگا - جب وہ سب وہاں سے چل کر کنعان
میں آئے تو باپ کے آگے چوری کا تمام ماجرا
بیان کیا - اور کہنے لگے - کہ ہم نے جو کچھ دیکھا
ہے بیان کیا ہے - ہمیں غیب کا علم نہیں -
اگر اعتبار نہیں - تو دوسرے قافلے والوں سے
جو ہمارے آگے آئے ہیں - پُوچھ لو - یعقوب علیہ
السلام نے فرمایا - کہ تم نے فریب کیا ہے - اچھا جو
کچھ خدا تعالیٰ کو منظور ہے کریگا - اگر اُس نے

چاہا تو سب کو میرے پاس لاویگا - اور بہت روئے
حتےٰ کہ آنکھوں کی بینائی جاتی رہی - یہ حال دیکھ
کر بیٹوں نے کہا - کہ بخدا تو مرتے دم تک ایسا
ہی رونا رہیگا - یعقوب علیہ السلام نے فرمایا - کہ
میں خداتعالےٰ کے آگے اپنا شکوہ شکایت کررہا
ہوں - کیونکہ جو کچھ میں جانتا ہوں - تم نہیں
جانتے - ایک دن بیٹوں سے فرمانے لگے - کہ جاؤ
یوسفؑ اور اُس کے بھائی کو تلاش کرو - اور
خدا کی درگاہ سے ناامید نہ ہونا - کیونکہ یہ بُرے
لوگوں کا کام ہے - بیٹے پھر مصر کی طرف گئے -
اور وہاں جاکر یہودا سے ملاقات کی - اور یوسفؑ
کی خدمت میں حاضر ہوئے - اور کہنے لگے - کہ ہم
تھوڑی سی پُونجی لائے ہیں - ہم کو غلہ عطا کرو -
اور کچھ خیرات بھی دینا - خدا تعالےٰ آپ کو جزائے خیر
دیگا - یوسفؑ نے فرمایا - کہ تم نے یوسفؑ اور
اُس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا - وہ چپ
چپ چاپ کھڑے کچھ جواب نہ دیتے تھے - اور زار
وقطار روتے تھے - تب یوسف علیہ السلام نے
اپنا نقاب اُٹھایا - اور اُنہوں نے کہا - کیا تو یوسف

ہے ۔یوسف ؑ نے فرمایا ہاں میں یوسف ہوں ۔اور
یہ میرا بھائی ہے ۔خدا تعالےٰ نے ہم پر مہربانی فرمائی
ہے ۔سب کہنے لگے ۔کہ خدا تعالےٰ نے تجھے برگزیدہ
کیا ہے ۔اگرچہ ہم نے آپ کے ساتھ بہت برائیاں
کیں ۔مگر آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکے ۔اب ہماری خطا
معاف کرو ۔یوسف علیہ السلام نے فرمایا ۔اب
تم پر کوئی طعن نہیں ہوسکتا ۔کیونکہ جو کچھ ہوا
خدا تعالےٰ کے ارادے سے ہوا ۔خدا تعالےٰ تم کو
معاف کریگا ۔ایلو میرا کرتہ میرے باپ کے پاس
لے جاؤ ۔جب اُس کے چہرہ پر ڈالوگے ۔تو اُس
کی آنکھیں روشن ہو جاوینگی ۔اور تمام کنبے کو
یہاں لے آؤ ۔جب یہ اُن کو لینے کے واسطے
چلے ۔تو کنعان یعقوب علیہ السلام نے پہلے ہی
کہ دیا ۔کہ آج مجھے یوسف ؑ کی خوشبو آتی ہے ۔
گھر کے لوگ کہنے لگے ۔کہ آپ ایسی ایسی باتیں
آگے بھی کیا کرتے تھے ۔خیر جب اُنہوں نے کرتہ
لاکر چہرے پر ڈالا فوراً بینا ہوگئے ۔بیٹے مل
کر کہتے لگے ۔ہماری خطا معاف کیجیے ۔یعقوب
علیہ السلام نے فرمایا ۔میں خدا تعالےٰ کی درگاہ

میں عرض کرونگا ۔وہ تمہاری خطا معاف کریگا ۔
یعقوب علیہ السلام بمعہ تمام کنبے کے مصر کیطرف
گئے ۔اور جب یوسف علیہ السلام کے تخت کے
سامنے گئے ۔تو سب سجدے میں پڑ گئے ۔یوسف ؑ
کہنے لگے ۔کہ وہ خواب جو میں نے بچپن کی حالت
میں دیکھی تھی ٹھیک ہوگئی پھر کچھ مدت تک آرام
سے زندگی بسر کی .... یعقوب علیہ
السلام تو کنعان کو واپس چلے آئے ۔اور یوسف
علیہ السلام نے کچھ مدت کے بعد دعا مانگی ۔۔کہ
خداوندا تونے مجھ کو دنیا کا سب کچھ دیا ۔مجھے
توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکریہ ادا
کروں ۔اے پروردگار مجھے اپنے نیکوکاربندوں
اور میرے بزرگوں کے پاس لے چل ۔کیونکہ دنیا
میں رہنے کو اب جی نہیں چاہتا ۔اِس دعا مانگنے
کے تیسرے روز بعد جان بحق ہوئے ۔اور مصر
میں قبر بنائی گئی ۔پھر موسےٰ علیہ السلام نے
ان کا صندوق نکال .... کنعان میں لاکر دفن
کرایا ٭ اب قبر آپکی کنعان میں ہے ٭٭

بارھویں فصل

قصۂ حضرت ایوب علیہ السلام[1]

حضرت ایوب علیہ السلام رومی تھے حضرت عیص بن اسحاق علیہ السلام کی نسل سے تھے۔ اور اِن کی والدہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی تھی۔ خداوند تعالےٰ نے اِن کو بہت مال دیا تھا۔ اور نبوت کا خلعت بھی عطا فرمایا تھا۔ اور ملک شام کے اندر ہدایت کے واسطے بھیجا۔ وہاں عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ اور بہت خیرات کرتے شیطان لعین نے حسد کرکے خدا تعالےٰ کی جناب میں عرض کی۔ کہ تیرا یہ بندہ بہت سامان اور اولاد رکھتا ہے۔ اگر اِس کے پاس مال و اولاد نہ ہو تو بہت جلد تیرا رستہ چھوڑ دے۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ وہ ایسا نہیں ہے۔ خواہ

[1] حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل سورتوں میں مذکور ہے۔ انعام۔ انبیاء۔ ص ۔

اس پر کتنی ہی تنگی کیوں نہ آئے۔ وہ اِسی پر ثابت رہیگا۔ پھر شیطان نے کہا۔ کہ بھلا مجھے اِس کے مال اور اولاد پر قابو دیا جاوے۔ خدا تعالےٰ نے اجازت دے دی۔ کہ تُو جس طرح چاہے کرے غرض کہ اِن کے اونٹوں پر بجلی گری۔ اور ہلاک ہوئے۔ اور کھیتی آندھی نے خراب کردی۔ سات بیٹے اور تین بیٹیاں دیوار کے نیچے دب کر مرگئیں اور اِن کے اپنے جسم مبارک پر زخم ہوگئے اور بدبودار ہوکر اُن میں کیڑے پڑ گئے۔ جو لوگ ان پر ایمان لائے تھے مرتد ہوگئے۔ جہاں جاتے وہاں سے وہ مرتد اِن کو نکال دیتے۔ ان کی بی بی رحیمہ نام افراہیم بن یوسف علیہ السلام کی بیٹی ان کی خدمت میں رہی ۔۔ شاگردوں نے بھی اُن کا ساتھ دیا۔ جب لوگ اِن کو کسی گاؤں میں نہ رہنے دیتے۔ تو لاچار ہوکر ایک جنگل میں جھونپڑی ڈال لی۔ کچھ دنوں بعد وہ شاگرد بھی چلے گئے۔ صرف آپ معہ اپنی بیوی کے رہنے لگے۔ مگر اُن کی عبادت میں فرق نہ آیا۔ ایک روز بیوی نے کہا کہ اِس مصیبت کے دور ہونے کے واسطے خدا تعالےٰ

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through
Whatsapp +92-348-8709449.

کی درگاہ میں دعا کرو۔ فرمایا کہ مصیبت کا زمانہ
خوشی کے زمانے کے ساتھ ابھی برابر نہیں ہؤا۔
جس قدر مصیبت آتی آپ صبر کرتے۔اس واسطے
خداتعالےٰ نے آپ کا نام صابر رکھا۔ ایک دن
شیطان لعین نے آکر کہا۔کہ مجھ کو سجدہ کرے۔
تو میں تم کو تمام مصیبتوں سے رہائی دے سکتا
ہوں۔ شیطان کی ایسی جرأت سے آپ تنگ آکر
کہنے لگے۔کہ خداوندا میں اس مصیبت میں تنگ
آگیا ہوں۔ خداتعالےٰ نے اِن کی اِس پُکار کو
منظور فرمایا۔ اور فوراً بیماری سے شفا ہوئی۔اور
پھر مال و دولت۔مویشی وغیرہ اُسی طرح سے
ہوگئے۔اور امن و چین سے زندگی بسر کی ٭

تیرھویں فصل

قصۂ حضرت شعیب علیہ السلام[له]

حضرت شعیب علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ
السلام کی نسل سے تھے۔ اور شہر مدین میں پیغمبری

سے مبعوث ہوئے۔ وہاں ایک جنگل میوہ دار
درختوں والا تھا۔ اُس میں سکونت اختیار کی۔
اِن کا معجزہ یہ تھا۔کہ جب کسی پہاڑ پر چڑھنا
چاہتے۔تو پہاڑ نیچے جُھک جاتا۔ اور جب چڑھ
چکتے۔تو پھر بلند ہو جاتا۔ اِس شہر کے لوگ
دو قسم کے باٹ رکھتے تھے۔ اور دو ہی قسم
کے پیمانے۔جب کسی سے کچھ لینا ہوتا۔ تو
بڑے سے لیتے اور دینا ہوتا۔تو چھوٹے سے
دیتے۔ اور راستوں میں بیٹھے رہتے۔تاکہ کوئی حضرت
شعیبؑ کے پاس نہ جانے پائے۔ نیز بت پرستی
کرتے تھے۔حضرت شعیب علیہ السلام خدا کی
طرف بلاتے اور عذاب الٰہی سے ڈراتے۔حضرت
شعیب علیہ السلام ہر چند وعظ و نصیحت کرتے
مگر اُن کو کوئی اثر نہ ہوتا۔ آخر لاچار ہوکر اُس
قوم کے واسطے بد دعا کی۔پس اِن کی دعا قبول
ہوئی۔ اور حضرت جبرائیلؑ نے کڑک کی آواز نکالی

نوٹ متعلقہ صفحہ نمبر ۹۰ له۔ شعیب علیہ السلام کا قصہ
مندرجہ ذیل سورتوں میں بیان ہؤا ہے۔ اعراف۔ ہود۔
حجر۔ شعراء۔ عنکبوت ٭

جس سے شہر میں زلزلہ پڑگیا۔اور سب کے سب منہ کے بل گر گئے۔ اور ایسے تباہ ہوئے ۔کہ اُن کا نام ونشان نہ رہا۔بعد ازاں آپ اُس قوم میں اسی مدین شہر کے اندر ہدایت کرتے رہے ۔حتے کہ اِن کے پاس حضرت موسےٰ علیہ السلام آئے۔ اور اِن کی لڑکی سے شادی کی ⁜

چودھویں فصل

قصۂ حضرت موسےٰ علیہ السلام[1]

حضرت موسےٰ علیہ السلام تیسری پشت پر

[1] حضرت موسےٰ علیہ السلام کا قصہ مندرجہ ذیل سورتوں میں بیان کیا گیا ہے۔ بقرہ - آل عمران - نساء - مائدہ - انعام - اعراف - انفال - یونس - ہود - ابراہیم - نحل - کہف - بنی اسرائیل - مریم - طٰہٰ - انبیا - مومنون - فرقان - قصص - نمل - عنکبوت - سجدہ - احزاب - صافات - مومن - زخرف - دخان - مجادلہ - ذاریات - قمر - صف - محمدؐ - تحریم - حاقہ - مزمل - نازعات - فجر ⁜ ۴۱

لاوی بن یعقوب علیہ السلام کے ساتھ ملتے ہیں۔ اِن کی ولادت فرعون اعظم مصر کے بادشاہ کے وقت ہوئی۔ فرعون لوگوں کو اپنی عبادت کرنے کی ترغیب دیتا۔ اور اپنے آپ کو سجدہ کراتا ۔ اور بت پرستی بھی کراتا ۔ یعنی تمام لوگوں کو اپنی شکل کے بت بنا کر دئے ہوئے تھے ۔اور اُنکی پوجا کراتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ میں تمہارا بڑا رب ہوں کہتے ہیں ۔اُس نے ایک ہزار جادوگر اور ایک ہزار فال گو اور ایک ہزار صلاح کار نوکر رکھے ہوئے تھے۔ جب کوئی ضرورت پڑتی ۔تو اُن کی رائے لیتا ۔ اُس نے ایک رات خواب دیکھا۔کہ کسی نے اُس کو کہا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص ایسا پیدا ہوگا۔ کہ تیرے ملک کو خراب کریگا۔ جب بیدار ہوا ۔تو اُن جادوگروں کاہنوں اور نجومیوں کو بُلایا ۔اور اپنے خواب کی تعبیر پُوچھی۔ اُنہوں نے جواب دیا۔ کہ بیشک ایک شخص پیدا ہوگا ۔ جو کہ تیرے ملک کو تباہ کریگا۔ فرعون نے کہا ۔کہ اگر اُس کی والدہ کا پتہ لگ جاوے ۔تو اُس کا بندوبست کیا جاوے۔ وہ کہنے لگے ۔کہ ہم یہ نہیں بتلا سکتے۔ اور کہا ۔کہ

چالیس روز کے اندر اپنی ماں کے پیٹ میں آجاویگا۔
فرعون نے یہ چالیسوں راتیں تمام بنی اسرائیل
کے مردوں کو علیحدہ۔ اور عورتوں کو علیحدہ رکھا۔
تاکہ اُس کا نطفہ نہ ٹھیرے۔ اور موسےؑ کا باپ
جس کا نام عمران اسرائیلی تھا۔ وہ بھی فرعون کا ملازم
تھا۔ فرعون نے اُس کو یہ نوکری بتلائی۔ کہ آج
رات شہر کے دروازے پر کھڑا رہنا۔ تاکہ کوئی
مرد بنی اسرائیل میں سے شہر میں عورتوں کے
پاس نہ جاوے۔ فرعون کو معلوم نہ تھا۔ کہ یہ بھی
بنی اسرائیلی ہے۔ حضرت موسےؑ کی والدہ کو پتہ
لگ گیا۔ کہ میرا خاوند یعنی عمران آج شہر میں ہی
ہے۔ وہ اُس کے پاس آئی۔ اور قدرت الٰہی سے
حاملہ ہوگئی۔ صبح کو نجومیوں نے کہ دیا۔ کہ وہ
کام ہوگیا۔ اور وہ شخص ماں کے پیٹ میں آگیا۔
اس طرح حمل کی مدت پوری ہوئی۔ مگر اِن کی
والدہ کا حمل کسی کو معلوم نہ ہُوا۔ جب آپ
کی ولادت کا وقت قریب آیا۔ تو باہر جنگل میں
چلی گئی۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے فرشتے نے آکر
آواز دی۔ کہ جب لڑکا پیدا ہو۔ تو اِس کو

صندوقچہ میں بند کرکے دریاے نیل میں ڈال
دینا۔ ہم اُس کی پرورش کے ذمہ دار ہیں۔ اور
ہم پھر اس کو تیرے پاس پھیر لاوینگے۔ اُس
نے ایسا ہی کیا۔ اور اپنی لڑکی کو کہا۔ کہ جاکر
دیکھتی رہو۔ کہ وہ صندوقچہ کس طرف جاتا ہے۔
وہ کنارے کنارے صندوقچہ کو دیکھتی چلی گئی۔
وہ صندوقچہ ایک نہر میں جو فرعون کے باغ کی
طرف جاتی تھی چلا گیا۔ اُس نے گھر آکر اپنی
والدہ کو خبر دی۔ کہ صندوقچہ فرعون کے باغ کی
طرف چلا گیا ہے۔ اُس نے کہا۔ کہ جاکر دیکھتی
رہو۔ کیا معاملہ ہوتا ہے۔ فرعون کی ایک لڑکی
تھی۔ جوکہ برص کی بیماری میں مبتلا تھی۔ نجومیوں
نے کہا تھا۔ کہ پیر کے روز سورج نکلنے کے وقت
ایک آدمی دریائے نیل سے نکلیگا۔ اور اُس
کی تھوک سے اس کی بیماری چلی جائیگی۔ اس
واسطے فرعون نے نوکروں کو حکم دیا تھا۔ کہ جو
شخص اِس طرح سے دریاے نیل سے آوے۔
اُس کو ہمارے پاس لے آؤ۔ اور آپ بھی معہ
اپنی بیوی آسیہ کے دریا پر چلا گیا۔ جب صندوق

نظر آیا - تو نوکر فرعون کے حکم سے نکال
کر اُس کے پاس لے آئے - جب اُس نے صندوق
کو کھولا - تو حضرت موسےٰؑ کی شکل دیکھ کر سب
کے دل میں محبت پیدا ہوگئی - فرعون کے دل میں
کھٹکا پیدا ہؤا - کہ شاید وہی لڑکا ہو - جس کی
نجومیوں نے خبر دی تھی - اِس کو مار ڈالنا چاہئے -
اس کی عورت نے کہا - کہ وہ بچّہ جس کی نجومیوں نے
خبر دی تھی - وہ تو مر بھی چکا - اب کچھ اندیشہ
نہ کرنا چاہئے - اِس لڑکے کو مارنا نہیں چاہئے -
پس فرعون کا دل ٹھکانے آیا - اور پھر دل میں آیا
کہ اِس سے لڑکی کا علاج کرانا چاہئے - چنانچہ
اُس کو لاکر موسےٰؑ کے منہ سے تھوک لے کر
اُس لڑکی پر ملی - فوراً اچھی ہوگئی - اور اِنکا
کا نام موسےٰؑ رکھا (جس کے معنے ہیں - پانی سے
نکلا ہؤا) اب اِس کی پرورش کے واسطے کسی
دایہ کی تلاش کرنے لگے - پاس ہی موسے علیہ
السلام کی ہمشیرہ کھڑی تھی - اُس نے کہا -
میری والدہ کو دودھ ہے - اُس کو نوکر رکھ لو -
فرعون نے کہا - کہ اُس کو لے آ - وہ اپنی والدہ کو

ساتھ لائی - اِس سے پہلے اور بھی کئی دایاں آئیں
مگر موسےٰؑ نے کسی کا دودھ نہ پیا تھا - اب اپنی
والدہ کا دودھ پینا شروع کیا - القصہ پھر کئی
دفعہ فرعون نے اِن کے قتل کا ارادہ کیا - مگر
فرعون کی بیوی نے قتل نہ کرنے دیا - جب دو
برس کے ہوئے تو ایک دن فرعون نے پیار سے
موسےٰ علیہ السلام کو گود میں بٹھایا تو موسےٰ
علیہ السلام نے اُس کی ڈاڑھی پکڑ لی - اور جتنے
بال ہاتھ میں آئے نوچ ڈالے - تب فرعون نے
کہا - یہ میرا دشمن معلوم ہوتا ہے - اِس کو مار
مار ڈالوں گا - بیوی نے کہا یہ نادان بچّہ ہے -
اِس نے تیری ڈاڑھی میں جواہرات پروئے
ہوئے دیکھے ہیں - اِس واسطے پکڑ لی ہے -
اِس کی آزمائش اِس طرح پر ہوسکتی ہے - کہ
ایک تھالی میں جواہرات اور دوسری میں جلتے
ہوئے کوئلے رکھ دو - اور پھر اِس کو چھوڑ دو
اگر جواہرات کی طرف جاوے - تو اِس کو مار ڈالنا -
جب ایسا کیا گیا - تو موسےٰؑ جواہرات کی طرف
لپکے - پس جبرائیلؑ نے اپنا پر آگے کر دیا - پھر

لوٹ کر آگ کی طرف گئے۔ اور پکڑ کر کوئلہ منہ میں ڈال لیا — زبان جل گئی۔جس کے باعث اِن کی زبان بولنے میں اچھی طرح نہیں چلتی تھی۔ مگر قتل سے آزاد ہوئے +

جب حضرت موسےٰ علیہ السلام جوان ہوئے۔ تو ایکدن گھر سے باہر نکلے . . . . دیکھا - کہ دو شخص آپس میں لڑ رہے ہیں۔ ایک قبطی (فرعون کی قوم کا) — دوسرا بنی اسرائیلی (موسےٰؑ کی قوم کا) تھا۔ حضرت موسےٰؑ نے اُس قبطی کو ایک مُکّا مارا - وہ اُسی وقت مر گیا۔ دوسرے روز پھر ویسا ہی اتفاق ہؤا - کہ ایک قبطی اور دوسرا اسرائیلی لڑ رہے تھے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام اُس قبطی کو بھی مارنا چاہتے تھے۔ اُس نے کہا کہ کل کی طرح مجھے بھی مارنا چاہتا ہے۔ یہ کہہ کر بھاگ گیا۔ اُس وقت ایک مومن شخص نے حضرت موسےٰؑ کے پاس آکر کہا - کہ اے موسےٰؑ تو یہاں سے بھاگ جا۔ کیونکہ لوگ تیرے مارنے کے واسطے مشورہ کر رہے ہیں۔ حضرت موسےٰؑ مصر سے نکل کر سیدھے مدین کو ہو لئے۔ جب مدین کے

قریب پہنچے - تو ایک کنواں نظر آیا۔ وہاں بہت لوگ اپنے اپنے مویشی لے کر پانی پلانے کو کھڑے ہوئے تھے۔ اور اُس کنوئیں کے منہ پر ایک بڑا بھاری پتھر رکھا ہؤا تھا۔ کہ چالیس آدمی مل کر اُٹھاتے تھے۔ پھر موسےٰؑ نے دیکھا کہ دو لڑکیاں بکریاں لائیں - اور پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو رہیں۔ موسےٰ علیہ السلام نے اُن سے پوچھا۔ تم پیچھے کیوں کھڑی ہو رہی ہو۔ اُنہوں نے کہا - کہ جب لوگ پانی پلا کر چلے جائینگے تو ہم اُن کا بچا ہؤا پانی اپنی بکریوں کو پلائینگی۔ کیونکہ ہم سے پتھر اُٹھایا نہیں جاتا - اور ہمارا باپ بوڑھا ہے۔ تب موسےٰ علیہ السلام نے اکیلے وہ پتھر اُٹھایا۔ اور پانی نکال کر اُن کی بکریوں کو پلایا۔ وہ چلی گئیں - اور موسےٰ علیہ السلام ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے - جب وہ گھر گئیں تو باپ نے جو کہ حضرت شعیب علیہ السلام تھے۔ پوچھا - کہ آج بہت جلدی آگئی ہو۔ اُنہوں نے کہا - کہ ایک مرد وہاں آیا - اور اُس نے ہماری بکریوں کو پانی پلایا - ا(۲) واسطے جلدی

آگئیں ہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام کو پہلے
ہی خدا تعالےٰ کی طرف سے وحی ہو چکی تھی۔
کہ موسےٰ علیہ السلام تمہارے پاس آرہے ہیں۔
اِس واسطے اُس نے معلوم کر لیا۔ اور ایک لڑکی
کو بلانے کے واسطے بھیجا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام
نے دیکھا۔ کہ وہ لڑکی بہت شرمگیں آنکھوں سے
نیچے دیکھتی ہوئی آرہی ہے۔ پس قریب آکر
کہنے لگی۔ کہ میرا باپ آپ کو بلاتا ہے۔ تاکہ پانی
پلانے کی مزدوری دیوے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام
اِس کے ساتھ گئے۔ اور شعیب علیہ السلام سے
ملاقات کی۔ وہ کہنے لگے۔ کہ اب کچھ خوف نہ کر
خدا تعالےٰ نے تجھ کو بچا لیا ہے۔ میں چاہتا ہوں
کہ تو آٹھ دس برس میری بکریاں چرائے۔
اِس کے عوض میں ایک لڑکی کا نکاح تیرے ساتھ
کر دونگا۔ موسےٰ علیہ السلام نے کہا۔ کہ آٹھ یا
دس سال میرے اختیار میں رہے۔ خواہ کون سی
مدت پوری کروں۔ الغرض حضرت موسےٰؑ بکریاں
چراتے رہے۔ جب مدت پوری ہوئی۔ تو پھر بی بی صفورا کے
ساتھ ان کا نکاح ہوا۔ کچھ مدت کے بعد حضرت موسےٰؑ

وطن جانے کو جی چاہا۔ اور اپنی ماں اور بھائی
بہن کے ملنے کا شوق ہوا۔ حضرت شعیبؑ سے
اجازت لے کر مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ اُنہوں
نے اِن کو بھی بکریاں اور نوکر چاکر دئے تھے۔ سفر
میں ایک رات سردی کا موسم اور بادل کے باعث سخت
اندھیرا تھا۔ ہوا بھی تیز چلتی تھی۔ اور آگ ملتی
نہ تھی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے چقماق سے
آگ نکالنی چاہی۔ مگر نہ نکلی۔ اتنے میں حضرت
موسےٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر آگ چمکتی دیکھی۔
اپنے غلاموں اور بیوی کو کہا۔ کہ میں آگ لینے
جاتا ہوں۔ تم ہوشیار ہوکر بیٹھو۔ کہ کوئی درندہ
بکریوں کو پھاڑ نہ جاوے۔ اور میں تمہارے
ہاتھ پاؤں تاپنے کے واسطے جلتے ہوئے کوئلے
لے کر آتا ہوں۔ اور عصا لے کر کوہ طور کی طرف
چلے۔ جب وادی ایمن میں گئے۔ اور پہاڑ کے
قریب پہنچے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ درختوں سے
آگ نکل رہی ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام
نے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں چُن کر دل میں کہا
کہ اِن کو آگ لگا کر لے جاتا ہوں۔ جب ایک

درخت کی طرف بڑھے۔ تو وہ آگ دوڑ کر اِن
کی طرف آئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈر کر
پیچھے کو بھاگے۔ پھر وہ آگ پیچھے چلی گئی۔ پھر دوسری
دفعہ حوصلہ کر کے گئے۔ پھر وہی حال ہوا۔ اِسی طرح
تین دفعہ ہوا۔ لاچار ہوکر دوسرے درخت کی
طرف پھرے۔ اُس کی آگ اونچی ہوگئی۔ جب
پیچھے ہٹے۔ تو پھر نیچے آگئی۔ تین دفعہ ایسا
ہی ہوا۔ آخر حیران ہوکر کھڑے ہوگئے۔ کہ
کیا کیا جائے۔ اتنے میں ایک آواز آئی۔ کہ کوئی
شخص یا موسیٰ یا موسیٰ کہہ کر بولا رہا ہے۔ اِدھر
اُدھر۔ دائیں بائیں دیکھا کوئی نظر نہ آیا۔ تو کہنے
لگے۔ کہ اے بولانے والے تو کون ہے۔ تیری آواز
سنتا ہوں۔ مگر تو نظر نہیں آتا۔ آواز آئی کہ
میں تیرا بڑا پروردگار ہوں۔ تو پاک جگہ پر
آیا ہے۔ اپنا جوتا اُتار ڈال۔ پس موسیٰ علیہ
السلام ننگے پاؤں کھڑے ہوگئے۔ اور دل
میں یقین کر لیا۔ کہ آواز حق تعالےٰ کی ہے۔
پھر پروردگار نے فرمایا۔ کہ تیرے ہاتھ میں کیا
ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ کہ یہ میرا عاصا

ہے۔ جس پر تکیہ لگاتا ہوں۔ اور بکریوں کیواسطے
درختوں سے پتے جھاڑا کرتا ہوں۔ اِن کے علاوہ
اور کتنے ہی کام کرتا ہوں۔ حکم ہوا۔ کہ اِس
کو زمین پر ڈال دے۔ جب اُس نے زمین پر
ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدہا بن گیا۔ حضرت موسیٰ
علیہ السلام خوف کے مارے دور بھاگ گئے۔ حکم
ہوا۔ کہ اے موسیٰ تو کیوں بھاگتا ہے۔ پیچھے مڑ
کر جلدی آؤ۔ اور اِس کو پکڑ لو۔ ہم اِس کو پھر
عاصا بنا دینگے۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے اُس
کو پکڑا تو پھر ویسا ہی عاصا بن گیا۔ پھر خدا
تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر
پھر اِس کو باہر نکال۔ جب ایسا کیا۔ تو وہ
مثل سورج کے چمکنے لگا۔ جب دوبارہ ہاتھ
بغل میں دیا۔ تو پھر ویسا ہی ہوگیا۔ پھر حکم
ہوا۔ کہ فرعون کو جا کر ہدایت کر۔ اور اپنے
یہ معجزات دکھلا کر راہ راست پر بُلا۔ حضرت
موسیٰ ع کے دل میں خیال آیا۔ کہ میں اکیلا اگر
اُس کے سامنے گیا۔ اور میں نے اُن کا ایک آدمی
بھی مارا ہوا ہے۔ تو شاید مجھے اِس سبب سے

تکلیف پہنچے۔ کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار تو میرے بھائی ہارون کو میرے ساتھ کردے۔ کیونکہ میری زبان اچھی طرح سے نہیں چلتی۔ نیز میں فرعون کے پاس اکیلا جانے سے ڈرتا ہوں۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ تیرا سوال منظور ہے۔ ہم نے تیرے بھائی ہارون کو بھی پیغمبر کر دیا ہے۔ دونو جاکر ہدایت کرو۔ اور میری عبادت میں سستی نہ کرنا۔ ورنہ میں غصے ہونگا۔ اور وہاں کچھ خوف نہ کرنا۔ کیونکہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تمہیں کوئی خطرہ نہیں۔ وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ موسےٰ علیہ السلام نے اپنے اہل و عیال اور غلاموں اور بکریوں کو تو وہیں جنگل میں چھوڑ دیا۔ اور کوہ طور سے اتر کر سیدھے مصر کو ہولئے مصر میں آکر اپنے بھائی ہارون سے ملے۔ اور علی الصباح دونو فرعون کے پاس گئے۔ فرعون نے اُسی وقت پہچان لیا۔ اور کہا اے موسےٰ کیا ہم نے تجھ کو پالا نہ تھا۔ اور جو کام کر کے تو یہاں سے بھاگ گیا تھا۔ وہ تجھے معلوم ہی ہے۔ اور اب تو کہتا ہے۔ کہ میں پیغمبر بن کر

آیا ہوں۔ بھلا اگر میں تیرے خدا پر ایمان لاؤں تو وہ مجھ کو کیا دیگا۔ موسےٰ علیہ السلام نے کہا کہ تین چیزیں عنایت کریگا۔ جوانی دوبارہ حاصل ہوگی۔ تمام دنیا کا بادشاہ بنائیگا۔ تیسری تیری عمر میں ایک سو سال کی زیادتی ہوگی۔ فرعون نے کہا۔ کہ اچھا میں اپنے وزیر ہامان سے مشورہ کرلوں۔ پھر جو مناسب ہوگا کیا جائیگا۔ دوسرے روز پھر دونو بھائی گئے۔ تو فرعون نے کہا۔ کہ اے موسےٰؑ کوئی معجزہ دکھلا۔ تاکہ مجھے معلوم ہو جاوے۔ کہ تو سچا پیغمبر ہے۔ موسےٰؑ نے اپنا عاصا زمین پر ڈال دیا۔ اُسی وقت ایک بڑا اژدہا بن گیا۔ اور فرعون کی طرف لپکا۔ وہ اور اس کے ملازم ڈر کے مارے بھاگے۔ اور قریباً پانچہزار بیس آدمی خوف کے مارے مر گئے۔ فرعون نے پکار کر کہا۔ اے موسیٰؑ تجھے اپنے خدا کی قسم اِس کو پکڑ لے۔ میں تجھ پر ایمان لاؤنگا۔ موسےٰؑ نے اُس کو پکڑ لیا۔ وہ فوراً عاصا بن گیا۔ پھر تخت پر بیٹھ کر کہنے لگا۔ اے موسےٰ کوئی اور بھی معجزہ ہے۔ پس موسےٰ علیہ السلام

نے اپنا ہاتھ بغل میں دیا۔ اور پھر باہر نکالا۔
تو سورج کی طرح روشن تھا۔ پھر بغل میں دیا۔
تو پہلے کی طرح ہوگیا۔ یہ معجزے دیکھ کر فرعون
نے اپنی قوم کے بڑے بڑے رئیسوں کو بولایا
اور کہا کہ موسےؑ اپنے جادو کے ساتھ ہماری
قوم کو یہاں سے نکال کر بنی اسرائیل کو یہاں
بسانا چاہتا ہے۔ تمہاری اِس میں کیا رائے ہے۔
کیا بندوبست کیا جاوے۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ
کچھ میعاد مقرر کرکے تمام ملک سے جادوگر منگانے
چاہئیں۔ نیز شہر مدین میں دو بھائی بڑے
جادوگر ہیں۔ اُن کو بھی منگا لے۔ کہتے ہیں۔ کہ
اُس کے بولانے سے اسّی ہزار جادوگر مصر میں
جمع ہوئے۔ اور فرعون سے کہنے لگے۔ کہ اگر ہم
غالب آئے۔ تو ہمیں بہت انعام اکرام دینا ہوگا۔
فرعون نے کہا۔ ہاں تم میرے مصاحب مقرب
ہوگے۔ غرض کہ مصریوں کی عید کا دن تھا۔
اور تمام لوگ جنگل میں جمع ہوئے تھے۔ اور فرعون
بھی آکر تخت پر بیٹھ گیا۔ موسےؑ بھی تشریف
لائے۔ اور جادوگروں نے کہا۔ کہ کیا پہلے آپ

دکھلاوینگے۔ یا کہ ہم دکھلائیں۔ موسےٰ علیہ السلام
نے فرمایا۔ کہ پہلے تم دکھلاؤ۔ سب نے اپنے عاصے
اور رسّیوں کے سانپ بنائے۔ جن سے تمام جنگل
بھر گیا۔ پھر موسےٰ علیہ السلام نے اپنا عاصا پھینکدیا
تو وہ ایک بڑا اژدہا بن گیا۔ اور اِدھر اُدھر دوڑنے
لگا۔ اور اُنہوں نے جتنے سانپ بنائے تھے سب
کو کھا گیا۔ سب خلقت بھاگ نکلی۔ کچھ وہیں
مرگئے۔ پھر موسےٰ علیہ السلام نے اُس کو پکڑ لیا۔
وہ فوراً عاصا بن گیا۔ تمام جادوگر حضرت موسےٰ
کی تعظیم بجا لائے۔ اور اہل ایمانوں میں داخل
ہوئے۔ جب فرعون نے اُن کا یہ حال دیکھا۔ تو
کہنے لگا۔ کہ تم اپنے بڑے استاد جادوگر (موسےٰ)
کی پیروی کرنے لگے ہو۔ اِس واسطے میں تم کو
قتل کرونگا۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ کچھ پرواہ نہیں
ہم خدا تعالےٰ کی طرف جانے والے ہیں۔ پھر
کہنے لگے۔ اے پروردگار ہم کو صبر عطا فرما اور
ایمان پر ثابت قدم رکھ۔ کہتے ہیں۔ کہ اِس واقعہ
کے بعد فرعون نے حکم دیا۔ کہ جس قدر عبادت
خانے یا مسجدیں موسےٰ علیہ السلام کی قوم نے

بنا رکھی ہیں۔ سب گرا دی جاویں ۔ موسےٰ ؑ
کو حکم الٰہی پہنچا ۔ کہ تم اپنے اپنے گھروں میں
عبادت خانے بنا لو۔ ایک روز فرعون نے اپنے
تمام تابعداروں کی دعوت کی ۔ اور سب کے سامنے
کہنے لگا ۔ کہ تم جانتے ہو ۔ کہ میرے سوا اور کوئی
خدا نہیں۔ پھر ہامان کو کہا ۔ کہ شاید موسےٰ علیہ
السلام کا خدا آسمان پر رہتا ہے ۔ اِس واسطے
تو اینٹیں پکوا کر میرے واسطے ایک اونچا محل بنوا
دے تاکہ میں اس پر چڑھ کر موسےٰ علیہ السلام
کے خدا کا پتہ لوں ۔ کہ کیسا اور کتنا بڑا ہے ۔
جب بہت اونچا محل تیار ہوا ۔ فرعون اُس
کے اوپر چڑھا ۔ تو کیا دیکھتا ہے ۔ کہ آسمان
اُتنا ہی اونچا نظر آتا ہے ۔ جتنا زمین پر سے
نظر آتا تھا ۔ بہت شرمندہ ہوا ۔ پھر آسمان
کی طرف تیر مارا ۔ وہ تیر خون آلودہ ہوکر اُس
کے محل میں آگرا ۔ کہنے لگا ۔ لو میں نے موسےٰ
علیہ السلام کے خدا کو مار ڈالا ۔ خدا تعالےٰ کے
حکم سے فرشتہ نے اُسی دن شام کے وقت اپنا
ایک پَر اسکے محل پر مارا ۔ وہ ٹکڑے ٹکڑے

ہو گیا ۔ ایک ٹکڑا فرعون کے لشکر پر گرا ہزار قبطی
ہلاک ہوئے ۔ اور تمام معمار اور مزدور بھی ہلاک
ہو گئے ۔ بی بی آسیہ فرعون کی عورت موسےٰ علیہ السلام
پر ایمان لائی ۔ فرعون نے اُس کو کہا ۔ کہ تُو دین
چھوڑ دے اور ہماری طرف چلی آ ۔ میں تیرے
واسطے سنہری گھر بنادونگا ۔ وہ کہنے لگی ۔ تیرے
گھر کی نسبت جنت کا گھر بہت خوبصورت
ہے ۔ فرعون نے کہا ۔ میں تُجھے سزا دونگا ۔ اُس
نے کہا کچھ پرواہ نہیں ۔ فرعون نے اُس کے کپڑے
اتروا کر چومیخہ کیا ۔ اور آپ کہیں چلا گیا ۔ اِس
وقت حضرت موسےٰ علیہ السلام وہاں آئے ۔ تو
بی بی آسیہ نے کہا ۔ کہ کیا خدا تعالےٰ میرا یہ
حال دیکھتا ہے ۔ موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا ۔
بیشک دیکھتا ہے ۔ جو تیرا دل چاہتا ہے مانگ لے
اُس نے کہا ۔ اے میرے پروردگار میرے واسطے
جنت میں گھر بنا ۔ اور فرعون کے عذاب سے
مجھے نجات دے اور اِن تمام ظالموں سے مجھے
بچا ۔ کہتے ہیں ۔ فرعون نے اُس کو بہتیرا عذاب
دیا ۔ مگر وہ اپنے دین سے باز نہ آئی ۔ اور خدا تعالےٰ

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through

Whatsapp +92-348-8709449.

نے اُس کو اُسی جسم کے ساتھ جنت میں داخل کیا- فرعون کی قوم سے ایک شخص خرقیل نام تھا- جس کے باطن میں نور ایمان بھرا ہُوا تھا- اُس نے ایک روز تمام فرعونیوں اور فرعون کو کہا -کہ تم میری پیروی کرو- میں تم کو سیدھا راستہ دکھلاتا ہوں- اُنہوں نے کہا -کہ تجھے شرم نہیں آتی-کہ فرعون کی عبادت چھوڑ کر دوسرے کی طرف لے جاتے ہو- آخر اُنہوں نے اسکو بھی مارنا چاہا- وہ دوڑ کر پہاڑ پر جا چڑھا- خدا تعالےٰ نے اُس کی حفاظت کے واسطے درندے مقرر کیئے- جو اُس کے ارد گرد بیٹھ گئے- اِس واسطے کوئی اُس کے پاس نہ جاسکتا تھا-

ایک روز فرعونیوں نے فرعون کو کہا-کہ موسےٰ اور اُس کی قوم کو اِس واسطے زندہ چھوڑا ہے- کہ تیرے ملک کو تباہ اور خراب کردیں- تو اُن کو قتل کردے- فرعون معلوم کرچکا تھا-کہ میں موسےٰ علیہ السلام کو تو کسی طرح سے قتل نہیں کر سکونگا- اِس واسطے اُس نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے بچے مارڈالے جائیں-اور

لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیں-اِسی طرح کرنے سے آہستہ آہستہ یہ لوگ کم ہو جائیں گے- اور موسےٰ علیہ السلام کے مددگار نہ رہینگے- جب بنی اسرائیل کو یہ حال معلوم ہُوا-تو مضطرب ہوکر موسےٰ علیہ السلام کے پاس آئے- اور کہنے لگے-کہ آپ کے آنے سے پیشتر فرعون ہم سے آدھا دن کام لیتا تھا اور آپ کے آنے کے بعد تمام روز محنت ومزدوری لیتا ہے- ہم نہایت تنگ آگئے ہیں- موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا خدا تعالےٰ سے مدد مانگو- بیشک تمہاری مدد کریگا-اور صبر کرو خدا تعالےٰ تم کو اس کا اجر دیگا- اور ضرور ایک دن یہ ملک تمہارے قبضہ میں آئیگا- پس ایک روز موسےٰ علیہ السلام نے قبطیوں کے بارے میں بد دعا کی-کہ اے پروردگار اِن پر کوئی بلا نازل کرتا کہ اِن کو اپنی پڑی رہے- اور بنی اسرائیل کے ستانے سے باز رہیں- خدا تعالےٰ نے اِن پر قحط سالی کی مصیبت ڈالی- کئی سال تک اِس مصیبت میں مبتلا رہے-فرعون نے موسےٰ علیہ السلام سے کہا-کہ تُو اپنے پروردگار سے کہ کر

اِس مصیبت کو دور کرادے۔ ہم سب تجھ پر ایمان لائیں گے۔ جب قحط رفع ہؤا۔ تو کہنے لگا۔ کہ ہم تجھ پر کبھی ایمان نہ لاوینگے۔ چاہے کتنے ہی جادو دکھاوے۔ پھر خدا تعالےٰ نے اُن پر مینہ کا طوفان نازل کیا۔ تمام کھیتیاں۔ مال و مویشی ڈوب گئے۔ قبطیوں کے گھروں میں پانی گھُس گیا۔ مگر بنی اسرائیل کے گھر امن وامان رہے۔ قبطیوں نے تنگ آکر فرعون سے کہا۔ تو اُس نے موسےٰ علیہ السلام کو بولا کر پہلے کی طرح عذاب کے دور ہونے اور اپنے ایمان لانے کی بابت کہا۔ جب وہ عذاب بھی دور ہؤا۔ تو پھر پہلی طرح ٹکے جیسا جواب دیا۔ پھر خدا تعالےٰ نے اُن پر ٹڈی کا عذاب نازل کیا۔ اُس نے تمام کھیت کھا لئے۔ پھر موسےٰ علیہ السلام سے پہلا ہی جواب و سوال ہؤا۔ اور وہی طریقہ اختیار کیا۔ پھر خدا تعالےٰ نے جوئیں پیدا کر دیں۔ کہ اُن کے کپڑوں ۔ آٹے دانے اور پانی میں کثرت سے نظر آتی تھیں۔ اور اُن کو کاٹتی تھیں۔ حتےٰ کہ کھجلی کرتے کرتے قبطیوں کی پلکیں اور

بھوؤں کے بال رگر گئے۔ اور خون جاری ہوگیا۔ جب موسےٰؑ کی دعا سے یہ عذاب بھی دُور ہؤا۔ تو اُن کی سرکشی کے باعث مینڈکوں کا عذاب نازل ہؤا۔ مکانوں۔ پانی کے مشکیزوں۔ ہانڈیوں اور تمام کھانے پینے کی چیزوں میں اِس کثرت سے پیدا ہوئے۔ کہ برتن بھر گئے۔ پھر ویسا ہی اُن کی آرزو کرنے اور حضرت موسےٰؑ کی دعا سے یہ عذاب دُور ہؤا۔ قبطی پہلے کی طرح جادوگر بتلانے لگے۔ پھر خدا تعالےٰ نے اُن پر یہ عذاب نازل کیا۔ کہ اُن کا پانی لہو کر دیا۔ اگر کوئی قبطی پانی پینے لگتا۔ یا کسی برتن میں بھرنے لگتا۔ تو وہ فوراً خون ہو جاتا۔ جب کنوئیں کے پانی کا اُنھوں نے یہ حال دیکھا۔ تو ناچار دریائے نیل کی طرف پانی پینے گئے۔ وہاں سے بھی جب کوئی چلو بھرتا۔ یا برتن میں لیتا۔ تو لہو ہو جاتا۔ فرعون نے ایک بنی اسرائیل قیدی اور ایک قبطی کو پاس پاس دریا کے کنارے بٹھایا۔ تاکہ اس کے ذریعہ پانی خون نہ ہو۔ مگر حکم خدا سے قبطی کے سامنے کا پانی پھر بھی لہو ہی ہوگیا۔ ایک قبطی عورت نے ایک اسرائیلی عورت سے کہا۔ کہ تُو اپنے ہاتھ سے میرے

مُنہ میں پانی ڈال دے۔ کیونکہ میں پیاس سے لب
جاں ہوں۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ وہ پانی اُس
کے منہ میں جاتے خون ہوگیا۔ فرعون کو سخت
پیاس لگی۔ درختوں کے پتّوں سے پانی نکال کر پینے
لگا۔ پہلے پانی ہوتا۔ جب اُس کے منہ میں جاتا۔ تو
خون ہو جاتا۔ کہتے ہیں چالیس برس تک حضرت
موسےٰؑ اُن کو نصیحت کرتے۔ اور معجزے دکھاتے
رہے۔ مگر اُن کو کچھ اثر نہ ہؤا۔ بلکہ اور زیادہ
سرکش ہوتے گئے۔ حتے کہ اُن کی ہلاکت کا وقت
قریب آیا۔ خدا تعالےٰ نے حضرت موسےٰؑ کو وحی
بھیجی۔ کہ تو شہر سے راتوں رات بنی اسرائیل کو
لے کر نکل جا۔ اور دریا کے پار ہو۔ ہم ان کو
دریا میں غرق کر دینگے۔ جس وقت حضرت موسےٰؑ
نے یہ حکم سب بنی اسرائیل کو سنایا۔ اُنھوں نے
قبطیوں سے کپڑے۔ زیور وغیرہ قیمتی چیزیں اس
بہانہ سے مانگ لیں۔ کہ ہماری عید کا دن قریب
ہے۔ اس واسطے ہم آرائش کرنا چاہتے ہیں۔ تم
لوگ مالدار ہو۔ اور ہم غریب ہیں ہمیں یہ چیزیں
دیدو۔ اس طرح سے تیاری کر لی۔ حضرت موسےٰؑ

کو یہ بھی حکم ہؤا تھا۔ کہ جب تک حضرت یوسفؑ
کا صندوق جس میں وہ مدفون ہیں۔ اپنے ساتھ
نہ لے جاؤگے۔ تب تک تمہاری خلاصی مشکل ہوگی۔
اور کامیابی نہ ہوگی۔ حضرت موسےٰؑ کو معلوم نہ
تھا۔ کہ اُن کی قبر کہاں ہے۔ کیونکہ اُن کی قبر
جہاں تھی۔ وہاں دریائے نیل بہتا تھا۔ حضرت
موسےٰؑ نے اشتہار دیا۔ کہ جو شخص یہ بتلادے
کہ حضرت یوسفؑ کی قبر فلاں جگہ پر ہے وہ
جو مراد مانگیگا حاصل ہوگی۔ آخر ایک عورت نے
جو نہایت بوڑھی تھی کہا۔ کہ اگر تو وعدہ کرے
کہ جنت میں تیری عورت بنوں تو میں ٹھیک
پتہ بتلا دونگی۔ بس حضرت موسےٰؑ نے قبول کیا
اور دریا سے آدھی رات کو صندوق نکالا۔ پھر
رات کے وقت ہی تمام بنی اسرائیل گھروں
سے نکلے اور ملک شام کا رخ کیا۔ جب دن
چڑھا تو قبطیوں کو کوئی اسرائیلی نظر نہ آیا۔
خیال کیا۔ کہ کہیں اپنی عید منانے ہونگے۔
دوسرے روز تیسرے پہر شیطان نے آکر کہا۔
کہ وہ تمہارا مال واسباب لے کر بھاگ گئے ہیں۔

فرعون نے تعاقب کرنا چاہا۔ مگر اس روز اُن کا
کوئی بڑا آدمی مرگیا۔ جس کے دفن کرنے میں لگے
رہے۔ اور کوئی بھی حضرت موسےٰؑ کے پیچھے نہ
گیا۔ تیسرے دن فرعون اپنا لاؤ لشکر ساتھ
لے کر حضرت موسےٰؑ کے پیچھے نکلا۔ چونکہ حضرت
موسےٰؑ کی قوم میں بوڑھے اور بچے۔ نیز پیدل بھی
تھے۔ اس واسطے آہستہ آہستہ جاتے تھے۔ اور
فرعون کی فوج گھوڑے دوڑائے جاتی تھی۔ اِس
واسطے اُس نے حضرت موسےٰؑ کی قوم کو جاتے
دیکھ لیا۔ اور قریب پہنچ گئے۔ جب اسرائیلیوں
نے مُڑ کر دیکھا۔ کہ پیچھے فرعون کا لشکر آرہا
ہے۔ تو حضرت موسےٰؑ کو کہا۔ کہ ہم کیا کریں ۔
آگے دریا ہے اور پیچھے قبطی آگئے ہیں۔ حضرت
موسےٰؑ نے فرمایا۔ کچھ خوف نہ کرو۔ خدا تعالےٰ
ہمارے ساتھ ہے۔ کوئی راستہ نکال ہی دیگا ۔
خدا تعالےٰ نے فرمایا اے موسےٰؑ اپنا عاصا پانی
میں مار کر راستہ بنالے۔ جب اُنہوں نے اپنا
عاصا مارا۔ تو بارہ راستے کھُل گئے۔ اور اسرائیلی
اُس سے گزر گئے۔ سب سے پیچھے حضرت موسےٰؑ

رہ گئے۔ فرعون گھوڑا دوڑائے حضرت موسےٰؑ کو
پکڑنے آیا۔ حضرت موسےٰؑ نے اپنی گھوڑی جس
پر سوار تھے۔ پانی میں ڈالدی۔ فرعون کا گھوڑا
اُس کے پیچھے دوڑا ہر چند فرعون نے اُس کو
روکا مگر وہ نہ رُک سکا۔ بلکہ دریا میں گھس گیا۔
اب لگا غوطے کھانے اور دوسرے کنارے تمام
اسرائیلی دیکھ رہے تھے۔ جب فرعون کا گھوڑا
پانی میں اُترا تو جتنی اُس کی قوم تھی۔ سب
کے گھوڑے اُس کے پیچھے ہولئے۔ اور سب
غرق ہوگئے۔ اور ڈوبتے وقت فرعون نے حضرت
موسےٰؑ سے کہا۔ کہ میں تجھ پر ایمان لایا۔ اِس
وقت مجھ کو بچالے۔ جبرائیلؑ نے کہا۔ کہ اب
ایمان لاتا ہے۔ اور پہلے کافر رہا۔ اب تیرے
ایمان لانے کا کیا فائدہ اور وہ دریا میں ڈوب
گیا ٭

کہتے ہیں۔ ایک دن حضرت جبرائیلؑ آدمی کی
شکل میں فرعون کے پاس آئے۔ اور کہا کہ ایک
بات پُوچھتا ہوں۔ کہ اگر کوئی غلام اپنے مالک
کی عنایت سے مالدار اور سب سے ممتاز بن

جاوے۔ اور پھر اُس آقا کا نافرمان بردار ہو
جاوے۔ تو اُس کو کیا سزا دینی چاہیے۔ اُس
وقت فرعون نے لکھ کر دے دیا۔ کہ اُس کو دریا
میں ڈبو دینا چاہیئے۔ پس وہ کاغذ جبرائیلؑ نے
لے لیا۔ اور جب فرعون ڈوبتے وقت ایمان کا
اظہار کرنے لگا۔ تو جبرائیلؑ نے وہ کاغذ دکھا
دیا۔ کہ دیکھ لے تیرے فیصلے کے بموجب سزا
دی گئی ہے۔

قبطیوں کو جو مصر میں زندہ تھے۔ اِس میں شک
ہؤا۔ کہ وہ شکار کو گیا ہؤا ہوگا۔ ڈوبا نہیں۔
اس واسطے اُس کی لاش معہ زرہ بکتر دریا کے
کنارہ پر آپڑی۔ تمام لوگوں نے اُس کو دیکھ
لیا۔ بعد ازاں بنی اسرائیل نہایت فرحان و
شاداں زندگی بسر کرنے لگے۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے
وعدہ کیا تھا۔ کہ فرعون علیہ اللعنۃ کے ہلاک ہونے
کے بعد میں کتاب لاؤنگا۔ اور تمہاری تمام ضروریات
اُس میں درج ہونگی۔ اب وہ وقت آیا۔ اور
بنی اسرائیل نے حضرت موسےٰؑ سے وعدہ پورا

کرنے کی بابت کہا۔ موسےٰ علیہ السلام نے درگاہ
باری میں دعا کی۔ کہ پروردگارا ہمیں کتاب عطا
۔خدا تعالےٰ کا حکم ہؤا۔ کہ تیس
کی جاوے کر بعد ازاں کوہ طور پر آنا۔
دن روزہ رکھ جیت کی جاویگی۔ حضرت موسےٰؑ
تم سے کچھ بات رکھے۔ یکم
نے تمام ذی قعدہ کے مہینے کے روزے
ذی الحج کے دن خیال کیا۔ کہ شاید روزہ کے سبب
سے میرے منہ میں بُو پیدا ہو گئی ہوگی۔ اسواسطے
خوب طرح سے مسواک کرکے تیاری کی۔ فرشتوں
نے آن کر کہا۔ کہ تُو نے روزہ وال خوشبو دور
کردی ہے۔ اس واسطے خدا تعالےٰ ناراض ہے۔
تم پر یہ جرمانہ ہؤا ہے۔ کہ ذی الحج کے دس دن
بھی روزہ رکھ۔ حضرت موسےٰؑ نے ایسا ہی کیا۔
اور اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا۔ کہ میں خدا تعالےٰ
سے کتاب لینے جاتا ہوں۔ تو میرا خلیفہ بنا رہ
اور اُن کو راہ راست پر لاتا رہ۔ جتنے کہ میں
کتاب لے کر واپس آجاؤں۔ جب حضرت موسےٰؑ
کوہ طور کی طرف روانہ ہوئے۔ تو کوہ طور کے
ارد گرد سات فرسنگ تک سخت اندھیرا چھاگیا۔

اور شیطان لعین کو وہاں سے نکال دیا گیا۔ اور عرش معلٰے کو حضرت موسٰے علیہ السلام کے سامنے کیا گیا۔ حضرت موسٰےؑ نے خدا تعالٰے سے کلام کی اور ایسے محظوظ ہوئے۔ کہ اپنے آپ کی خبر نہ رہی۔ کہ میں دنیا میں ہوں۔ یا جنت الفردوس میں۔ پس نہایت خوشی کے مارے کہنے لگے۔ (رَبِّ اَرِنِیْ اُنْظُرْ اِلَیْکَ) خداوندا مجھے اپنا آپ دکھلا۔ کہ میں اِن آنکھوں سے دیکھ لوں۔ حکم ہوا۔ (لَنْ تَرَانِیْ) اِس وقت تُو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکیگا۔ کیونکہ تُو اِس وقت عالم بشریت میں ہے۔ البتہ پہاڑ کی طرف دیکھ کیونکہ وہ تیری نسبت زیادہ مضبوط ہے۔ اگر وہ پہاڑ اپنی جگہ قائم رہا۔ تو پھر تو مجھے بھی دیکھ سکیگا۔ پس خداوند تعالٰے نے اپنے نور کا ایک ذرّہ پہاڑ پر ڈالا۔ وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اور حضرت موسٰےؑ خوف کے مارے بیہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش آئی۔ تو کہنے لگے۔ کہ پروردگارا میں اپنی اس جرأت سے معافی مانگتا ہوں۔ اور میں پہلا گردیدہ شخص ہوں۔ تیرے بندوں میں سے۔ پس خدا

تعالٰے کی طرف سے اُن کو باراں تختیاں ملیں۔ جن پر توریت لکھی ہوئی تھی۔ اور وہ تختیاں زمرد سبز کی تھیں۔ کہتے ہیں۔ کہ اُس وقت ان سے ستر اونٹ کا بوجھ بنتا تھا۔

اب اِدھر اسرائیلیوں کا حال سنئے کہ جب حضرت موسٰےؑ کتاب لینے گئے۔ تو ایک اسرائیلی جس کا نام سامری تھا۔ (اس نے فرعون کے غرق ہونے کے دن حضرت جبرائیلؑ کو دیکھا تھا۔ کہ اُن کا گھوڑا جہاں قدم رکھتا تھا۔ وہ جگہ سبز ہو جاتی تھی۔ اِس نے اُس کے پاؤں کے نیچے کی خاک اُٹھا رکھی تھی۔ کہ اُس میں برکت بہت ہوگی) اُس نے ہارونؑ سے کہا۔ کہ ہم نے جو زیور قبطیوں سے فرعون کے غرق ہونے کے دن مانگ کر لیا تھا۔ چونکہ اسرائیلی اِس مال سے کھاتے ہیں اس واسطے احکام الٰہی کے ماننے میں سستی کرتے ہیں۔ وہ اکٹھا کرکے آگ میں گلانا چاہئے۔ ہارون علیہ السلام نے وہ تمام زیور جمع کرا لیا۔ پھر اُس کو آگ دیکر پگلا دیا۔ سامری نے اس سے ایک بچھڑے کی

مُورت بنائی۔ اور وہ مٹی اس کے اندر رکھ دی۔
اِس کی برکت سے وہ بچھڑا بولنے لگا۔
سامری نے بنی اسرائیل کو کہا۔کہ یہی تمہارا اور
موسےٰؑ کا خدا ہے۔ لوگ اُس کی پُوجا کرنے لگے۔
حضرت ہارونؑ ہر چند منع کرتے۔ مگر وہ لوگ باز نہ
آتے۔ جب حضرت موسےٰؑ واپس آئے۔ اور
لوگوں کو گوسالہ پرست دیکھا۔ تو غصّے سے بھر
گئے۔ اور تختیوں کو پھینک دیا۔ اور اپنے
بھائی ہارون کی ڈاڑھی پکڑ کر کھینچا۔ اور
کہا۔کہ تُونے لوگوں کو کیوں ہدایت نہیں کی۔
جب وہ بُرے راستے پر چل رہے تھے۔ اُس
نے کہا میرا کچھ قصور نہیں۔کیونکہ میں تجھ سے
ڈرتا تھا۔کہ آکر مجھے یوں نہ کہے۔کہ تونے بنی
اسرائیل کے گروہ گروہ کیوں کردئے۔ پھر حضرت
موسےٰؑ نے سامری سے پُوچھا۔کہ تُونے یہ کیا کیا۔
اُس نے کہا۔کہ میرے میں کوئی طاقت نہ تھی۔
البتہ میں نے ایک مُٹھی مٹی کی جبرائیلؑ کے گھوڑے
کے پاؤں کی اُٹھائی تھی۔ جس کی برکت سے یہ
کام ہوا۔ پس موسےٰؑ نے اُس بچھڑے کو

ریزہ ریزہ کرکے جلایا اور دریا میں پھینک دیا۔ اور سامری
کو کہا۔ چونکہ مجھے تیرے مارنے کی اجازت نہیں۔
ورنہ مار ڈالتا۔ اِس واسطے تجھے یہ سزا دی جاتی
ہے۔کہ اگر تُو کسی کو ہاتھ لگائے گا۔ یا کوئی تجھے
ہاتھ لگائیگا۔ تو اُس کو تپ ہو جائیگا۔ اس واسطے
تُو لوگوں سے دُور دُور رہیگا۔ اور لوگوں کو پرے
پرے کہیگا۔ پس اس کے بعد اسی واسطے وہ جنگل
میں پھرتا رہتا۔ اور کسی کے پاس نہ آتا +

اب اسرائیلیوں نے کہا۔کہ ہم گوسالہ پرستی کے
سبب گناہگار ہوگئے ہیں۔ اِس کی معافی کس طرح
سے ہوگی۔ موسےٰؑ نے کہا۔کہ خدا تعالےٰ کا حکم
ہے۔کہ جنگل میں جاؤ۔ اور گھٹنوں کے بل بیٹھ
جاؤ۔ جب وہ جاکر بیٹھ گئے۔ تو ہارونؑ بارہ ہزار
تلوار زن لے کر وہاں گئے۔ اور اُن کے سر قلم
کرتے کرتے ستّر ہزار آدمی مار ڈالے۔ پھر اُن
کی توبہ قبول ہوئی +

تورات ملنے سے پیشتر جب فرعون ہلاک
ہوچکا۔ تو لوگوں نے موسےٰؑ سے کہا۔کہ ہمیں کچھ
خدا تعالےٰ سے لادے۔ تاکہ ہم اِس پر عمل کریں۔

موسےٰؑ نے دعا مانگی۔ تو حکم ہوا۔ کہ تُو کچھ بنی اسرائیلیوں
کو ساتھ لے کر کوہ طور پر آنا۔ تب حضرت موسےٰؑ
ستّر آدمیوں کو لے کر کوہ طور پر گئے۔ جب وہ
کوہ طور پر پہنچے۔ تو ایک بادل آیا۔ اور حضرت
موسےٰؑ اور اُن لوگوں کے درمیان حائل ہوگیا۔
اور حضرت موسےٰؑ نے خدا تعالےٰ سے کلام کی۔
اور وہ سنتے رہے۔ جب وہ بادل دُور ہوا۔ تو وہ
لوگ حضرت موسےٰؑ کو کہنے لگے۔ ہم نے کلام تو
سن لیا۔ مگر یقین نہیں آتا۔ جب اُنہوں نے یہ
بات کہی۔ تو ایک بجلی آئی۔ اور سب کو ہلاک کر
گئی۔ جب حضرت موسےٰؑ نے یہ حال دیکھا۔ تو
خیال کیا۔ کہ بنی اسرائیل مجھے کہیں گے۔ کہ تُو نے
جھوٹ چھپانے کے واسطے اُن کو کہیں غارت
کر دیا ہے۔ اِس واسطے کہنے لگے۔ اے پروردگار
اگر مارنا تھا۔ تو پہلے مجھ ہی کو مار ڈالتا۔ کیا
بدکار گوسالہ پرستوں کے عوض ہم کو سزا دی
جاتی ہے۔ حضرت موسےٰؑ رو رو کر التجا کرتے
رہے۔ خدا تعالےٰ نے اُن ستّر آدمیوں کو پھر
زندہ کر دیا+

قارون حضرت موسےٰؑ کی قوم سے تھا۔ بہت
غریب تھا۔ تورات بہت اچھی طرح سے پڑھتا
تھا۔ پھر مالدار ہوگیا۔ اس کے پاس اتنے خزانے
تھے۔ کہ اُن کی چابیاں ایک بڑی بھاری جماعت
مشکل سے اُٹھا سکتی تھی۔ حضرت موسےٰؑ نے
فرمایا۔ کہ اے قارون اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کردے۔
اُس نے کہا۔ کہ کیا دینا چاہئے۔ حضرت موسےٰؑ نے
فرمایا۔ ہزار دیناریں سے ایک دینار۔ قارون نے
حساب کرکے کہا۔ کہ اتنا روپیہ مفت میں چلا جاویگا۔
بواسطے دینے سے انکار کیا۔ اور باقی لوگوں کو کہنے لگا۔ کہ
موسےٰؑ لوگوں کا مال لینا چاہتا ہے۔ پس اِس کو
لوگوں میں ذلیل کرنا چاہیئے۔ ایک بدکار عورت
کو بلا کر کہا۔ کہ اگر تو عام لوگوں کے سامنے یہ کہ
دے کہ موسےٰؑ نے میرے ساتھ زنا کیا ہے۔ تو
تجھے ہزار دینار دونگا۔ اُس نے منظور کیا۔ دوسرے
روز اپنے گھر تمام اسرائیلیوں اور موسےٰؑ کو بلایا۔
اور حضرت موسےٰؑ سے کہا۔ کہ کچھ وعظ
سناؤ۔ حضرت موسےٰؑ نے کہا۔ کہ چور کا ہاتھ کاٹنا
اور زانی کو سنگسار کرنا چاہیئے۔ قارون نے

کھڑے ہو کر کہا۔ کہ اگرچہ تُو ہی ہو۔ حضرت
موسٰےؑ نے کہا بیشک یہی حکم ہے۔ خواہ میں ہی
ہوں۔ قارون نے کہا تُو نے فلاں عورت سے زنا
کیا ہے۔ موسٰےؑ نے فرمایا۔ اُس کو بُلاؤ۔ جب
وہ آئی۔ تو ہیبتِ الٰہی اُس پر ایسی چھائی۔ کہ
کہنے لگی۔ قارون نے مجھ کو اتنا روپیہ دینا کیا
تھا۔ اور کہا تھا۔ کہ تُو کہہ دے کہ موسٰےؑ نے
میرے ساتھ زنا کیا ہے۔ موسٰےؑ نے شکریہ ادا
کیا۔ خدا تعالےٰ نے حکم دیا۔ کہ ہم نے زمین کو
تیرے تابع . . . کر دیا۔ جس طرح چاہے اُس
پر تصرّف کر۔ ایک روز موسٰے علیہ السلام نے
قارون کو بلایا۔ جب وہ آیا۔ تو حضرت موسٰےؑ نے
زکوٰۃ کے بارے میں کہا۔ وہ یہ بات سنکر بھاگا۔ اور کہنے
لگا کہ تُو میرا مال لوٹنا چاہتا ہے۔ حضرت موسٰےؑ نے
زمین کو حکم دیا۔ کہ اِس کو پکڑ لے۔ وہ فوراً
ٹخنے تک زمین میں دھس گیا۔ پھر کہا کہ پکڑ لے
پھر گھٹنے تک چلا گیا قارون کہنے لگا۔ اے موسٰےؑ
تو نے آج بڑا جادو دکھلایا ہے۔ حضرت موسٰےؑ
نے پھر کہا۔ کہ پکڑ لے۔ تب وہ گردن تک دھس

گیا۔ جب پھر کہا۔ تو سارا زمین میں دھس گیا۔
اُس کے غرق ہونے کے بعد اِن کی قوم نے خیال
کیا۔ کہ قارون کے خزانے لینے چاہئیں۔ حضرت
موسٰےؑ نے دعا کی۔ تب فرشتوں نے تمام خزانے
قارون کے سر پر رکھ دئے ❊

بنی اسرائیل میں ایک بوڑھا بہت مالدار تھا۔
اُس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ صرف دو بھتیجے تھے۔
ایک رات مال کے لالچ پر اُنھوں نے اُس کو مار ڈالا
اور اُس کی لاش دو گاؤں کے درمیان ڈالدی۔
اور حضرت موسٰےؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
اور دونوں گاؤں والوں پر دعوےٰ کیا۔ موسٰےؑ
نے دعا کی۔ کہ پروردگارا اِس کے قاتل کا پتہ
لگنا چاہیئے۔ حکم ہُوا۔ کہ اُن کو بلا کر کہہ دے۔
کہ ایک گائے ذبح کریں۔ جب حضرت موسٰےؑ نے
یہ حکم سنایا۔ تو کہنے لگے۔ کہ ہم کو ٹھٹھا کرتے ہیں
ہم قاتل معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ گائے ذبح
کرنے کو کہتے ہیں۔ حضرت موسٰےؑ نے فرمایا۔ کہ
توبہ توبہ میں ٹھٹھا نہیں کرتا۔ میں زیانکار ہونا
نہیں چاہتا۔ پھر وہ کہنے لگے۔ بھلا بتلا دو۔ کہ

وہ گائے کیسی ہے۔ حضرت موسےٰؑ نے فرمایا۔ کہ
خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ کہ وہ جوان ہے۔ بچی اور
بوڑھی نہیں۔ پھر کہنے لگے۔ کہ اُس کا رنگ کیا
ہے۔ موسےٰؑ نے فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے
کہ پیلی رنگت کی ہے۔ پھر کہنے لگے۔ ہمیں اچھی
طرح سب بات واضح کردے۔ موسےٰؑ نے کہا۔
کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ گائے نہ تو ہل جوتی
جاتی ہے۔ اور نہ کنواں چلاتی ہے۔ اور نہ اُس میں
کسی قسم کا عیب ہے۔ اور نہ اُس کے بدن پر
کوئی داغ ہے۔ کہنے لگے اب ٹھیک بتلایا
ہے۔ ایسی صفتوں والی گائے ایک یتیم کے پاس
سے ملی۔ جوکہ اپنی والدہ کا فرمانبردار تھا۔ اور
اُس نے کہا تھا۔ کہ میں اپنی ماں کی اجازت کے
بغیر یہ گائے فروخت نہ کرونگا۔ بنی اسرائیل نے
اُس لڑکے سے پوچھا۔ کہ تُو گائے کو فروخت کریگا۔
اِس نے کہا اگر والدہ نے اجازت دی تو کرونگا۔
اُس کی والدہ نے اجازت دیدے۔ اور حضرت موسےٰؑ
کی مرضی کے ساتھ اُس کی قیمت یہ ٹھیری۔ کہ
اُس کا چمڑہ سونے سے بھر دیا جاویگا۔ آخر اُنہوں

نے اُس کو لے کر ذبح کیا۔ اور اُس کا ایک
ٹکڑا مُردے سے چھُویا گیا۔ وہ اُٹھ کھڑا ہؤا۔
اور کہا۔ کہ مجھے میرے بھتیجوں نے (جو کہ دوسرے
لوگوں پر دعوے کرتے ہیں۔) مار ڈالا ہے۔ یہ کہ
کر پھر ویسا ہی مر گیا۔ پس حضرت موسےٰؑ نے
دونو کو اُس کے عوض پھانسی دی +

حضرت موسےٰ علیہ السلام فرعون کی موت کے
بعد علانیہ وعظ نصیحت کرتے۔ اور خوش الحانی سے
خطبہ پڑھتے۔ سننے والے ذوق ولذت سے تڑپنے
لگتے۔ ایک دن لوگوں نے کہا۔ اے موسےٰؑ دنیا کے
اندر آپ سے بڑھ کر بھی کوئی ہوگا۔ حضرت موسےٰؑ
نے فرمایا کہ بیشک مجھے تو کوئی معلوم نہیں ہوتا۔
دل میں بھی یہی خیال ہوگیا۔ کہ میں خدا تعالےٰ
سے ہمکلام ہؤا ہوں۔ اِس سے بڑھ کر اور کیا
درجہ ہوسکتا ہے۔ اُسی وقت حضرت جبرائیلؑ
نازل ہوئے۔ اور کہا۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ
مجمع البحرین یعنی جہاں دو دریا آپس میں
ملتے ہیں۔ وہاں ہمارا ایک بندہ رہتا
ہے۔ اُس سے جاکر ملاقات کرو۔ ہم نے اُس کو

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through
Whatsapp +92-348-8709449.

اپنا علم عطا کیا ہؤا ہے۔ اور اُس کی نشانی یہ
ہے۔ کہ جب تو اُسکے قریب پُہنچیگا ۔ تو ایک
چیز بھول جاویگا۔ حضرت موسےٰؑ حضرت یوسفؑ
کے پوتے کے بیٹے یوشعؑ کو جو اِن کا شاگرد تھا۔
ساتھ لیا۔ اور دونوں اُس طرف روانہ ہوئے ۔ اور
ایک بھُونی ہوئی مچھلی کھانے کے واسطے ساتھ
لی۔ جب مجمع البحرین کے پاس پہنچے۔ تو وہاں
پانی کے کنارے پر ایک پتھر پڑا ہوا تھا۔ اُس پر
بیٹھ گئے۔ پھر حضرت موسےٰؑ سو گئے۔ اور حضرت
یوشع نے وضو کیا ۔ اور ایک قطرہ پانی کا اُس بھُونی
ہوئی مچھلی پر گرا۔ چونکہ وہ آب حیات تھا۔ فوراً
زندہ ہوکر پانی میں چلی گئی۔ حضرت یوشعؑ حیران
ہوئے۔ کہ یہ کیا معاملہ ہوگیا۔ جب حضرت موسےٰؑ
جاگے تو یوشعؑ کو اِس سے آگاہ کرنا یاد نہ رہا۔ پھر آگے
چلدئے۔ جب تھوڑی دُور گئے۔ تو حضرت موسےٰؑ۔
نے فرمایا۔ اے یوشعؑ ہم سفر کے باعث تھک گئے۔
اور بھُوک بھی لگ گئی ہے۔ لاؤ کھانا کھائیں ۔
تب حضرت یوشعؑ نے بتلایا۔ کہ اِس طرح مچھلی تو
دریا میں چلی گئی تھی۔ اور شیطان نے مجھے بہکایا

کہ میں نے آپ کے آگے اُس کا ذکر نہ کیا۔ حضرت موسےٰؑ
نے فرمایا ہم اُسی جگہ کی تلاش میں تھے۔ پھر اُلٹے
پاؤں پھرے ۔ تو حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا۔
آگے جاکر السلام علیکم کہا۔ اُنہوں نے فرمایا ۔
وعلیکم السلام اے موسےٰؑ۔ موسےٰؑ حیران ہوئے۔ کہ
اِن کو میرا نام کیونکر معلوم ہؤا۔ آخر بیٹھ گئے ۔
اور کہنے لگے ۔ مَیں وہ علم سیکھنے آیا ہوں ۔ جو
خدا تعالےٰ نے آپکو سکھلایا ہے۔ حضرت خضرؑ
نے فرمایا۔ اے موسےٰؑ تیرے میں اتنی طاقت نہیں
کہ میرے کاموں کو دیکھ کر صبر کرسکے۔ اِس واسطے
تیرا یہ سوال بے فائدہ ہے۔ حضرت موسےٰؑ نے فرمایا۔
انشاء اللہ تعالےٰ میں صبر کروں گا۔ اور تیرے
حکم کی نافرمانی نہیں کرونگا۔ آخر دونو اکٹھے چلے۔
راستہ میں غریبوں کی ایک کشتی دیکھی۔ حضرت خضرؑ
نے اُس پر ایک پتھر مار کر توڑ ڈالی۔ حضرت موسےٰؑ
نے فرمایا اے ہے بیچارے غریبوں کی کشتی کیوں
توڑ دی۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا۔ مَیں تجھ سے
پہلے ہی کہہ چکا تھا۔ کہ تُو صبر نہیں کرسکیگا۔ حضرت
موسےٰؑ نے فرمایا۔ خیر مَیں بھول گیا۔ معاف کیجئے۔

پھر ایسا نہیں ہوگا۔ آگے چلے تو راستہ میں
ایک خوبصورت لڑکا کھیل رہا تھا۔ حضرت خضرؑ
نے اُس کو دونو پاؤں سے پکڑ زمین پر دے مارا۔
وہ اُسی وقت مرگیا۔ حضرت موسےٰؑ سے نہ رہا گیا۔
کہنے لگے۔ اے خضرؑ یہ تُونے بُرا کام کیا کہ بیگناہ
کو مار ڈالا۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا پھر وہی پہلی
بات کی۔ مینے اِسی واسطے کہا تھا۔ کہ تو صبر نہیں
کرسکیگا۔ موسےٰؑ کہنے لگے۔ کہ اچھا اگر اب کی بار
میں کچھ پُوچھوں۔ تو مجھے ساتھ نہ لے جانا۔ آگے
چل کر ایک گاؤں میں پہنچے۔ لوگوں سے کھانا مانگا
مگر کسی نے نہ دیا۔ وہاں ایک دیوار گرنے کو تھی۔
دونو اُس کو بنانے لگ گئے۔ جب وہ دیوار درست
کرچکے۔ تو حضرت موسےٰؑ نے فرمایا۔ کہ اِن لوگوں نے
ہمیں کھانا تو نہیں کھلایا۔ چلو اب اس دیوار بنانے
کی مزدوری ہی لے لیں۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا
کہ اب تیرا اور میرا اکٹھا رہنا مشکل ہے۔ میں اِن
تین کاموں کی حقیقت بتلاتا ہوں۔ جن پر تُو
صبر نہیں کرسکا۔ مینے کشتی تو اِس واسطے توڑ ڈالی
کہ ایک ظالم بادشاہ تمام کشتیاں پکڑ رہا تھا۔ مینے

سوچا۔ اِس طرح کی ٹوٹی ہوئی دیکھ کر چھوڑ جائیگا۔
یہ غریب ایک دن میں درست کرلینگے۔ لڑکے کو
اِس واسطے مار ڈالا۔ کہ اگر وہ زندہ رہتا۔ تو بڑا
بے ایمان ہوتا۔ اور اپنے ماں باپ کو جو بڑے
دیندار اور نیک ہیں۔ تنگ کرتا۔ اِس واسطے اُس
کو مار ڈالا۔ کہ خداتعالےٰ نے اُن کو اِس کے عوض
نیکوکار لڑکا عطا فرمائیگا۔ اور دیوار اِس واسطے
بنائی ہے۔ کہ اِس کے نیچے خزانہ تھا۔ اور دیوار
کے مالک نابالغ بچے تھے۔ اگر درست نہ کی جاتی۔
تو گر جاتی اور لوگ سارا خزانہ لوٹ لے جاتے۔
جس وقت بڑے ہونگے۔ خود بخود دیوار کو گرا
کر بنا دینگے۔ اور اپنا مال لے لینگے۔ مینے یہ تمام
کام اپنے ارادہ سے نہیں کئے۔ بلکہ مجھے خداتعالیٰ
کا حکم ہوتا تھا۔ اب حضرت موسےٰ علیہ السلام
کے دل سے وہ خیال جاتا رہا۔ اور کہنے لگے۔ کہ
مینے صرف ہمکلامی کا فخر کیا تھا۔ یہاں مجھے کچھ
پتہ ہی نہیں لگا۔ کہ کیا معاملہ ہو رہا ہے۔

کہتے ہیں۔ جب فرعون کی ہلاکت کے بعد حضرت
موسےٰؑ میں نبوت اور سلطنت جمع ہوئی۔ تو خداتعالیٰ

کا حکم ہؤا۔ کہ اریحا کی طرف جاکر قوم عمالقہ سے
لڑائی کرکے اُن کو بیت المقدس سے نکال دو۔
موسےٰ علیہ السلام بارہ۱۲ فوجیں لے کر نکلے ۔
مگر اِن کی یہ حالت تھی۔ کہ اُس وقت کھانے
پینے کو بھی کچھ نہ تھا۔ بلکہ راستہ میں اسرائیلی
اِن کو باری باری کھانا دیتے تھے۔ ایک روز
ایک جگہ جس شخص کی کھانا کھلانے کی باری تھی
وہ کھانا نہ لایا۔ حضرت موسےٰؑ کو سخت بھوک لگی۔
ناچار روکر کہنے لگے۔ کہ پروردگارا مَیں اِس طرح
باری باری کھانا کھانے سے ذلیل ہو رہا ہوں۔
حکم ہؤا۔ کہ ہم نے نیکوکاروں کی روزی ہمیشہ
بیہودہ لوگوں کے ہاتھ میں ہی رکھی ہے۔ خیر جس
وقت حضرت موسےٰؑ کو اریحا اور ایلیا جانے کا
حکم ہؤا تھا۔ وہاں قوم عمالقہ جو کہ بڑے ظالم اور
زور آور تھی۔ سکونت پذیر تھی۔ وہاں جاکر حضرت
موسےٰؑ نے اُن لوگوں کا پتہ لینے کے واسطے اپنی
فوج سے چند آدمی روانہ کئے۔ تاکہ معلوم کریں
کہ وہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ اور اُن کو کس طرح
مطیع کیا جاوے۔ اِن کی پہلے پہل ایک شخص سے

ملاقات ہوئی۔ جو بہت بڑے قد کا تھا اسکا نام عوج بن عنق تھا۔
جب اُس نے اِن کو دیکھا۔ تو سب کو ایک ہاتھ
سے پکڑ کر گھر میں لے گیا۔ اور اپنی عورت کے
پاس پھینک دیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ یہ لوگ ہمارے
ساتھ جنگ کرنے آئے ہیں۔ کیا ہم اِن کو چھوڑ
دیں۔ یا یہیں رکھ لیں۔ عورت نے کہا۔ اِن کو
چھوڑ دے۔ تاکہ اپنی قوم میں جاکر سارا حال
بیان کریں۔ پھر اُس نے ایک انار دیا۔ جس
کا وزن بارہ۱۲ سیر تھا۔ کہا کہ آدھا کھا لو۔
اور آدھا اپنی قوم میں لے جاؤ۔ وہ خلاصی پاکر
لشکر میں واپس آئے اور تمام ماجرا بیان کیا۔
تمام لوگ ڈر گئے۔ اُس وقت فرشتوں نے
ایک پہاڑ بلند کیا۔ اور ہُدہُد نے اُس میں چونچ
مار کر سوراخ کر دیا۔ حضرت موسےٰؑ کو معلوم ہؤا
کہ ہم بھی اِسی طرح سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔
آخر عوج کی طرف گئے۔ اور عوج بن عنق کو
مار ڈالا۔ جب لوگوں نے اِس کے قد کو دیکھا۔
کہ بیس۲۰ گز تک صرف اِس کی ایڑی ہی ہے
تو بہت ڈرے۔ اور کہنے لگے۔ کہ ہم ایسی قوم

سے کس طرح لڑائی کرسکتے ہیں۔ حضرت موسےٰ
نے فرمایا۔ کہ تم کو فتح ہوگی۔ انہوں نے کہا۔ کہ
تو اپنے خدا کو ساتھ لے جا۔ ہم تو یہیں بیٹھینگے۔
آگے نہیں جاوینگے۔ حضرت موسےٰؑ نے اُن کے حق
میں بددعا کی۔ خدا تعالےٰ کا حکم ہؤا۔ کہ یہ لوگ
اِسی جنگل میں چالیس سال تک پھرتے رہینگے۔
اِن کو گھر کا راستہ نہیں ملیگا۔ کہتے ہیں۔ وہ
واپس جانے کے واسطے دن بھر چلتے رہتے۔ جب
رات کو کسی جگہ ڈیرہ لگاتے اور سو جاتے۔ تو علے
الصباح وہی جگہ ہوتی جہاں سے کل صبح کے وقت
چلے تھے۔ اِسی طرح چالیس برس گزر گئے۔ اِس
جنگل کے اندر ایک کنواں تھا۔ جس کا پانی موسےٰ
علیہ السلام کی قوم پیتی تھی۔ وہ کنواں خشک ہوگیا
تو بنی اسرائیل پیاسے مرنے لگے۔ حضرت موسےٰؑ
کو حکم ہؤا۔ کہ اپنا عاصا پتھر پر مارو۔ ہم اُس
سے پانی جاری کر دینگے۔ جب انہوں نے عاصا مارا
تو اُس سے باراں چشمے پھوٹ نکلے۔ ہر ایک گروہ
نے ایک ایک سوت سے پانی پیا۔ پھر اپنے چار پائے
بھوک کے سبب کھا چکے۔ تو حضرت موسےٰؑ سے

کہا کہ ہم بھوکے مر جائینگے۔ خدا تعالےٰ نے اُن
کے واسطے مَن و سلوے نازل فرمایا۔ مَن تو ایک
برف جیسی چیز رات کو پڑتی۔ اور جم کر مٹھائی سی لذیذ
بن جاتی۔ اور سلوے جانور جیسے آتے۔ جب اُن کو
پکڑتے۔ تو بھونا ہؤا گوشت ہوتا۔ حضرت موسےٰؑ
نے فرمایا۔ کہ جتنا کھانا ہو کھا لینا۔ ذخیرہ نہ کرنا۔
مگر انہوں نے چھپا کر رکھنا شروع کیا۔ اسواسطے
وہ دونو چیزیں بدبودار اور گندہ ہو جاتیں۔ کتنی مدت تک
وہ مَن و سلوے کھاتے رہے۔ آخر ہر روز ایک ہی
کھانا کھاتے تنگ آگئے۔ تو حضرت موسےٰ علیہ السلام
سے کہنے لگے۔ اے موسےٰؑ ہم ایک کھانے پر صبر
نہیں کرسکتے۔ تو اپنے پروردگار سے دعا مانگ۔ کہ
زمین سے اُگی ہوئی چیزیں (جیسے ساگ پات۔
ککڑی۔ کھیرا۔ اور گیہوں۔ تھوم۔ پیاز۔ مسور)
ہم کو دے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا
کیا تم اچھی چیز کو بُری چیز سے بدلنا چاہتے ہو۔
جاؤ شہر میں چلے جاؤ۔ وہاں تم کو یہ سب چیزیں
مل جائینگی۔ پس وہ سست ہوگئے۔ اور لڑائی
کے لائق نہ رہے۔ اور اُن پر خدا تعالےٰ کا غضب

نازل ہوا۔ پھر حکم ہوا۔ کہ شہر کے دروازہ پر جاؤ۔ تو سجدہ کرنا۔ اور حِطَّتہٌ کہنا۔ تو خداوند تعالےٰ تمہارے گناہ معاف کر دیگا۔ اُنہوں نے بر خلاف اِس کے چوتڑوں کے بل چلنا شروع کیا۔ اور بجائے حِطَّتہٌ کے حِنطَتہٌ (جس کے معنے گیہوں کے ہیں) کہنے لگے۔ پس اُن پر عذابِ الٰہی نازل ہوا۔ آخر کار موسےٰؑ نے اریحا کو فتح کر لیا۔ اور بیت المقدس کو اُس قوم سے پاک کر دیا۔ پھر حضرت موسےٰؑ نے حضرت یوشعؑ کو اپنا نائب بنایا۔ اور اُسی جنگل میں فوت ہوئے۔ خدا تعالےٰ نے حضرت یوشعؑ کو پیغمبری عطا فرمائی ؞

حِصّہ دوم

پندرھویں فصل

قصّۂ حضرت الیاس علیہ السّلام

حضرت الیاس علیہ السّلام حضرت موسےٰؑ کے بھائی ہارونؑ کی نسل سے تھے۔ شہر جیک میں لوگ بت پرستی کرتے تھے۔ چنانچہ ایک بُت جس کا نام بَعل تھا بنایا ہوا تھا۔ اور اُس کی پُوجا کرتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے حضرت الیاس علیہ السّلام کو اُن کی طرف پیغمبر کرکے بھیجا تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ اُس بُت کے چار سو خدمتگار تھے۔ اور چونکہ وہ اندر سے کھوکھلہ تھا۔ اِس واسطے

؎ حضرت الیاس علیہ السلام کا قصّہ سورہ صٰفٰت میں مذکور ہے۔

شیطان علیہ اللعنتہ اِس کے اندر بیٹھ گیا- اور لوگوں سے کلام کرنے لگا- اُن کا بادشاہ بھی بت پرست تھا- حضرت الیاس علیہ السلام ہر چند ایمان کی طرف رہنمائی کرتے- مگر اُن کو کچھ اثر نہ ہوتا- وہاں کے بادشاہ کے ہاں ایک عورت تھی کہ جب وہ بادشاہ کسی طرف جاتا- تو اُس کو اپنا نائب السلطنت بنا جاتا- وہ رعایا پر حکومت کرتی- اُس نے کتنے ہی پیغمبروں کو مروایا تھا- حضرت یحییٰؑ کو بھی اُسی نے مروایا تھا- اُس نے بنی اسرائیل سے سات خاوند کئے تھے- اور سب کو مروا ڈالا تھا- تاہم اُس کے ستّر بیٹے تھے- اور اب وہ نہایت بوڑھی ہوگئی تھی- اِس بادشاہ کے ہمسایہ میں ایک نیک آدمی ایماندار کا ایک باغ تھا- جس سے اپنی گذر اوقات کیا کرتا تھا- بادشاہ اس کو ہمسایہ سمجھ کر اُس کی رعایت کرتا- یہ مکارہ عورت کسی حیلہ سے اُس کو قتل کرانا چاہتی تھی- مگر بادشاہ اُس کو قتل سے بچاتا تھا- اتفاقاً وہ بادشاہ کسی دوسرے ملک میں گیا ہوُا تھا- اور اُس عورت کو نائب کر گیا

تھا- اب اُس کو موقع مل گیا- اُس نے چند آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا کر یہ صلاح کی- کہ تم سب نے یہ گواہی دینا- کہ اِس شخص نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں- اُس وقت شاہی قانون یہ تھا- کہ اگر کوئی بادشاہ کو گالیاں دیتا- تو اُس کو قتل کر دیا جاتا- پھر اُس مرد صالح کو کہا- کہ تو نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں- اُس نے انکار کیا- اُس بدکار نے گواہوں کو طلب کیا- اُنہوں نے کہا- کہ بیشک اِس نے گالیاں دی ہیں- اس واسطے اُس کو مروا ڈالا- اور اُس کا باغ ضبط کر لیا- جب بادشاہ سفر سے واپس آیا- تو عورت نے یہ واقعہ اُس کے آگے بیان کیا- بادشاہ نے اُس کو ناپسند کیا- عورت نے کہا- کہ میں نے یہ کام تمہارے واسطے کیا ہے- آخر بادشاہ بھی چپ ہو رہا- پس خدا تعالیٰ نے حضرت الیاسؑ کو اِس بادشاہ اور قوم کی طرف بھیجا- کہ اگر بادشاہ اور عورت اِس کام سے توبہ نہ کرینگے- اور اُس کا باغ اُس کے وارثوں کو نہ دیدینگے- تو دونو کو ہلاک کرونگا- اور لاشیں اسی باغ میں ڈال دونگا- تاکہ اُن کا گوشت اور

ہڈیاں وغیرہ اِس باغ کے کام آئیں۔جب بادشاہ
نے یہ بات سُنی۔تو اُس کے غضب کی آگ بھڑک
اُٹھی۔ اور کہنے لگا۔کہ اے الیاسؑ جس دین کو
تو بُرا کہتا ہے۔مَیں اُس میں کوئی عیب نہیں
دیکھتا۔ بلکہ جن بادشاہوں نے اِن کی پوجا کی ہے۔
دولت سے مالا مال ہو گئے۔ اور کوئی نقصان نہ اُٹھایا۔
پھر حضرت الیاسؑ کو سزا دینے کی ٹھانی۔تو وہاں
سے نکل کر ایک پہاڑ پر جو نہایت دشوار گزار تھا
چڑھ گئے۔ اور وہاں ڈرتے ڈرتے جنگل میں پھرتے
اور درختوں کے پتّے وغیرہ کھا کر گزارہ کرتے۔ہرچند
اُس نے اِن کی تلاش کی۔ مگر کہیں پتہ نہ لگا۔
جب سات سال اِسی طرح گذر گئے۔تو خدا تعالےٰ
کا حکم ہؤا۔کہ اب اُن کے سامنے ظاہر ہو جاؤ۔
اِنہی ایّام میں بادشاہ کا بیٹا سخت بیمار ہوگیا۔
حتّٰے کہ بادشاہ اس کی صحت سے نا امید ہوگیا۔
اُس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے شیطان کو بعل کے
اندر جانے سے روک دیا۔کہتے ہیں۔ اس بادشاہ
نے چار سو نبی بعل کے خدمتگار مقرر کئے ہوئے
تھے۔ اُن کو کہا۔کہ تم بعل کے آگے عرض کرو۔

کہ اِس لڑکے کو شفا دیوے۔اُنہوں نے کہا۔کہ
وہ تجھ پر ناراض ہے۔اُس نے کہا کس واسطے
مَیں تو اُس کی پُوجا کرتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا
چونکہ تُونے الیاسؑ کو قتل نہیں کیا۔اِس واسطے
ناراض ہے۔اُس نے کہا۔چونکہ میرا لڑکا بیمار
ہے۔ میں اُس طرف لگا ہؤا ہوں۔
اگر وہ اچھّا ہو جاوے۔تو اُس کو تلاش کرکے
مار ڈالونگا۔ پھر اُس نے جاسوس بھیجے۔کہ جاکر
الیاسؑ کی تلاش کریں۔کئی دفعہ گئے۔مگر عذاب
میں مبتلا ہوئے۔آخر حکم الٰہی سے ایک دفعہ جنگل
میں دیکھ لیا۔تب حضرت الیاسؑ نے کہا۔کہ خدا
تعالےٰ فرماتا ہے۔کہ بادشاہ کو کہدو۔کہ میں اِس
تیرے لڑکے کو ہلاک کرونگا۔تم اُس خداؑ کی عبادت
کیوں نہیں کرتے۔ جس نے تم کو پیدا کیا اور وہ کہتا ہے
میں رزق دیتا ہوں۔زندہ رکھتا اور مار ڈالنا میرے اختیار
میں ہے۔ یہ بُت کچھ بھی کر نہیں سکتے جب اُنہوں نے
حضرت الیاسؑ سے یہ کلمات سُنے۔تو جاکر بادشاہ
کو خبر دی۔ وہ کہنے لگا۔کہ جب تک الیاسؑ زندہ
ہے۔ ہم اپنی حیاتی کا مزہ نہیں لے سکتے۔ اور

سوائے فریب وحیلہ کے ہم اُس کے ساتھ بسر
نہیں آسکتے۔ کسی حیلہ سے اُس کو مار ڈالنا چاہیئے۔
اُس نے پچاش زور آور آدمی اُسکی طرف روانہ
کئے۔ کہ تم اُس کو جاکر کہو۔ کہ ہم تجھ پر ایمان
رکھتے ہیں۔ جب اِس دھوکے سے تمہارے پاس
آوے۔ تو اُس کو پکڑ لینا۔ وہ اُس پہاڑ پر گئے
جہاں حضرت الیاسؑ کا پتہ لگا تھا۔ اور اِدھر اُدھر
منتفرق ہو گئے۔ اور پُکارنے لگے۔ کہ اے اللہ کے
نبی ہم تجھ پر ایمان لائے ہیں۔ تُو ہمارے سامنے
آجا۔ اور ہم کو اپنے دیدار سے مشرف کردے۔
ہم ہی تجھ پر ایمان نہیں لائے۔ بلکہ ہمارا تمام
ملک تجھ کو پیغمبر برحق ماننے لگا ہے۔ جب حضرت
الیاس علیہ السّلام نے اُن کی آواز سنی۔ تو دل میں
اُن کے ایمان لانے کا خیال کیا۔ کہ شاید ایماندار
ہوگئے ہونگے۔ مگر پھر دل میں اضطراب سا پیدا
ہوا تھا۔ اِس واسطے دعا مانگی۔ کہ پروردگارا اگر
یہ لوگ واقعی ایماندار ہیں۔ تو مجھے حکم فرما۔ کہ
اُن کی ملاقات کروں۔ اور اگر جھوٹے ہیں۔ تو
اُن پر جلانے والی آگ بھیج کر اُن کو تباہ کردے۔

فوراً آگ آئی۔ اور وہ سب ہلاک ہوگئے۔ جب
بادشاہ کو خبر ہوئی۔ تو اَور آدمی بھیجدئے۔ تاکہ
الیاسؑ کا بندوبست کریں۔ اُنہوں نے بھی
پہلے گروہ کی طرح آوازیں لگائیں۔ اور حضرت
الیاسؑ نے پہلے کی طرح دعا مانگی۔ اور اُن کو
بھی آگ جلا گئی۔ پھر بادشاہ نے یہ تجویز نکالی۔
کہ اِس کا ایک وزیر تھا۔ جو کہ حضرت الیاسؑ
پر ایمان رکھتا تھا۔ اُس کو کہا کہ ہم سب جان
چکے ہیں۔ کہ حضرت الیاسؑ سچے پیغمبر ہیں۔ اور ہم
اُس کے ہاتھ پر ایمان لانا چاہتے ہیں۔ اگر
تُو جاوے۔ اور اُن کو ساتھ لاوے۔ تو میں ممنون
ہونگا۔ وہ وزیر گیا۔ اور پہاڑ پر جاکر حضرت الیاسؑ
کو بُلایا۔ حضرت جبرائیلؑ نے آکر حضرت الیاسؑ
سے کہا۔ کہ جاکر اِس نیکوکار ایماندار سے
ملاقات کرو۔ اور نئے سرے سے اِس سے بیعت
لو۔ حضرت الیاسؑ نے آکر اُس سے ملاقات
کی۔ اور حال دریافت کیا۔ اُس نے کہا۔ کہ
اُس ظالم نے مجھ کو آپ کی طرف بھیجا ہے۔
اور یہ یہ پیغام دیا ہے۔ اگر آپ نہ گئے۔

تو وہ مجھے مار ڈالے گا۔ البتہ میں اقرار کرتا ہوں
کہ آپ جس طرح فرماویں گے۔ میں اُسی طرح
کرونگا۔ اور ہر حال میں آپ کے ہمراہ رہونگا۔
اُسی وقت حضرت جبرائیلؑ تشریف لائے۔ اور
فرمایا۔ کہ اگر آپ نہ جاوینگے۔ تو اِس کو متہم کریگا
اور سزا دیگا۔ آپ بے شک چلے جائیں۔ اور
ہم تم دونو کے محافظ ہیں۔ نیز ہم اُس کے
بیٹے کو مار دینگے۔ اُس کے غم کے باعث تم کو
تکلیف نہیں دیگا۔ اُس نے خداتعالےٰ کے
حکم کی تعمیل کی۔ اور اُن کو کسی نے کچھ نہ کہا۔
حضرت الیاس علیہ السلام شہر میں آئے۔ اور
ایک اسرائیلی عورت کے گھر جا چھپے۔ چھ مہینے
اُس کے گھر رہے۔ وہاں رہتے رہتے بہت
دل تنگ ہوئے۔ آخر پھر اپنے پہاڑی مکان
میں چلے گئے۔ اِنہیں ایام میں حضرت یونسؑ
پیدا ہوئے۔ جب دودھ چھوڑا تو فوت ہو گئے۔
ان کی والدہ حضرت الیاسؑ کی تلاش میں نکلی
اور اُن سے ملاقات کی۔ اور کہا اے نبی اللہ
ایک ہی فرزند تھا۔ وہ بھی فوت ہو گیا ہے۔

آپ دعا فرماویں۔ کہ خداتعالےٰ اُس کو پھر زندہ
کردے۔ الیاسؑ نے فرمایا۔ مجھے خداتعالےٰ نے
ایسے کاموں کی اجازت نہیں دی۔ عورت نے
بہت عجز و نیاز سے کہا۔ تو حضرت الیاسؑ اُس
کی انکساری دیکھ کر مہربان ہوئے اور اُس
کے ساتھ چل دئے۔ اب اُس کو مرے سات دن
ہو چکے تھے۔ اور وہاں پہنچنے تک سات دن اور
لگ گئے۔ حضرت الیاسؑ نے وضو کیا اور دعا
مانگی۔ لڑکا فوراً زندہ ہو گیا۔ حضرت الیاسؑ وہاں
سے نکل آئے۔ اور اپنے پہاڑی پر جا پہنچے۔ خدا
تعالےٰ کا حکم ہؤا۔ کہ تو ایسا کیوں خوف کرتا
ہے۔ تو جو کچھ چاہتا ہے۔ ہم دینے کو تیار ہیں۔
حضرت الیاس علیہ السلام نے کہا۔ کہ موت چاہتا
ہوں۔ تب حکم ہؤا۔ کہ موت کے سوا کوئی اور
چیز مانگ لے۔ حضرت الیاس علیہ السلام نے کہا
کہ زمین کو میرے قبضہ میں کردے۔ تاکہ سات
برس تک میرے حکم کے سوا کوئی چیز پیدا
نہ ہو۔ خدا تعالےٰ نے منظور فرمایا۔ اور لوگ
تین سال تک سخت قحط میں مبتلا رہے۔ ایک

روز ایک عورت کے پاس سے گذرے۔ اُس کو کہا
کہ تمہارے پاس کوئی کھانا ہے۔ اُس نے کہا ہاں
آٹا اور روغن زیتون ہے۔ پس وہ لائی۔ تو حضرت
الیاسؑ نے اُن کو ہاتھ لگایا۔ آٹے اور روغن کے
برتن بھر گئے۔ اُس کے ہمسایوں نے دیکھا۔ تو
پوچھا۔ کہ تو نے اتنا آٹا اور روغن زیتون کہاں
سے لیا ہے۔ اُس نے کہا ایک نیکوکار آدمی آیا
تھا۔ اُس کی برکت سے مجھے دونو چیزیں ملی
ہیں۔ انہوں نے معلوم کیا۔ کہ وہ حضرت الیاسؑ
ہی ہوگا۔ وہ اُس کی تلاش میں نکلے۔ تو حضرت
الیاسؑ ایک بنی اسرائیلی عورت کے گھر پناہ
گزین ہوئے۔ جو کہ حضرت الیسعؑ نبی کی والدہ
تھی۔ اُسوقت وہ بیمار تھا۔ حضرت الیاسؑ کی دعا
سے اچھا ہوگیا۔ پس حضرت الیسعؑ نے ان
کی پیروی کی۔ اور جہاں حضرت الیاسؑ جاتے
یہ بھی اُن کے ہمراہ ہوتے۔ پھر حضرت الیاسؑ
خدا تعالےٰ کے حکم سے اُن لوگوں کے پاس
آئے۔ اور کہا کہ یہ تمام سختی اعمال کا نتیجہ ہے۔
اگر تم کو کچھ شک ہو۔ تو باہر چلو۔ تم بھی کسی

کام کے واسطے اپنے معبودوں سے دعا مانگو۔ اور
مَیں بھی کسی کام کے واسطے مانگونگا۔ جس کی دعا
قبول ہوئی وہ سچا ہوگا۔ پس سب شہر سے باہر
نکلے۔ اور اپنے اپنے بتوں سے بارش کے واسطے
دعا کی۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہؤا۔ پھر حضرت الیاسؑ
نے دعا مانگی۔ تو خدا تعالےٰ نے مینہ برسایا۔ پھر
بھی نالائق کفار انکار میں بڑھتے گئے۔ پھر حضرت
الیاسؑ نے دعا مانگی۔ کہ خداوندا اِن پر عذاب
نازل فرما۔ اور ہمیں حکم دے۔ کہ کس طرف کو
جاویں۔ حکم ہؤا کہ فلاں جگہ چلے جانا۔ اور جو
چیز وہاں ملے اُس پر سوار ہونا۔ وہاں ایک آتشی
رنگ گھوڑا ظاہر ہؤا۔ حضرت الیاس علیہ السلام
اُس پر سوار ہولئے۔ تو وہ اُنکو لے چلا۔ الیسعؑ نے پکارا
آپ مجھے اکیلا چھوڑ چلے ہیں۔ پس اپنی چادر
اُن کی طرف ڈال دی۔ کہ میں نے تجھے اپنا خلیفہ
بنایا ہے۔ اب حضرت الیاس علیہ السلام آسمان
پر اور زمین پر آجا سکتے ہیں۔ اور جس طرح
خضرؑ پانی کے مؤکل ہیں۔ اسی طرح حضرت الیاسؑ
خشکی کے مؤکل ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ حج کے موقع پر

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through Whatsapp +92-348-8709449.

اعراف میں ہمیشہ اُن دونو کی ملاقات ہوتی ہے۔ اور رمضان شریف کے روزے بیت المقدس میں رکھتے ہیں ؂

سولھویں فصل

قصۂ حضرت یونس علیہ السلام[1]

جب شہر نینوہ کے لوگ شرک و فسق میں گرفتار تھے۔ تو خداوند تعالےٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو خلعت رسالت دے کر اُن کی ہدایت کے واسطے بھیجا۔ مدت تک اُن کو نصیحت کرتے رہے۔ مگر اُن کو کچھ اثر نہ ہؤا۔ بلکہ یونسؑ کو تکلیف پہنچاتے تھے۔ آخر کار یونسؑ اُن سے تنگ آ گئے۔ اور خدا تعالےٰ کی جناب میں عرض کی۔ کہ

[1] حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ قرآن شریف میں مندرجۂ ذیل سورتوں میں بیان ہؤا ہے۔ یونس ۔ انبیا ۔ الصٰفٰت ۔ القلم ؂

اے پروردگار اِس میری قوم نے میری تکذیب کی۔ اور ہدایت کی طرف نہیں آتے۔ تو اِن پر عذاب نازل کر۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ چالیس دن تک اپنے گھروں میں آرام کر لیں۔ پھر اِن پر عذاب نازل ہوگا۔ تو تمام لوگوں کو خبر دیدے۔ یونس علیہ السلام نے سب لوگوں کو خبر دیدی۔ اور آپ ایک پہاڑ کی غار میں جاکر چھُپ رہے۔ جب چالیسواں روز ہؤا۔ تو خدا تعالےٰ نے دوزخ کے مالک نام فرشتہ کو حکم دیا۔ کہ اِس قوم کے واسطے ایک جَو کے برابر دوزخ کی آگ پہنچا دے۔ اُس نے فوراً تعمیل کی۔ اور آگ نے دھواں اور چنگاریاں بن کر شہر کو گھیر لیا۔ جب لوگوں نے یہ حال دیکھا۔ تو بادشاہ کے پاس گئے۔ اُس نے کہا۔ کہ جس عذاب کی یونس علیہ السلام نے خبر دی تھی۔ یہ وہی عذاب ہے۔ یونس علیہ السلام کی تلاش کرو اور التجا کرو۔ کہ خدا تعالےٰ عذاب سے ہم کو نجات دے۔ مگر یونسؑ اُن کو کہیں نہ ملے۔ پھر بادشاہ نے کہا۔ کہ اب سچے دل سے اُس خدا

تعالیٰ کی درگاہ میں التجا کریں۔ جس کی طرف
ہم کو حضرت یونس علیہ السلام بُلاتے تھے۔ بیشک
وہ ہمیں اِس عذاب سے بچائیگا۔ پھر بادشاہ
اور تمام لوگ چھوٹے۔ بڑے۔ بوڑھے۔ جوان ننگے
سر اور ننگے پاؤں ٹاٹ کے کپڑے پہنے ہوئے نہایت
عاجزی سے جنگل کی طرف نکلے۔ اور گریہ وزاری
کرکے نہایت عاجزی سے خدا تبارک کی درگاہ میں
دعا مانگی۔ کہ پروردگارا ہم نے مان لیا۔ کہ حضرت
یونس علیہ السّلام تیرا سچّا نبی اور بیشک تُو بھی
سچّا مالک ہے۔ تُو غریبوں کی فریاد سننے والا اور
گناہگاروں کے گناہ معاف کرنے والا ہے۔ بیشک
ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ تُو ہم پر رحم فرما۔
کیونکہ تیرے بغیر کوئی فریاد رس نہیں ہے۔
یکم ذی الحج سے محرم کی دس تاریخ تک جو جمعے
کا روز کا برابر اِسی طرح دعائیں مانگتے۔ اور
گریہ وزاری کرتے رہے۔ خدا تعالےٰ نے اُن کی
دعا قبول فرمائی۔ اور وہ عذاب دُور ہؤا۔ اور
نظر عنایت کی۔ جس سے اُن کو نہایت خوشی
وخرمی حاصل ہوئی۔ چالیس دن کے بعد حضرت

یونس علیہ السّلام غار سے باہر نکلے۔ تاکہ دیکھیں
کہ قوم کا کیا حال ہؤا۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ اُن
پر کوئی عذاب نازل نہیں ہؤا۔ بلکہ پہلے سے
بھی زیادہ خوشحال اور شادان ہیں۔ خیال کیا۔
کہ اگر میں شہر میں داخل ہؤا۔ تو لوگ مجھے جھوٹا
جانینگے۔ اور شاید مار ڈالیں۔ یہ خیال کرکے
وہاں سے بھاگے۔ اُن کے ساتھ اُن کی بیوی اور
دو لڑکے تھے۔ راستہ میں دریا آیا کنارہ پر کھڑے
تھے۔ کہ ایک لہر دریا سے اُٹھی۔ اور اِن کی عورت
کو بہا لے گئی۔ اور چھوٹا لڑکا بھیڑیا کھا گیا۔
تاجر کشتی میں مال لاد کر چلنے کو تھے۔ کہ حضرت
یونس علیہ السّلام بھی اُن کے پاس پہنچ گئے۔
اور اُس پر سوار ہوئے۔ جب کشتی منجھ دھار
میں پہنچی۔ تو ڈگمگانے لگی۔ لوگ کہنے لگے۔ کہ کشتی
میں کوئی غلام ہے۔ جو کہ اپنے مالک کی اجازت
کے بغیر بھاگ کر آیا ہے۔ اور اُس زمانہ میں یہ
رسم تھی۔ کہ جو غلام بھاگ کر کشتی میں جاتا۔
اُس کو پکڑ کر دریا میں ڈال دیتے۔ پھر کشتی
چلنے لگتی۔ حضرت یونس علیہ السّلام نے فرمایا۔

کہ میں ہی غلام ہوں۔ جو کہ اپنے حقیقی مالک کی
اجازت کے بغیر بھاگ آیا ہوں۔ لوگوں نے کہا۔
آپ تو ایسے نہیں۔ کوئی اور شخص ہوگا۔ آخر
قرعہ ڈالا گیا۔ تو یونس علیہ السلام کے نام کا
نکلا۔ تب اُنہوں نے آپ کو پکڑ کر دریا میں
ڈال دیا۔ خدا کے حکم سے ایک مچھلی مُنہ کھولے
بیٹھی تھی۔ اُس کے مُنہ میں چلے گئے۔ وہ مچھلی
پانی سے منہ باہر نکالے حضرت یونسؑ کو ہوا
پہنچاتی چلی جاتی تھی۔ اور سات دریاؤں میں اُن
کو لے کر پھری۔ یونس علیہ السلام اُس کے
پیٹ میں خدا تعالیٰ کو یاد کرتے تھے۔ اور جب
یہ آیت پڑھی۔ کہ (لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِیْن) کہ اے خدا تو پاک ہے۔ تیرے بغیر
کوئی معبود نہیں۔ اور میں گناہگار ہوں۔ تو خدا
تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول فرمائی۔ اور اُس مچھلی
کے پیٹ کے اندر ہی معراج ہؤا۔ اور احکام
الٰہی تلقین ہوئے۔ پھر مچھلی نے اُن کو دریا کے
کنارے پر اُگل دیا۔ چونکہ اُن کا چمڑا گل چکا
تھا۔ اور دنیا کی کوئی ہوش نہ تھی۔ جب دُھوپ

لگنے لگی۔ تو خدا تعالیٰ نے اُن پر کدو کی بیل اُگائی
اور اُس کے پتّوں کے سایہ میں دھوپ سے بچے
رہے۔ اور ایک نیل گائے کو خدا کا حکم ہؤا۔
کہ جا کر میرے پیغمبر کو دودھ پلایا کر۔ چنانچہ وہ
ہر دو وقت آتی۔ اور دودھ پلاتی۔ جب چمڑا
درست ہؤا۔ اور ذرا طاقت آئی۔ تو سوگئے۔
جب سورج کی تپش پہنچی۔ تو جاگ اُٹھے۔ دیکھا
تو کدو کی بیل سوکھی ہوئی ہے۔ بہت غمناک ہوئے
حضرت جبرائیلؑ نے آکر کہا۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا
ہے۔ تونے میرے کتنے ہزار بندوں کے واسطے
موت کی دعا مانگی۔ تو ملول نہ ہؤا۔ اب ایک کدو
کی بیل کے واسطے اِس قدر ملول ہوتا ہے۔
پھر خدا تعالیٰ نے اُن کو نینوہ میں جانے کا
حکم دیا۔ جب لوگوں کو اُن کے آنے
کی خبر پہنچی۔ تو بادشاہ معہ رعیت استقبال کے
واسطے آیا۔ اور نئے سرے سے ایمان لائے۔
اور حضرت یونس علیہ السّلام اُن کو وعظ و
نصیحت سناتے۔ حتّٰی کہ اِس دنیا ناپائدار سے
رخصت ہوئے۔ اِن کی قبر کوفہ میں ہے *

۱۷

ستارھویں فصل

قصۂ حضرت داؤد علیہ السلام[1]

حضرت داؤد علیہ السلام نویں پشت میں یہودا بن یعقوب کو ملتے ہیں۔ قوم عمالقہ سے ایک بادشاہ تھا۔ جس کا نام جالوت تھا۔ اُس نے بنی اسرائیل کو سخت تکلیف پہنچا رکھی تھی۔ بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر سے جن کا نام اسموئیل تھا۔ کہا کہ ہمارے درمیان کسی کو بادشاہ مقرر کرو۔ تا کہ ہم دین کی خاطر جالوت کافر سے جنگ کریں۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ اگر تم کو جہاد کا حکم دیا جاوے تو شاید لڑائی کے لئے نہ جاؤ۔ بنی اسرائیل نے کہا۔ جب کہ اُنھوں نے ہم کو سخت تکلیف دی ہے۔

[1] حضرت داؤد علیہ السلام کا قصہ قرآن شریف کی مندرجۂ ذیل سورتوں میں مذکور ہے۔ بقرہ۔ انبیاء۔ نمل۔ سبا۔ صٓ +

اور ہمیں گھر بار اور بال بچوں سے جُدا کر دیا ہے۔ تو کس واسطے اُن کے ساتھ لڑنے میں سُستی کرینگے۔ اسموئیل نے کہا۔ کہ اچھا خدا کی طرف سے تم کو لڑائی کرنے کا حکم ہؤا ہے۔ اور بادشاہ بنانے کے واسطے خداتعالےٰ کی طرف سے اسموئیلؑ کو ایک عاصا اور روغن کا برتن ملا۔ کہ جس شخص کے آتے روغن جوش مارے اور یہ عاصا اُس کے قد کے برابر آوے۔ اُس کو بادشاہ بنایا جاوے۔ تمام لوگ باری باری اسموئیلؑ کے پاس آنے لگے۔ کسی کے واسطے روغن جوش کھاتا۔ مگر عصا برابر نہ آتا۔ اور کسی کے واسطے عصا برابر آتا۔ مگر روغن جوش نہ کھاتا۔ اور کسی کے واسطے دونو کام نہونے۔ آخر ایک شخص آیا۔ جو قوم کا سقہ تھا۔ اور جس کا نام ثناؤل تھا۔ مگر لوگ اُس کو لمبا قد ہونے کے سبب طالوت کہتے تھے۔ اُس کے آتے سے روغن نے جوش مارا اور عصا اُس کے قد کے برابر ہؤا۔ حضرت اسموئیلؑ نے کہا۔ کہ لو اِس کو بادشاہ بنایا گیا ہے۔ تمام سردار حیران ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ یہ

بادشاہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس کی جد میں
کبھی کوئی بادشاہ نہیں ہوا۔ اور نہ کوئی خاندانی
آدمی ہے۔ اور ہم یہودا کی اولاد سے خاندانی ہیں۔
نیز یہ مالدار بھی نہیں ہے۔ اس کی نسبت ہم زیادہ
لائق ہیں۔ حضرت اسموئیلؑ نے فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ
نے اس کو پسند کیا ہے۔ اور تمہاری نسبت اس
کی علمی اور جسمی طاقت زیادہ ہے۔ اور ملک کا
بادشاہ بنانا خدا کے اختیار میں ہے۔ نیز اس کی
بادشاہی کی علامت یہ بھی ہے۔ کہ تم کو ایک
صندوق (تابوت سکینہ) ملیگا۔ جس کے اندر حضرت
موسےٰ علیہ السلام کی نعلین۔ ہارون علیہ السلام
کا عمامہ۔ اور ترنجبین کا ٹکڑا ہوگا۔ یہ صندوق
بنی اسرائیل سے قوم عمالقہ لے گئی تھی۔ مگر جہاں
لے جاتے۔ وہاں کوئی نہ کوئی آفت آسمانی۔ یا
ارضی لاحق ہوتی۔ انہوں نے منحوس خیال کر کے
اس کو ایک گندی جگہ دفن کر دیا تھا۔ فرشتے
وہاں سے اٹھا کر حضرت اسموئیل کے پاس لے آئے۔
جب وہ صندوق ملا۔ تو بنی اسرائیل سب کے سب
مطیع و فرمانبردار ہو گئے۔ اور ستر ہزار آدمی طالوت

کے ساتھ چلے۔ اس وقت ہوا تیز اور سخت
گرم تھی۔ اور اسموئیلؑ نے تمام لوگوں کو کہہ دیا تھا
کہ خدا تعالےٰ تم کو ایک نہر پر آزمائیگا۔ یعنی
تم کو اسے عبور کرنے کے موقعہ پر سخت پیاس
لگیگی۔ جو شخص پیٹ بھر کر پیئیگا۔ وہ میرے
تابعداروں سے خارج ہوگا۔ البتہ ہاتھ سے چلو
بھر کر پینے سے کچھ مضائقہ نہیں۔ جب وہاں
پہنچے۔ تو اکثر لوگوں نے پیٹ بھر کر پی لیا۔ اور
تھوڑے لوگوں نے چلو بھر پیا۔ کہتے ہیں۔ یہ صرف
تین ۳۱۳ سو تیراں آدمی تھے۔ بہت پینے والوں کو
پیاس زیادہ ہوئی۔ اور ان کے ہونٹ کالے
ہو گئے۔ اور جس قدر پانی پیتے گئے پیاس زیادہ
ہوتی گئی۔ جب سامنے جالوت کا لشکر دیکھا۔ تو
ڈر گئے۔ اور کئی آدمی پیچھے ہٹ گئے۔ اب صرف
وہی تین ۳۱۳ سو تیراں آدمی رہ گئے۔ وہ کہنے لگے۔ کہ کئی
دفعہ ایسا ہوا ہے۔ کہ تھوڑے آدمی بہتوں پر
فتح پا گئے ہیں۔ حضرت داؤدؑ کا باپ بھی معہ
چھ بیٹوں کے طالوت کے لشکر میں موجود تھا۔
حضرت داؤدؑ سب سے چھوٹے تھے اور بکریاں

چرایا کرتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے اسموئیل ؑ کو حکم
بھیجا۔ کہ جالوت علیہ اللعنۃ داؤد ؑ کے ہاتھ سے
مریگا۔ اِسی واسطے اُن کو بُلوایا گیا۔ راستہ میں تین
پتّھروں نے داؤد ؑ سے کہا۔ کہ ہمارے ساتھ
جالوت کو مار ڈالنا۔ اُنہوں نے وہ پتّھر اُٹھا
لئے۔ اور طالوت کے لشکر میں جا داخل ہوئے۔
داؤد ؑ نے وہ پتھر گوپھیا میں رکھ کر مارے۔
جالوت کے سر پر لگا۔ اور خود پارہ پارہ ہوگیا
اور سر ٹوٹ گیا۔ اور اُس کا تمام لشکر بھاگ
گیا۔ طالوت نے شرط کی تھی۔ کہ جو شخص جالوت
کو مارے گا۔ میں اپنی لڑکی اُسے بیاہ دونگا۔
اور آدھا ملک بھی دیدونگا۔ اب اُس نے ایفاء
وعدہ کیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام بادشاہ ہوئے
اور عدل و انصاف کرنے لگے۔ خدا تعالےٰ نے
اُن کو کتاب زبور عنایت فرمائی۔ جس میں صرف
خدا تعالےٰ کی حمد و ثنا تھی۔ اور باقی احکام
توریت کے برتے جاتے تھے۔ حضرت داؤد ؑ
نہایت خوش الحان تھے۔ جس وقت زبور
پڑھتے۔ پرندے بھی ارد گرد آ بیٹھتے۔ اور

کئی پرندے اسی خوشی میں مر جاتے +
ایک روز حضرت جبرائیل ؑ نے آکر کہا۔ کہ
خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے
کھانا کھایا کرو۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے
جواب دیا کہ کیا کروں۔ اُنہوں نے کہا کہ
لوہے سے زرہ بنایا کرو۔ چنانچہ یہی کام کرنے لگے۔
اور جب لوہے کو ہاتھ میں لیتے۔ وہ موم کی
طرح نرم ہو جاتا۔ جس طرف چاہتے اُس کو
موڑ لیتے۔ آخر زندگی تک اِسی کی کمائی کھاتے
رہے۔ اِن کی ننانوے عورتیں تھیں۔ ایک عورت
جس کی منگنی دوسرے شخص کے ساتھ ہو چکی تھی۔
اُس سے شادی کرنی چاہی۔ جب اُس کے
لواحقین نے منظور نہ کیا۔ تو جبراً نکاح کیا گیا۔
انصافِ رعیت اور عبادت کے واسطے تقسیم اوقات
تھی۔ ہر ایک کا انصاف کرتے۔ اور عبادت میں
مشغول رہتے۔ ایک روز اپنے محل کے اوپر تھے
کہ اچانک دو شخص ان کے پاس چلے آئے۔
حضرت داؤد ؑ بہت ڈرے۔ کہ یہ بلا اجازت
کیونکر چلے آئے ہیں۔ اور کسی چوکیدار وغیرہ نے

ان کو نہیں روکا۔ اُنہوں نے کہا۔ ہم ایک
مسئلہ پوچھنے اور انصاف کرانے آئے ہیں۔ حضرت
داؤد علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ کہو کیا بات ہے۔
ایک نے کہا۔ یہ میرا دینی بھائی ہے۔ اِس کے
پاس ننانویں ۹۹ دُنبیاں ہیں۔ اور میرے پاس صرف
ایک دُنبی ہے۔ اِس نے مجھے کہا۔ کہ یہ بھی مجھے
دیدو۔ جب مینے دینے سے انکار کیا۔ تو اِس نے
جبراً لے لی۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا۔
کہ اگر ایسا ہی ہؤا ہے۔ تو اِس نے بہت بُرا
کام کیا ہے۔ وہ فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے ۔۔
اور غائب ہو گئے۔ یہ حضرت جبرائیلؑ اور میکائیلؑ
تھے۔ حضرت داؤدؑ نے جب یہ ماجرا دیکھا۔ تو
اپنی بات یاد آئی۔ بہت پچھتائے۔ اور رونا
شروع کیا۔ کئی سال تک روتے رہے۔ جب
معافی ہوئی۔

ایک زنجیر آسمان سے زمین تک عدالت میں
لٹکتی تھی۔ جب کوئی مجرم آتا۔ تو اُس کی عدالت
اِس طرح پر ہوتی۔ کہ اس زنجیر کو ہاتھ
لگاوے۔ اگر سچّا ہوتا۔ تو زنجیر پکڑ لیتا۔ اور

اگر جھوٹا ہوتا۔ تو زنجیر تک ہاتھ نہ پہنچتا۔ جو
بیمار اُس کو ہاتھ لگاتا اچھا ہو جاتا۔ جب کوئی
بُرا واقعہ مثلاً چوری وغیرہ ہوتی۔ تو وہ زنجیر
آواز کرتی۔ کہ فلاں شخص نے یہ کام کیا ہے۔
یہ زنجیر حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد بھی
ویسا ہی کام دیتی رہی۔ ایک دفعہ ایک شخص
نے کسی دوسرے شخص کے پاس قیمتی موتی
امانت رکھا۔ جب اُس نے مانگا۔ تو اِس نے
انکار کیا۔ اب دونو اُس زنجیر کے پاس آئے۔
اِس شخص نے کہا۔ کہ اگر واقعی تیری امانت
میرے پاس ہے۔ تو اِس زنجیر کو ہاتھ لگاؤ۔
اُس نے فوراً ہاتھ لگا دیا۔ اِس . . . . .
نے اپنے ہاتھ کی چھڑی میں وہ موتی چھپایا ہؤا
تھا۔ جب وہ زنجیر کو ہاتھ لگانے لگا۔ تو اُس
موتی کے مالک کو کہنے لگا۔ کہ تو میری چھڑی کو
پکڑ رکھ۔ میں ہاتھ لگاتا ہوں۔ اُس نے چھڑی
پکڑ لی۔ پھر اُس نے زنجیر کے پاس جاکر کہا
کہ اے زنجیر اگر میں سچ کہتا ہوں۔ تو تو میرے
ہاتھ میں آجا۔ مینے اِس شخص کی امانت واپس

وے دی ہے۔ اور یہ مجھ پر دعوےٰ کرتا ہے۔
چونکہ وہ موتی اُس چھڑی میں تھا۔ اور وہ
چھڑی اِس وقت اُس کے ہاتھ میں تھی۔
تو گویا اُس کی امانت اُس کو مل گئی تھی ۔
اِس واسطے اِس نے فوراً زنجیر کو ہاتھ میں پکڑ
لیا۔ اب لوگ کہنے لگے۔ کہ مدعی اور مدعا علیہ دونو
کے ہاتھ میں زنجیر آگئی ہے۔ اب اِس میں تاثیر
نہیں رہی ۔ اِس واسطے اُس کی قدر نہ کرتے۔
پس خدا تعالےٰ نے اس کو اُٹھا لیا +

حضرت داؤد علیہ السّلام کے زمانہ میں جمعہ
کا دن عبادت کے واسطے مقرر تھا۔ مگر ان کی
قوم نے بجائے جمعہ کے ہفتہ کا دن عبادت کے
واسطے مقرر کر لیا۔ اب خدا تعالےٰ نے اِن کو
مبتلا کیا ۔ کہ ہفتے کے روز دریا میں بہت مچھلیاں
آتی تھیں۔ (اور اُن کو حکم تھا۔ کہ اِس دن
مچھلی کا شکار نہ کرنا)۔ اور باقی دنوں میں کوئی
مچھلی نہ آتی۔ اب اُنہوں نے خدا تعالےٰ کے
حکم کے برخلاف یہ بندوبست کیا ۔ کہ دوسرے
دنوں میں ایک دن شکار نہ کرتے اور ہفتہ کے

روز کر لیتے۔ جب داؤد علیہ السّلام نے اُن
کو منع کیا۔ تو اُنہوں نے یہ حیلہ بنایا۔ کہ دریا
سے نہر نکالی۔ اور اِس کے آگے ایک حوض تعمیر
کیا۔ ہفتے کے روز اس دریا سے نہر کو چھوڑ دیتے
وہ حوض بھر جاتا اور ساتھ ہی مچھلیاں بھی
آ جاتی۔ پھر وہ راستہ بند کر دیتے۔ اور ہفتے
کے سوا باقی تمام دنوں میں اُس سے شکار کرتے۔
اور وہاں تین قسم کے لوگ ہوگئے۔ ایک تو اُن
کو منع کرنے والے۔ دوسرے مچھلیاں پکڑنے
والے۔ تیسرے وہ جو کہ نہ خود پکڑتے اور نہ
منع کرتے۔ منع کرنے والے لوگوں نے اپنے
اور اُن کے درمیان دیوار بنا دی۔ کہ ایک دوسرے
کی طرف نظر بھی نہ پڑے۔ ایک روز منع کرنے والوں نے اُن
کا کوئی نہ دیکھا۔ خیال کیا۔ کہ سارے کے سارے
کہاں چلے گئے۔ جب ایک شخص نے جاکر دیکھا
تو سارے بندروں کی صورت بنے ہوئے تھے۔
بعض لکھتے ہیں۔ کہ چھوٹے بندر اور بڑے
خنزیروں کی شکل بنے ہوئے تھے۔ تین دن
کے بعد اُن پر ایک ہوا چلی۔ اور سب ہلاک

ہو گئے +

حضرت داؤد علیہ السلام کا بیٹا سلیمانؑ عدالت کے دروازے پر کھڑا رہتا - جب مدعی اور مدعا علیہ فیصلہ کرا کر باہر نکلتے - تو سلیمانؑ اُن سے مقدمہ کے فیصلہ کی بابت معلوم کرتے - ایک دن دو شخص ایک کسان اور دوسرا ابالی (بکریاں چرانے والا) عدالت میں آئے - کسان نے کہا - کہ یہ شخص میرا ہمسایہ ہے - اِس کی بکریاں میرے کھیت میں آئیں - اور جو کچھ بویا ہوا تھا - سب کھا گئیں - حضرت داؤد علیہ السلام نے ابالی سے پوچھا - کیا یہ بات ٹھیک ہے - اُس نے کہا - ہاں بے شک ایسا ہی ہوا ہے - حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا - کہ بکریاں کسان کو دیدے - کیونکہ اس کے کھیت کی قیمت بکریوں کی قیمت کے برابر ہے - جب وہ باہر آئے - تو سلیمانؑ اُن کا فیصلہ سن کر اندر باپ کے پاس چلے گئے - اُس وقت اِن کی عمر تیراں سال کی تھی - جا کر کہا - کہ یہ فیصلہ ٹھیک نہیں - حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا اور کس طرح

ہونا چاہیئے - سلیمان نے کہا - کہ کسان کو بکریاں تب تک دینی چاہئیں - جب تک کھیتی اس قدر ہووے - جس قدر پہلے تھی - اور ابالی اسکی خدمت کرے - یعنے پانی وغیرہ دے - اور خبر گیری کرتا رہے - بعد ازاں اپنی بکریاں لے جاوے - اور کسان دودھ وغیرہ سے نفع حاصل کرے اور بکریوں کی خدمت کرے - حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا - کہ بے شک یہی فیصلہ ہونا چاہیئے - چنانچہ اُن دونو کو بلا کر فیصلہ دوبارہ حسب تجویز سلیمانؑ سُنایا گیا +

اٹھارھویں فصل

قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام[1]

کہتے ہیں - حضرت داؤد علیہ السلام کے انیس[19] لڑکے تھے - اور سب کے سب سلطنت کے دعویدار ۱۶

[1] حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ قرآن مجید میں سورہ مندرجہ ذیل میں مذکور ہے - بقرہ - نساء - نمل - سبا +

تھے۔جب حضرت داؤد علیہ السلام قریب المرگ
ہوئے۔تو خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک صندوق
آیا۔اور حضرت جبرائیلؑ نے حضرت داؤدؑ کو کہا
کہ جونسا تیرا بیٹا یہ بتلادے۔کہ اِس میں فلاں
فلاں چیز ہے۔اُس کو ملک کا وارث بنانا۔کوئی
نہ بتلا سکا۔تو سلیمانؑ نے کہا۔کہ میں بتلاتا ہوں۔
اِس میں ایک انگوٹھی ہے۔اور ایک چابک
اور ایک خط ہے۔جب صندوق کو کھولا۔تو
وُہی چیزیں نکلیں۔پھر جبرائیلؑ نے فرمایا۔کہ
یہ انگوٹھی بہشت کی ہے۔جو شخص اِس کو ہاتھ
میں پہنے گا جو کچھ مانگیگا۔مل جاویگا۔اور یہ چابک
دوزخ سے ہے۔جو شخص حکم نہ مانیگا۔یہ خود
بخود سزا دیگا۔اور اِس خط میں پانچ مسئلے ہیں
ان تمام بیٹوں سے اُن کا جواب لو +

پہلا۔سب سے نزدیک کونسی چیز ہے۔اور
دور کونسی +

دوسرا۔کونسی دو چیزوں میں زیادہ محبت
ہوتی ہے۔اور کونسی چیز ہے۔جس سے
زیادہ نفرت ہوتی ہے +

تیسرا۔کونسی دو چیزیں قائم ہیں۔اور کونسی
دو چیزیں بدلتی رہتی ہیں +

چوتھا۔کونسے دو دشمن ہیں +

پانچواں۔کونسا کام ہے۔جس کا انجام
خراب ہوتا ہے۔اور کون سا کام ہے۔جس
کا انجام اچھا ہوتا ہے +

سوائے سلیمان علیہ السلام کے کسی نے جواب نہ
دیا۔سلیمانؑ نے فرمایا۔کہ پہلے سوال کا جواب یہ
ہے۔کہ نزدیک چیز آخرت ہے۔اور دُور جو گذر
چکی ہے۔دوسرے کا جواب۔جسم اور روح کی
زیادہ محبت ہے۔اور جس بدن میں روح
نہیں ہوتی۔اُس سے بہت وحشت و نفرت ہوتی
ہے+تیسرے کا۔قائم زمین و آسمان اور بدلنے
والے دن رات ہیں+چوتھا جواب۔موت اور
حیاتی دو دشمن ہیں+پانچواں۔غصہ کے وقت
جلدی کرنے کا انجام خراب ہوتا ہے۔اور غصہ
کے وقت بُردباری کا انجام اچھا ہوتا ہے +

آخر حضرت سلیمان علیہ السلام نے تخت پر
جلوس فرمایا۔اور اُس انگوٹھی کو اُنگلی میں ڈال

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through
Whatsapp +92-348-8709449.

لیا۔ اُسی وقت تمام پرندے صف باندھ کر سر
پر سایہ کرنے لگے۔ اور جنگلی وحشی اور جن و
انسان تابعدار ہوئے۔ اور تمام دنیا کے بادشاہ
ہو گئے۔ تمام پرندوں کی بولی سمجھ لیتے۔ اور
تمام وحشی اور درندے جو کلام کرتے وہ سمجھ
لیتے۔ اور خدا تعالٰے نے ہوا کو بھی اِن کا فرمانبردار
کیا تھا۔ اور جو کچھ کہتے تھے۔ دیو بھی مانتے تھے۔
اور جو نہ مانتے اُن کو قید کر دیا جاتا۔ اور یمن
کے قریب ایک چشمہ پگھلے ہوئے تانبے کا نکلا۔
ہر مہینہ میں تین دن تک جاری رہتا۔ اِس
سے جو کچھ چاہتے بنا لیتے۔ دیو حضرت سلیمان
علیہ السلام کے واسطے قلعے بناتے اور فرشتوں
اور انبیا کی عبادت کی حالت کی تصویریں بناتے
تاکہ لوگ عبادت کا طریقہ جان لیں۔ شیشہ کے
ہزار گھر بنوائے ہوئے تھے۔ جن میں اُن کی
تین سو منکوحہ اور سات سو کنیزک رہا کرتی تھی۔
. . . . . اور ہزار دریائی گھوڑے تھے۔ جن
کا عصر کے بعد ملاحظہ کیا کرتے تھے +
ایک دن عصر کے وقت اُن کو دیکھتے رہے۔

اور نماز قضا ہو گئی۔ سورج غروب ہو گیا۔ نماز
یاد آئی۔ تو بہت افسوس کیا۔ اور سورج کے
موکل فرشتے کو کہا۔ کہ سورج کو واپس لے آ۔
تاکہ مَیں نماز ادا کر لوں۔ سورج واپس آیا اور
حضرت سلیمان علیہ السلام نے نماز ادا کی۔ اور
تمام گھوڑے خدا کی راہ میں قُربان کر دئے۔
اُس وقت گھوڑے کا گوشت حلال تھا +
ہوا اِن کا تخت لے کر صبح کو ایک مہینہ کا
راستہ اور شام کو ایک مہینہ کا راستہ طے کرتی۔
اور دیو اِن کے لشکر کے واسطے بڑے بڑے کاسے
بناتے کہ ایک کاسہ سے ہزار آدمی کھانا کھاتے۔
اور ہزار دیگ بنائی گئی تھی۔ ہر ایک دیگ میں
دس اونٹ ڈالے جا سکتے تھے۔ ہر روز ہزار دیگ
پکائی جاتی تھی۔ جو کچھ پکایا جاتا۔ خدا تعالٰے کی
راہ میں دے دیتے۔ اور آپ روزہ رکھتے +
ایک دن ملک شام سے صبح کی نماز پڑھ کر
نکلے۔ اور یمن کی طرف جانے کا ارادہ کیا۔
حتےٰ کہ چیونٹیوں کے جنگل میں پہنچے۔ اُن کی
رانی ایک چیونٹی تھی۔ جس کا قد بھیڑئے کے

برابر تھا۔ بعضوں نے اُس کا نام منذودہ لکھا
ہے۔ اُس نے اپنے تمام لشکر اور رعیت کو کہا۔
کہ اپنے اپنے بلوں میں گھُس جاؤ۔ ایسا نہ ہو
کہ تم کو سلیمانؑ اور اُس کا لشکر پامال کردے۔
تین میل کا فاصلہ تھا۔ ہوا نے فوراً سلیمانؑ
کو اُس کی آواز پہنچا دی۔ کہ چیونٹی یہ بات
کہتی ہے۔ حضرت سلیمانؑ اُس کی بات سے ہنس
پڑے۔ اور جب وہاں پہنچے۔ تو اُس کو اپنے پاس
بلوایا۔ اور کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں۔ کہ میرا
لشکر کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اُس نے کہا۔ یہ
تو میں بخوبی جانتی ہوں۔ مگر بادشاہ کا فرض
ہے۔ کہ اپنی رعیت کو متنبہ کردے۔ پھر سلیمانؑ
نے فرمایا۔ کہ میرا لشکر تو ہوا میں اُڑتا جاتا تھا
تیری رعیت پامال کیونکر ہو جاتی۔ اُس نے کہا
درست بات ہے۔ مگر مجھے خیال ہوا۔ کہ شاید
آپ کے لشکر کی طرف اِن کا خیال ہو جاوے۔
اور یاد الٰہی سے بے خبر ہو جاویں۔ اور قہرِ
الٰہی نازل ہو۔ پھر سلیمانؑ آگے جا کر جنگل میں
پہنچے۔ نماز کا وقت ہوا۔ مگر کہیں پانی نہ تھا۔

ہُدہُد پانی کی خبر دیا کرتا تھا۔ وہ پانی کی خبر
لینے گیا۔ اور بہت دیر تک واپس نہ آیا۔ حضرت
سلیمان علیہ السلام نہایت خفا ہوئے۔ اور فرمایا
کہ اگر اُس نے واپس آکر کوئی معقول وجہ دیر
کرنے کی بیان نہ کی۔ تو مَیں اُس کو مار ڈالونگا۔
اب ہُدہُد کا حال سُنیئے۔ کہ جب وہ پانی کی
تلاش کے واسطے اُوپر اُڑا۔ تو اُس کو ملکِ سبا
کی رانی بلقیس کا باغ نظر آیا۔ اُسی طرف چلا
گیا۔ وہاں ایک دوسرا ہُدہُد تھا۔ جو اُسی باغ
میں رہا کرتا تھا۔ اُس نے اِس سے پُوچھا۔
کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ اِس نے کہا۔ کہ مَیں
حضرت سلیمانؑ بن داؤدؑ کے لشکر کے ساتھ
ہوں۔ اُس نے کہا کہ سلیمان کون ہے۔ اِس
نے کہا اللہ تعالےٰ کا نبی اور جن و انسان کا
بادشاہ ہے۔ پھر اُس نے کہا۔ تُو کہاں سے
آیا ہے۔ اُس نے کہا۔ میں یہاں کا رہنے
والا ہوں۔ یہ ملک رانی بلقیس کا ہے۔ چل میں
تجھے سارا سیر کراؤں۔ اس نے کہا میں ڈرتا
ہوں۔ کہ کہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی

نماز کو دیر نہ ہو جائے- اُس نے کہا- کہ جب
تو اِس ملک کی خوشخبری لے جاویگا - تو وہ تجھ کو
سزا نہیں دیگا- پھر دونو اُس جگہ گئے - جہاں
بلقیس کا محل تھا- تمام جگہ دیکھ بھال لی- اور
عصر کے وقت واپس گیا- حضرت سلیمانؑ نے
غصّے ہوکر پُوچھا - کہ تو کہاں تھا- ہُدہُد نے
کہا - کہ مینے ایسی چیز دیکھی ہے- کہ آپ نے
کبھی نہیں دیکھی- مینے یمن کے اندر ایک شہر
دیکھا ہے - جس کا نام سَبا ہے- سلیمانؑ نے
پوچھا - کہ وہاں کا بادشاہ کون ہے- ہُدہُد نے
کہا- ایک عورت بلقیس وہاں بادشاہ ہے- اور
اُس کا عالی شان تخت ہے- بلقیس اور اُس
کی تمام فوج اور رعیّت سورج پرست ہیں -
خداتعالےٰ کی عبادت نہیں کرتے - شیطان نے
اُن کے اعمال تباہ کئے ہیں- سلیمان علیہ السّلام
نے فرمایا - کہ اچھّا تیری بات کا سچ جُھوٹ معلوم
کر لیتے ہیں- تُو میرا خط لے جا - اور جواب لا-
حضرت سلیمان علیہ السّلام نے خط میں لکھا-
کہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) یہ خط سلیمان بن داؤد

علیہ السّلام کی طرف سے بلقیس شاہزادی کی
طرف ہے- تم کو کیا ہے- کہ ایک خدا کی عبادت
نہیں کرتے- ہُدہُد نے وہ خط چونچ میں لیا- اور
چلدیا- اور بلقیس اُس وقت تخت پر سوئی
ہوئی تھی - - ہُدہُد نے جاکر وہ خط اُس کے سینے
پر رکھ دیا- اور آپ الگ ہوکر بیٹھ گیا- بلقیس
اس کے بوجھ سے کانپ اُٹھی - اور خط پکڑ
کر مطالعہ کیا- اور لکھا ہؤا پڑھا - کہ تم میرے
سامنے گردنکشی مت کرو - اور مسلمان ہو کر
میرے پاس آجاؤ- بلقیس نے اپنے وزیروں
کو بُولا کر کہا- کہ اِس طرح خط میرے پاس آیا
ہے- تمہاری اِس میں کیا رائے ہے- وہ کہنے لگے
کہ ہم بڑے زور آور ہیں- اور لڑاکے بھی ہیں-
ہمارا مقابلہ کون کر سکتا ہے- جب بلقیس نے
معلوم کیا - - کہ اِن کا ارادہ جنگ کرنے کا ہے-
تو کہنے لگی - - کہ میرا ارادہ لڑائی کرنے کا نہیں-
کیونکہ جب بادشاہ کسی ملک پر چڑھائی کرتے
ہیں- تو اُسی ملک کو تباہ کر دیتے ہیں- اور عزت
والوں کو ذلیل کرتے ہیں- مَیں اُس کی طرف

ہدیہ بھیجتی ہوں - اگر وہ واقعی پیغمبر ہے - تو ہدیہ
قبول نہ کریگا - اگر بادشاہ ہے - تو قبول کر لیگا -
اگر پیغمبر ہے - تو لڑائی کرنا عبث ہے - کیونکہ
کسی صورت سے ہمیں فتح نہ ہوگی - پھر اُس
نے کنیزکوں کو مردوں کا لباس پہنایا - اور غلاموں
کو عورتوں کے کپڑے اور زیور پہنا کر سجایا - اور
سونے چاندی کی اینٹیں اور جواہرات اور یاقوت
سے جڑاؤ تاج - اور کئی ناسفتہ موتی اور کئی ڈبے
عنبر کے ایک سپہ سالار کے ہمراہ کر دئے - اِن کے
پہنچنے سے پیشتر حضرت جبرائیل ؑ نے اُن کے ہدیہ
کا سارا حال بیان کر دیا - حضرت سلیمان ؑ نے
جنات سے سونے چاندی کی اینٹیں بنوا کر سات
فرسنگ تک فرش لگا دیا - مگر تھوڑی سی جگہ
چھوڑ دی - اور خوبصورت لونڈیاں اور غلام راستہ
پر کھڑے کر دئے - جب وہ آئے اور یہ فرش
دیکھا - تو اپنے ہدیہ کا خیال کر کے خود ہی شرمندے
ہوئے - جب وہ جگہ دیکھی جو خالی رکھی گئی تھی -
تو اس بات سے ڈرے کہ شاید ہم کو چوری کی
تہمت لگائی جائے - کہ یہ اینٹیں یہاں سے اُٹھائی

گئی ہیں - اِس واسطے اُنہوں نے چپکے سے وہ اینٹیں
وہاں رکھ دیں - جب حضرت سلیمان علیہ السلام
کے پیش ہوئے - تو اُن کو فرمایا - کہ کیا تم اپنے
ہدیہ کے سبب بڑے خوش ہوئے ہو - کہ ہم بہت
اعلےٰ چیزیں لائے ہیں - قاصد چُپکے واپس چلے گئے -
اور بلقیس کو کہا - کہ پیغمبر ؑ نے کہا ہے کہ تم اپنے
ہدیہ سے خوش ہو کر آئے تھے - ہمیں اُس کی
کوئی ضرورت نہیں - ہم ایسا لشکر لے کر آئینگے -
کہ جس کے مقابلہ کی تم کو طاقت نہ ہوگی - اُن
کے چلے جانے کے بعد حضرت سلیمان علیہ السّلام
نے کہا - کہ کون شخص بلقیس کے تخت کو اُس
کے اسلام لانے سے پیشتر لا سکتا ہے - کیونکہ
مسلمان ہونے کے بعد بلا اجازت اُس کو لانا
جائز نہ ہوگا - ایک جِن کہنے لگا - کہ میں عدالت
برخاست ہونے کے پیشتر لاؤنگا - کیونکہ مَیں
اُس کے لانے کی طاقت رکھتا ہوں - حضرت
سلیمان علیہ السّلام نے فرمایا - کہ میں اِس سے
بھی جلدی منگانا چاہتا ہوں - آصف نے جس کو
خدا تعالےٰ نے علم دیا ہُوا تھا - (اور سلیمان ؑ کا وزیر تھا)

کہا - کہ میں آنکھ جھپکنے سے پہلے لاتا ہوں - حضرت سلیمانؑ نے اُس کو اجازت دی - آصف نے دعا مانگی - بلقیس کا تخت زمین کے نیچے دھس گیا - اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے زمین سے فوراً باہر آیا - جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ تخت اپنے سامنے دیکھا - تو فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے - سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کی عقل آزمانے کے واسطے نوکروں کو حکم دیا - کہ اُس کا تخت دوسرے تخت سے بدل دو - اُنہوں نے ایسا ہی کیا - جب وہ بیدار ہوئی - اور اپنے آپ کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے دیکھا - تو حیران ہوئی - سلیمانؑ نے پُوچھا - کہ کیا یہ تیرا ہی تخت ہے - کہنے لگی - ویسا ہی معلوم ہوتا ہے - چونکہ جنات نے بلقیس کی بُری تعریف کی تھی اس واسطے حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ آزمائش کی تھی - ایک تو اُنہوں نے کہا تھا - کہ وہ بے وقوف ہے - اِس واسطے تخت والی آزمائش کی - دوسرے کہا تھا - کہ اُس کی پنڈلیوں پر بڑے

بڑے بال ہیں - اِس واسطے حکم دیا - کہ ایک مکان شیشے کا بنایا جاوے - اور فرش بھی شیشے کا ہو - اور اُس کے نیچے پانی چھوڑا جاوے - اور اُس میں مچھلیاں رکھی جاویں - جب ایسا محل تیار ہُوا صحن کے ایک طرف بلقیس کھڑی تھی - دوسری طرف حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیٹھ کر کہا - کہ سیدھی میری طرف چلی آ - جب وہ اُس شیشے کے صحن میں سے جس کے نیچے مچھلیاں بھی نظر آ رہی تھیں گذرنے لگی - تو اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھا لیا - حضرت سلیمان علیہ السلام نے معلوم کر لیا - کہ جنات کا کہنا غلط تھا - پنڈلیوں پر کوئی بال نہیں ہے - پھر بلقیس سے کہا - کہ یہ پانی نہیں ہے - بلکہ شیشے کا مکان ہے - اِس میں کپڑا اُٹھانے کی ضرورت نہیں - یونہی چلی آ - بلقیس نے کہا - پیشتر میں آفتاب پرست تھی - اب آپ پر ایمان لاتی ہوں - حضرت سلیمانؑ نے اُس سے نکاح کیا - اور اُس کو اپنے ملک میں بھیجدیا - ہر مہینہ میں ایک دفعہ وہاں جاتے - اور اُس سے اولاد بھی پیدا ہوئی +

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through Whatsapp +92-348-8709449.

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک کافر بادشاہ کو قتل کیا۔ اور اُس کی خوبصورت لڑکی ایمان لائی۔ تو سلیمانؑ نے اُس سے نکاح کیا۔ مگر وہ اپنے باپ کے قتل ہونے سے۔ ہمیشہ رویا کرتی تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُس کے باپ کی مورت بنوا کر اُس کو دیدی۔ پس وہ اپنے پاس رکھتی اور خفیہ طور پر اُس کے آگے سجدہ کرتی۔ آصف برخیا کو یہ بات بُری معلوم ہوئی۔ اور سلیمانؑ کو اطلاع دیکر مورت تڑوا دی +

حضرت سلیمان علیہ السّلام جب طہارت کرنے لگتے۔ تو انگوٹھی اُس لڑکے کو دیدیتے۔ جو اِس عورت سے تھا۔ ایک روز انگوٹھی اُس کو دی۔ تو ایک جن جس کا نام صخرہ تھا۔ سلیمان علیہ السّلام کی سی شکل بن کر آیا۔ اور وہ انگوٹھی اُس لڑکے سے لے گیا۔ اور اپنی انگلی میں ڈال لی۔ اور تخت پر بیٹھ گیا۔ فوراً اُس کے حکم کی تعمیل ہونے لگی۔ البتہ سلیمان علیہ السّلام کے گھر کے لوگ اُس کا حکم نہ مانتے۔ اور وہ تورات بھی پڑھ نہیں سکتا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام لوگوں کے دروازوں

پر جاتے۔ اور کہتے۔ کہ میں سلیمان ہوں۔ لوگ سنکر گالیاں دیتے۔ آخر کار ایک ماہی گیر کی نوکری کر لی۔ چالیس دن تک اُس کی خدمت کرتے رہے۔ آخر وہ جن ایک دن اُڑا اور انگوٹھی دریا میں گر گئی۔ اور اُس کو ایک مچھلی نے نگل لیا۔ جب حضرت سلیمانؑ مچھلیاں پکڑنے گئے۔ تو وہ مچھلی جال میں آ گئی۔ جب لاکر اُسے چیرا۔ تو اندر سے انگوٹھی نکل آئی۔ فوراً انگوٹھی پہن لی۔ اور خدا تعالیٰ کی درگاہ میں شکریہ ادا کیا +

کہتے ہیں۔ کہ بیت المقدس کی حضرت داؤد علیہ السّلام نے بنیاد رکھی تھی۔ جب اُن کا انتقال ہوگیا۔ تو سلیمان علیہ السّلام نے اُس کو مکمل کرایا۔ یہ بھی روایت ہے۔ کہ ایک سال کا کام باقی تھا۔ کہ حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے سلیمان علیہ السّلام کو فوت ہونے کی خبر دی۔ اُنھوں نے خیال کیا۔ کہ کسی طرح مسجد مکمل ہو جاتی۔ تو اچھا تھا۔ اِس واسطے اپنے راز داروں کو کہا۔ کہ جب میں فوت ہو جاؤں۔ تو کسی جن وغیرہ کو جو عمارت میں مشغول ہیں۔ خبر نہ کرنا۔ اور مجھے عاصا پر تکیہ لگائے کھڑا

رکھنا۔ جب اُن کا انتقال ہوُا۔ تو غسل دے کر عاصا پر تکیہ لگا دیا۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ اُن کو کھڑے ہوئے ہی موت آئی تھی۔ خیر ایک سال تک اِسی طرح کھڑے رہے۔ اور مسجد کا کام پُورا ہوگیا۔ اور کسی جن پری نے نظر اُٹھا کر نہ دیکھا۔ کہ کیا ماجرا ہے۔ ایک سال کے بعد ایک لکڑی خور کیڑے نے اُن کا عاصا کھانا شروع کر دیا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السّلام گِر گئے۔ جب جنّات نے یہ حال دیکھا۔ تو افسوس کرنے لگے۔ کہ اگر ہم کو یہ حال معلوم ہوتا۔ تو اِس عذاب میں کیوں مبتلا رہتے۔ جنّات فوراً پہاڑوں اور جنگلوں میں بھاگ گئے۔ پھر حضرت سلیمانؑ کو بیت المقدس ہی میں دفن کیا گیا۔

حضرت سلیمانؑ کے زمانہ میں شیطانوں نے کئی شعبدے لکھے۔ جن کے ذریعہ سے جاہل لوگوں کو راہ راست سے بہکاتے تھے۔ جب حضرت سلیمانؑ کو یہ حال معلوم ہوُا۔ تو وہ شعبدے منگا کر ایک صندوقچے میں بند کراکر تخت کے پائے کے نیچے دبوا دئے تھے۔ پھر سلیمان علیہ السلام کے

فوت ہونے کے بعد شیطانوں نے وہ صندوق نکالا اور لوگوں کو کہا۔ کہ لو سلیمان علیہ السّلام اِن شعبدوں کے ساتھ تم پر حکومت کر رہے تھے۔ کوئی پیغمبر نہ تھے۔ یہود اُن کو جادوگر کہنے لگے۔

اُنیسویں فصل [19]

قصّۂ حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السّلام[1]

حضرت زکریا علیہ السّلام حضرت سلیمانؑ کی اولاد سے تھے۔ لوگوں کو ہدایت کرتے اور بیت المقدس کے متوّلی تھے۔ جب اِن کی عمر ساٹھ سال کی ہوچکی تو ایک دن حضرت مریم علیہا السلام کو (جن کا قصّہ آگے بیان ہوگا۔) دیکھا۔ کہ نہایت عمدہ جنّتی کھانا

[1] حضرت زکریا علیہ السّلام اور حضرت یحییٰ علیہ السّلام کا قصّہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل سورتوں میں بیان ہوُا ہے۔ بقرہ۔ آلِ عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ مریم۔ انبیاء۔ مومنون۔ زخرف۔ حدید۔ صف۔

کھا رہی ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے پُوچھا۔
کہ یہ کہاں سے ملا۔ کہنے لگیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی
طرف سے فرشتے نے لاکر دیا ہے۔ اُن کے دل میں
خیال آیا۔ کہ جب خداوند تعالےٰ کو ایسی طاقت ہے
تو کیا وہ مجھے اولاد نہیں دے سکتا۔ اُسی وقت
دعا مانگی۔ کہ پروردگارا میں بوڑھا ہوگیا ہوں۔ تُو
اپنی عنایت سے مجھے وارث عطا کر۔ جب نماز ادا کر
رہے تھے۔ تو فرشتے نے آکر کہا۔ کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ
ہم تجھکو بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اُس کا نام
یحیےٰ رکھنا۔ زکریا علیہ السلام نے کہا۔ کہ میرے
ہاں بیٹا کیونکر پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ میں ساٹھ
برس کا بُوڑھا ہوں۔ اور میری عورت بُوڑھی
اور بانجھ ہے۔ فرشتے نے کہا۔ کہ جب خدا تعالےٰ
نے تجھے پیدا کر دیا ہے۔ جبکہ تو کچھ نہ تھا۔
تو اور کے پیدا کرنے کی طاقت بھی ویسے ہی
رکھتا ہے۔ جب زکریا علیہ السلام کو یقین ہوگیا۔
کہ بیشک خدا تعالےٰ بیٹا دیگا۔ تو کہا۔ بھلا کوئی نشانی
بھی بتلاویں۔ فرشتہ نے کہا نشانی یہ ہے۔ کہ تُو
تین دن تک لگاتار کسی کے ساتھ کلام نہیں

کرسکیگا۔ جو کام کسی سے کرانا ہوگا۔ وہ کام
اشارہ کرکے بتائے گا۔ پھر مسجد سے باہر آئے
تو لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔ پس اُن کی عورت
حاملہ ہوگئی۔ پھر جب اُس کے حمل کے تین دن
باقی رہ گئے۔ تو زکریا علیہ السلام بول نہ سکتے تھے۔
البتہ اشاروں سے باتیں کرتے تھے۔ پھر اُن کے
ہاں بیٹا پیدا ہوُا۔ اور اُس کا نام بموجب حکم خدا
تعالےٰ کے یحیےٰ رکھا +

حضرت یحیےٰ علیہ السلام بچپن سے ہی موٹے
کپڑے پہنتے تھے۔ اور عبادت میں سخت تکلیف
اُٹھاتے تھے۔ اور درگاہ باری میں رویا کرتے۔
کہتے ہیں۔ کہ روتے روتے اُن کے رخسارے کا گوشت
گل گیا۔ خدا تعالےٰ نے پھر ویسا ہی بنا دیا۔
پھر اِسی طرح گل گیا۔ اِسی طرح جب گل جاتا
تو نیا پیدا ہو جاتا۔ اِن کے برابر کوئی شخص دنیا
میں زاہد نہیں ہوُا +

حضرت زکریا علیہ السلام لوگوں کو وعظ و
نصیحت کرتے۔ مگر کفّار نہ مانتے۔ بلکہ ایک دفعہ
اُنہوں نے مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ حضرت زکریاؑ

اِن سے ڈر کر بھاگے۔ جہاں جاتے کفّار وہاں ہی پہنچتے۔
آخر ایک سرس (شربینہ) کے درخت کے پاس پہنچے۔
درخت نے کہا۔ اے زکریاء میرے اندر چلے آؤ۔
زکریا علیہ السلام اُس میں داخل ہو گئے۔ جب
کفّار وہاں پہنچے۔ تو حضرت زکریا علیہ السّلام
کو وہاں نہ دیکھا۔ شیطان نے آکر کہا۔ کہ اِس
درخت کے اندر چھپا ہؤا ہے۔ دیکھو یہ اُس کے
کپڑے کا دھاگہ باہر نظر آتا ہے۔ آرہ لاؤ اور
اِس درخت کو سر سے پاؤں تک چیر ڈالو۔ جب
وہ چیرنے لگے۔ اور آرہ سر تک پہنچا۔ تو حضرت
زکریا علیہ السلام نے آہ ماری۔ خدا تعالےٰ کا حکم
ہؤا۔ کہ اگر پھر تُونے آواز نکالی۔ تو تجھے پیغمبروں
کے گروہ سے نکال دیا جاویگا۔ تجھے یہ خبر نہ تھی۔
کہ تمام دنیا کا پناہ دینے والا میں ہی ہوں ۔

یحییٰ علیہ السّلام نے کوئی نکاح نہیں کیا تھا۔
اور نہایت باعصمت تھے۔ ایک دن ایک بنی اسرائیلی
عورت نے آکر مسئلہ پُوچھا۔ کہ میرے دوسرے
خاوند سے ایک لڑکی ہے۔ میں اپنے خاوند سے
اِس کا نکاح کرنا چاہتی ہوں۔ یحییٰ علیہ السّلام

نے جواب دیا۔ کہ یہ تو ناجائز ہے۔ اُس عورت
نے غصّہ ہوکر اپنے خاوند سے جاکر کہا۔ وہ شخص
اِس وقت بادشاہ تھا۔ اُس کے حکم سے سپاہی
یحییٰ علیہ السّلام کے گلے میں رسّا ڈال کر کھینچتے
ہوئے لائے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلا نے کہا۔
اگر آپ فرماویں۔ تو زمین کو شق کرکے اِن کو
تباہ کر دوں۔ حضرت یحییٰ علیہ السّلام نے فرمایا۔
میں خدا کے حکم پر راضی ہوں۔ جس طرح چاہے
کرے۔ اُنہوں نے حضرت یحییٰ علیہ السّلام
کا سر بدن سے جُدا کیا۔ کٹا ہؤا سر کہ رہا تھا۔
کہ عورت اپنی بیٹی کا شوہر سے نہیں نکاح
کرا سکتی۔ آخر عورت نے اپنے خاوند کے ساتھ
اس کا نکاح کر دیا۔ اور کسی کام کے لئے گھر
کی چھت پر چڑھ گئی۔ ہوا آئی۔ اور اُس کو
اُڑا کر جنگل میں ڈال دیا۔ ایک شیر نے آکر
اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ حضرت یحییٰ علیہ
السّلام کی عمر ۷۵ برس کی تھی۔ اور اُن کی قبر
جامع دمشق میں ہے ۔

بیسویں فصل

قصّۂ حضرتِ مریم اور عیسٰی علیہما السلام[۱]

حضرت مریمؑ کے باپ کا نام عمران تھا۔ اور اُن کی والدہ بڑی زاہدہ اور عابدہ تھی۔ جب وہ حاملہ ہوئی۔ تو اُس نے کہا اے پروردگار میں منت مانتی ہوں۔ کہ جو کچھ میں جنوں گی۔ اُس کو بیت المقدس کا مجاور بناؤنگی۔ جب حضرت مریم علیہا السلام پیدا ہوئیں۔ تو اُن کی والدہ کہنے لگی۔ کہ پروردگارا یہ تو لڑکی ہے۔ اور لڑکی لڑکے میں بہت فرق ہوتا ہے۔ اِن کے احکام جدا جدا ہوتے ہیں۔ اب میں اُس کو بیت المقدس کی مجاور کیطرح بناؤں۔ خدا تعالےٰ سے الہام ہؤا۔ کہ ہمیں معلوم ہے۔ کہ

۱؎ حضرت مریم اور عیسےٰ علیہ السلام کا قصہ مندرجہ ذیل سورتوں میں مذکور ہے۔ بقرہ۔ آل عمران۔ مائدہ۔ مریم ۔

لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ تو اپنی منت پوری کر۔ اُس زمانہ میں بیت المقدس میں حضرت زکریا علیہ السلام اور دوسرے کئی مجاور تھے۔ جب اِن کی والدہ اِن کو لے کر وہاں گئی۔ تو ہر ایک شخص اِس کی پرورش کرنی چاہتا۔ آخر کار قرعہ ڈالا گیا۔ تو حضرت زکریا علیہ السلام کے نام نکلا۔ انہوں نے حضرت مریمؑ کو ایک علیحدہ کوٹھری میں رکھا۔ اور اِن کے کھانے پینے کی خبر گیری کرتے رہے۔ جب اِن کی عمر نو سال کی ہوئی۔ تو تمام مجاورین مسجد سے عبادت میں بڑھ گئیں۔ خداوند تعالےٰ نے اُن کو پسندیدہ اخلاق و اطوار بنایا۔ اور حیض وغیرہ آلائشوں سے پاک و صاف رکھا۔

ایک دن تیرہ برس کی عمر میں غسل کی ضرورت ہوئی۔ تو مسجد سے مشرق کی طرف پردہ میں جاکر نہا لیا۔ جب کپڑے پہننے لگیں۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک مرد کی شکل میں نمودار ہوئے۔ جب مریمؑ نے بیگانہ مرد دیکھا۔ تو ڈر گئیں۔ اور کہنے لگیں۔ کہ میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ خواہ تو کیسا ہی نیکوکار ہے۔ حضرت جبرائیلؑ نے

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through Whatsapp +92-348-8709449.

فرمایا ڈرو نہیں۔ میں تیرے خدا کا فرشتہ ہوں۔
پیغام لے کر آیا ہوں۔ حضرت مریمؑ نے کہا پیغام
کیا ہے۔ کہا کہ میں تجھے نیک بیٹا دینے آیا ہوں۔
مریمؑ نے فرمایا۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ مجھ کو کسی
آدمی نے چھوا نہیں۔ اور میں بدکار نہیں ہوں۔
جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا۔ بات درست ہے۔
مگر خدا تعالےٰ کا حکم اِسی طرح سے ہے۔ آخر
مریمؑ حاملہ ہوگئیں۔ جب وضع حمل کا وقت قریب
آیا۔ تو لوگوں سے شرم کے مارے جنگل کی طرف
نکل گئیں۔ اور ایک کھجور کے سُوکھے درخت کے
نیچے جا بیٹھیں۔ وہیں حضرت عیسےٰ علیہ السلام
پیدا ہوئے۔ کہنے لگیں۔ کہ خداوندا کاش میں
اِس دن سے پہلے مرجاتی۔ تاکہ مجھے لوگ شرمندہ
نہ کرتے۔ پھر کیا دیکھتی ہیں۔ کہ سوکھی کھجور اُسی
وقت ہری ہوگئی۔ اور تر و تازہ کھجوریں اُس پر
لگی ہوئیں ہیں۔ فرشتہ نے کہا۔ کہ دیکھ تیرے
پاس پانی کا چشمہ ہے۔ اِس سے پانی پی لینا۔
اور اِس درخت کو ہلاؤ۔ تر و تازہ کھجوریں جھڑینگی۔
وہ کھا لینا۔ اور اگر کوئی اِس لڑکے کی بابت پُوچھے۔

تو منہ سے نہ بولنا۔ اِس کی طرف اشارہ کر دینا۔
آخر لڑکے کو گود میں اُٹھا کر شہر کی طرف لے
آئیں۔ لوگ جمع ہوگئے۔ اور کہنے لگے۔ اے ہارون
(اِن کے بھائی کا نام تھا) کی بہن یہ کیا بُرا کام
کیا۔ تیرے ماں باپ تو ایسے نہ تھے۔ مریمؑ نے
لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ اور آپ نہ بولیں۔ وہ
کہنے لگے کہ ہم ننھے سے بچّے کے ساتھ کیا باتیں
کریں۔ تب حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوراً بول
اُٹھے۔ کہ میں اللہ تعالےٰ کا بندہ اور رسول ہوں۔
خدا تعالےٰ نے مُجھ کو کتاب دی ہے۔ اور جہاں
جاؤنگا۔ وہ جگہ برکت والی ہو جاویگی۔ اور خدا
نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ میں
جب تک زندہ رہونگا۔ اُن کو پُورا کرونگا۔ اتنی
بات کر کے پھر زبان بند کر دی۔ جب تیس سال
کے ہوئے۔ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے وحی نازل
ہونے لگی٭

بنی اسرائیل کو وعظ و نصیحت سنانے۔ مگر
وہ اِنکا کہا نہ مانتے۔ اور کہتے۔ کہ ہم بے باپ لڑکے
کے کہنے پر حضرت موسےٰؑ کا دین چھوڑ دیں۔

حضرت عیسٰے علیہ السّلام کے پاس اکثر بیمار
آتے۔ اور شفایاب ہوتے۔ خصوصاً مادرزاد اندھے
اور کوڑھی شفا پاتے۔ نیز مردہ چیزوں کو زندہ
کرکے دِکھلاتے۔ مگر کفّار نہ مانتے۔ بلکہ اِن کے
مارنے کے درپے ہوگئے +

حضرت عیسٰے علیہ السّلام ملک شام سے مصر
کو روانہ ہوئے۔ دریائے نیل کے کنارہ پر چند
دھوبی کپڑے دھو رہے تھے۔ اُن کو کہنے لگے۔
کہ تم تو کپڑے سفید و صاف کرتے ہو۔ اگر
میرے ساتھ چلو۔ تو میں تمہارے دل کو سفید
و صاف کردوں۔ وہ لوگ اِن کے ساتھ ہوئے۔
اور مُرید خاص بن گئے۔ یہ حواریوں
کی قوم سے تھے۔ اِن کی والدہ جس
مدرّس کے پاس تعلیم دلانے کو لے جاتیں
وہی کہتا۔ کہ میں اِس کو پڑھانے کے لائق نہیں
ہوں۔ ناچار ہوکر آپ ایک رنگریز کے پاس چھوڑ
آئیں۔ کہ اِس کو اپنا کسب سکھلا دے۔ ایک
دن وہ رنگریز کہیں باہر گیا۔ تو حضرت عیسٰے علیہ
السّلام نے جتنے کپڑے تھے۔ سب کو ایک ہی

رنگ کے مٹکے میں ڈال دیا۔ جب وہ رنگریز آیا تو نہایت
غمناک ہوُا۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ
کچھ غم مت کر۔ تُو جو جو رنگ کرنا چاہتا ہے ویسا
ہی ہو جائیگا۔ آخر حسب ضرورت علٰحدہ علٰحدہ رنگے
ہوئے کپڑے نیل کے مٹکے سے نکال کر اُس کے حوالے
کردئے +

کچھ مدت کے بعد بنی اسرائیلؑ کو کہا۔ کہ تم
مجھ پر ایمان لاؤ۔ اور مَیں خدا کی طرف سے معجزہ
لایا ہوں۔ کہ مَیں مٹّی سے ایک پرندہ کی شکل بناتا
ہوں۔ وہ واقعی پرندہ بن جاتا ہے۔ اور خدا تعالٰے
کے حکم سے اُڑنے لگتا ہے۔ اور خدا کے حکم سے
مادرزاد اندھے کو تندرست اور پھُل بہری والے
کو اچھا کر دیتا ہوں۔ کہتے ہیں۔ کہ کسی موقعہ پر
پچاس ہزار بیمار بھی اکٹھے ہو جاتے۔ ایک ہی
پھُونک سے سب اچھّے ہو جاتے۔ اور چار مُردوں
کو بھی زندہ کردیا۔ جن میں سے ایک سام بن نوحؑ
بھی تھا +

جو لوگ حضرت عیسٰے علیہ السّلام پر ایمان لائے
اُنہوں نے ایک دن کہا۔ کہ اے عیسٰے علیہ السّلام

کیا تیرا پروردگار آسمان سے ہمارے واسطے کھانا
اُتار سکتا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام نے فرمایا
تیس دن تک روزے رکھو۔ بعد ازاں خود پشم کا
لباس پہن کر خداتعالےٰ کی درگاہ میں نہایت
عاجزی اور گریہ زاری سے دعا مانگی۔ کہ پروردگارا
ہمارے واسطے آسمان سے کھانا عنایت فرما۔ خدا
تعالےٰ کی طرف سے ایک پارچہ میں مندرجۂ ذیل
اشیا لپٹی ہوئی آئیں۔ بھُونی ہوئی مچھلی۔ جس کی
دم پر سرکہ اور سر پر نمک اور بازؤں پر سبزی
تھی۔ اور پانچ روٹیاں ٭

ایک روز بیت المقدس میں لوگوں کو کہا اے
بنی اسرائیل تمام یہود حضرت موسےٰ علیہ السّلام کی
توراۃ پر عمل کرتے اور ہفتہ کے روز عبادت
کرتے تھے۔ اب خداتعالےٰ نے مجھے انجیل دی ہے۔
کہ تم اِس پر عمل کرو۔ اور بجائے ہفتہ کے اتوار
کو عبادت کیا کرو۔ بنی اسرائیل اِس بات سے
بہت غصّے ہوئے۔ اور کہا۔ کہ جو شخص توراۃ
پر عمل نہ کرے۔ ہم اُس کو مار ڈالا کرتے ہیں۔
اور حضرت عیسےٰ علیہ السّلام اور مریم علیہا السّلام

کو گالیاں نکالیں۔ خداتعالےٰ نے اُن میں سے جو
بڑے تھے ان کو خنزیر اور چھوٹوں کو بندروں کی
شکل میں تبدیل کر دیا۔ اِس بات سے لوگ اور
زیادہ دشمن ہو گئے۔ اور یہ صلاح ٹھیرائی۔ کہ حضرت
عیسےٰ علیہ السّلام کو جہاں دیکھو مار ڈالو۔ آخر اُن
کو پکڑ لائے۔ اور ایک کوٹھری میں بند کر دیا۔ اور
رات بھر دروازہ پر پہرہ بٹھائے رکھا۔ علی الصباح
اُن کا سردار اندر گیا۔ تاکہ عیسےٰ علیہ السلام کو خود
پکڑ لاوے۔ اور سُولی پر چڑھائے۔ خداتعالےٰ کے
حکم سے جبرائیلؑ عیسےٰ علیہ السّلام کو چوتھے آسمان
پر لے گئے۔ اور جب اُس سردار نے حضرت عیسےٰ
علیہ السّلام کو اندر نہ دیکھا۔ تو . . . . . .
. . . .
باہر کو دوڑا۔ خداتعالےٰ کے حکم سے اُس کی شکل
حضرت عیسےٰؑ کی سی معلوم ہونے لگی۔ وہ باہر
آکر یہ کہنا ہی چاہتا تھا۔ کہ عیسےٰؑ اندر نہیں۔
مگر اُس کے ساتھیوں نے فوراً اُس کو پکڑ لیا۔
اور سُولی پر چڑھا دیا۔ دجّال لعین کے ظاہر
ہونے کے بعد بیت المقدس کے صحرا میں آسمان

پر سے اُترینگے۔ اور دجّال لعین کو مار ڈالینگے ۔

اکیسویں فصل

قصّۂ ذوالقرنین اور یاجوج ماجوج کا[۱]

ذوالقرنین جو کہ دنیا میں سلطان سکندر کے نام سے مشہور ہے۔ مقدونیہ کا رہنے والا۔ بڑا جلیل القدر بادشاہ تھا۔ اِس کے نبی ہونے میں اختلاف ہے۔ تمام روئے زمین کی سلطنت کی تھی۔ چونکہ کفّار نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ کہ آپ سلطان سکندر کا حال سنائیں تو ہم جانیں۔ کہ آپ نبی ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ ہماری کتابوں میں اِس کا ذکر موجود ہے۔ اگر اُس کے مطابق ہوُا۔ تو ہم جانیں گے۔ کہ سچّا ہے۔ ورنہ جھُوٹا مشہور کرینگے۔ اِس واسطے خدا تعالٰے

[۱] یہ ذکر قرآن مجید کی مندرجۂ ذیل سورتوں میں مذکور ہے۔ کہف۔ انبیاء۔

نے اپنے حبیب محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر اِس قصّہ کو بیان فرمایا۔ کہ ہم نے اُس کو ہر ایک ضروری چیز سے سبب عطا کیا۔ کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالٰے نے روشنی اور اندھیرے کو اُس کا مطیع کیا۔ پہلے وہ مغرب کی طرف روانہ ہوُا۔ جب اُس جگہ سمندر کے کنارے پر پہنچا۔ جہاں سورج ایسا دکھائی دیتا تھا۔ کہ گویا کیچڑ میں داخل ہو رہا ہے۔ تو وہاں ایک قوم دیکھی۔ جو کہ وحشیوں کی طرح رہتی سہتی تھی۔ جانوروں کی کھالیں پہنتے تھے۔ اور آبی جانوروں کا گوشت کھاتے تھے۔ خدا تعالٰے کا حکم ہوُا۔ کہ اے سکندر کیا تو اِن کو بہ سبب بت پرستی کے اور ایماندار نہونے کے سزا دیگا۔ یا اِن کے ساتھ ایماندار ہونے کے باعث بھلائی کریگا۔ سکندر نے کہا۔ جو شخص کافر رہیگا۔ اور بت پرستی کریگا۔ میں اُس کو سزا دونگا۔ اور پھر قیامت کے دن خدا تعالٰے اُس کو عذاب دیگا۔ اور جو ایمان لائیگا۔ اور اچھّے کام کریگا۔ اُس کی جزا اچھّی ہوگی۔ پھر مشرق کی طرف ہو لیا۔ جب اُس جگہ پہنچا۔ جہاں سورج پانی

کے چشمے سے نکلتا ہؤا معلوم ہوتا تھا - وہاں بھی ایک قوم دیکھی - جن کے پاس گھر اور مکان نہ تھے - جب سورج نکلتا - تو زمین میں سرد خانوں کیطرح جو گڑھے بنائے ہوئے تھے - اُن میں گھس جاتے - جب سورج ڈھلتا - تو نکل کر مچھلی کا شکار کرتے اور سورج سے بھون کر کھاتے تھے - اُن کے ساتھ بھی سکندر کا ویسا ہی معاملہ ہؤا - جیسا کہ مغرب والوں کے ساتھ ہؤا تھا - پھر اپنے بائیں ہاتھ یعنی شمال کی طرف چلا - تو راستہ میں دو پہاڑ آگئے - اُن کے پاس ہی ایک عجیب و غریب شکل والی قوم نظر آئی - سکندر تو اُن کی زبان نہ سمجھتا تھا - البتہ لشکر میں ایسے لوگ تھے - جو اُن کی باتوں کا ترجمہ کرکے سکندر کو سناتے تھے - اِس قوم کے لوگوں نے سکندر کو کہا - کہ پہاڑ کی دوسری طرف ایک قوم ہے - جس کا نام یاجوج ماجوج ہے - وہ لوگ ہمیں بہت ستاتے ہیں - اگر ہم تیرے پاس کچھ خرچ لے آویں - تو تو اُن کے اور ہمارے درمیان دیوار بنادے - سکندر نے کہا - تمہارے خرچ کی کچھ ضرورت

نہیں - البتہ کچھ اپنے ہاتھ پاؤں سے مدد کرو - سکندر نے کہا - کہ لوہے کے پترے لاؤ - جب لائے - تو اُن کو پہاڑوں کے درمیان رکھ کر ایک دیوار کھڑی کردی - پھر اُس کو آگ لگا دی - جب وہ پترے سُرخ ہوگئے - تو پگلا ہؤا تانبا اُس کے اوپر ڈال دیا - وہ لوہے کے ساتھ یک جان ہوگیا - اِس طرح سے ڈیڑھ سو گز کی اونچی دیوار بنادی - پھر یاجوج ماجوج کی قوم اُس کے اُوپر سے پھاند کر نہ آسکتی تھی - اور نہ اِس میں سوراخ کرسکتی تھی - جب دیوار بنانے سے سکندر فارغ ہؤا - تو کہنے لگا - کہ یہ میری قابلیت نہیں - بلکہ خداتعالےٰ کی رحمت اور مہربانی ہے - کہ یہ لوگ یاجوج ماجوج سے امان میں ہوئے - جب یاجوج ماجوج کے نکلنے کا خدا کا مقرر کردہ وقت آئیگا - تو اِس دیوار کو پست کردیگا - اِس دیوار کا یاجوج ماجوج کی راہ سے دُور ہونا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے +

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through Whatsapp +92-348-8709449.

بائیسویں فصل

قصۂ حضرت عزیر علیہ السلام[1]

بخت نصر ایک بڑا کافر بادشاہ ایمانداروں کا سخت دشمن تھا- جہاں کوئی ایمان دار ملا قتل کیا- آخر بیت المقدس کو جو اُس زمانہ میں تمام اہل ایمان کا قبلہ تھا- گرا دیا- اور بالکل نیست و نابود کر دیا- اور بنی اسرائیل کو قید کر دیا- اِنہی قیدیوں میں حضرت عزیرؑ بھی تھے- اِن قیدیوں کو بخت نصر شہر بابل میں لایا- خداتعالیٰ نے اُن کو قید سے خلاص فرمایا- تو سیدھے بیت المقدس کی طرف ہولیئے- شہر ایلیا کے قریب ایک اور شہر تھا- جس کا نام عنب تھا- وہ بھی بخت نصر کے ہاتھ سے

[1] حضرت عزیر علیہ السلام کا قصہ قرآن مجید کی سورت بقرہ میں مذکور ہے+

خراب ہو چکا تھا- یعنی تمام آدمیوں کو اُس نے مار ڈالا -اور شہر کو منہدم کر دیا- جب حضرت عزیرؑ وہاں پہنچے -تو حیران ہوئے- کہ تمام شہر گرا ہؤا ہے- مگر اُس کے درخت میوہ سے بھرے ہوئے تھے- اُنہوں نے اپنا گدھا باندھ دیا- اور انجیریں چُن کر کچھ کھائیں- اور کچھ پٹاری میں ڈال لیں- پھر انگور نچوڑا- کچھ پیا- اور کچھ مشکیزہ میں ڈال لیا- اور بیٹھ کر خداتعالیٰ کی قدرت دیکھنے لگے- کہ دیکھو یہاں میوہ کس قدر ہے- اور کوئی آدمی نظر نہیں آتا- خدا تعالیٰ اِس شہر کو پھر کیونکر آباد کریگا- جب کہ اُجڑ چُکا ہے- پس خداتعالیٰ نے اُن کو سو برس تک مار ڈالا -اور پھر اُسی شکل میں زندہ کر دیا+

کہتے ہیں- کہ خداتعالیٰ نے اُن کے مشکیزہ اور پٹاری کو جن میں اُن کے کھانے پینے کی چیزیں تھیں- لوگوں کی نظر سے پوشیدہ کر دیا تھا- اور وہ اور اُن کا گدھا مرگئے تھے- اُن کے مرنے کے ستّر برس بعد بخت نصر مر گیا-

اور خدا تعالٰے نے ایک شخص توشک نام کو جو
فارس کا باشندہ تھا - بادشاہ بنایا - اور تیس
برس کی مدت میں اُس شہر کو پہلی عمارت کی
طرح بنا کر مکمل کر دیا - اور یہ گاؤں جس کا
نام عنب تھا - جس کو عزیرؑ نے اُجڑا ہُوا دیکھا
تھا - پہلے سے بھی زیادہ آباد ہوگیا - جب عزیرؑ
کو خدا تعالٰے نے زندہ کیا - کہتے ہیں - کہ جب
فوت ہوئے تھے - تھوڑا سا دن چڑھا تھا -
اور جب زندہ ہوئے - تو تھوڑا سا دن باقی تھا -
پھر آنکھیں ملتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے -
تو ایک فرشتے نے آواز دی - کہ بتاؤ کتنی مدت
تک مردہ رہے - کہنے لگے - پُورا دن یا اِس سے
کچھ کم مدت تک مرا رہا ہوں - فرشتے نے کہا
آپ تو سو برس تک مُردہ پڑے رہے - کہتے
ہیں - کہ وہ پٹاری اور مشکیزہ اسی طرح رکھا
تھا - مگر گدھے کی ہڈیوں کا پنجر پڑا تھا - اور
گوشت پوست وغیرہ کچھ نہ تھا - فرشتے نے
کہا - کہ دیکھ تیرا کھانا پینا یعنی انجیر اور انگور
کا رس اسی طرح ہے - اِس میں بد بُو نہیں

پڑی - اور خراب نہیں ہوئے - اور اپنے گدھے
کو بھی دیکھ لے - حضرت عزیر علیہ السلام نے
اپنی چیزیں اُسی طرح دیکھیں - اور شہر عنب
کو آباد ہوئے دیکھا تو تعجّب کیا - پھر گدھے
کی ہڈیوں کی طرف دیکھنے لگے - اتنے میں کسی
آواز کرنے والے نے آواز کی - کہ اے عزیرؑ
خدا تعالٰے فرماتا ہے - کہ مینے تجھے دوبارہ اِس
واسطے زندہ کیا - کہ ہماری قدرت کے آثار دیکھے -
اب اِس گدھے کی ہڈیوں کی طرف دھیان رکھ
کہ ہم کیسے اِس کے ایک ایک جزو کو اکٹھا کرتے
اور اُس پر گوشت جماتے ہیں - عزیرؑ اُن ہڈیوں
کو دیکھنے لگے - تو اچانک کسی کہنے والے نے کہا -
کہ اے بکھرے ہوئے جزو و خدا تعالٰے کی قدرت
کاملہ سے سب اکٹھے ہو جاؤ - فوراً اُس کے
تمام اجزا اکٹھے ہوگئے - اور پُورا گدھا بن گیا -
اور اُس میں جان پڑ گئی - اور دوڑنے لگا -
جب حضرت عزیر علیہ السّلام نے یہ حال دیکھا -
تو یقین کیا - کہ بیشک اللہ تعالٰے تمام چیزوں پر
قادر ہے ۔

تئیسویں فصل

قصۂ ہاروت و ماروت[1]

ہاروت و ماروت دو فرشتوں کا نام ہے۔ یہ آدمیوں پر طعن کرتے۔کہ دیکھو خدا تعالےٰ نے اِن کو کس قدر نعمتیں دی ہیں۔مگر کیسے بد اطوار ہیں۔کہ گناہوں سے باز نہیں آتے۔ خدا تعالےٰ نے اِن کو فرمایا۔کہ آدمی نفس اور خواہشوں کا مقید ہے۔جو آدمیوں کی حالت ہے۔اگر تمہاری ہوتی۔تو تم سے اِن کی نسبت بدتر افعال صادر ہوتے۔اور زیادہ فسق و فجور کرتے۔اُن دونوں نے اِس کا یقین نہ کیا۔ تب خدا تعالےٰ نے اُنکو انسانی شکل اور خواہش دیکر فرمایا۔کہ جاؤ زمین پر جاکر لوگوں پر حکومت

[1] ہاروت و ماروت کا قصہ قرآن مجید کی سورت بقرہ میں مذکور ہے۔

کرو۔جب زمین پر آئے۔تو آتے ہی کیا دیکھتے ہیں۔کہ ایک کنچنی ناچ کر رہی ہے۔لوگوں کا ہجوم دیکھ کر وہاں کھڑے ہوگئے۔وہ بہت خوبصورت تھی۔اِس پر دونوں عاشق ہوگئے۔ رات کو اُس کے گھر گئے۔اور اپنا عاشق ہونا ظاہر کیا۔اُس نے کہا۔کہ میرا ایک دوست ہے میں اُس سے شرماتی ہوں۔اُنہوں نے اُس کو قتل کر دیا۔پھر اُس نے کہا۔کہ مَیں شراب کی دلدادہ ہوں۔وہ فوراً شراب لائے۔اور مل کر پینے لگے۔پھر اُس نے کہا۔کہ اِس بت کے آگے سجدہ کرو۔تو مَیں جان لونگی۔کہ تم ضرور مجھ پر عاشق صادق ہو۔اُنہوں نے بت کے آگے سجدہ کر دیا۔اُس نے کہا۔کہ تم کہتے ہو۔کہ ہم خدا تعالےٰ کے فرشتے ہیں۔لوگوں کو نصیحت کرنے آئے ہیں۔تم نے اپنے بنانے والے کا خوف نہ کیا۔اور بجائے وعظ و نصیحت کرنے کے فسق و فجور میں غرق ہوئے۔میں ایسے لوگوں کی روادار نہیں ہوں۔یہاں سے نکل جاؤ۔ وہ باہر نکل آئے۔اب اُنہوں نے آسمان پر

جانا چاہا۔ تو روک دئے گئے۔ اور اُن کو اِسی جہاں کے اندر عذاب میں گرفتار کیا۔ کہ اُلٹے کرکے بابل شہر کے کسی کنویں میں لٹکا دئے گئے۔ چونکہ خداتعالےٰ نے اُن کو جادو کی کل کیفیت جادوگروں کے مقابلہ کے واسطے بتلا دی تھی۔ تاکہ زمین پر جاکر جادو کو دفع کرنے میں غالب آئیں۔ اب معذّب ہونے کے وقت سے جب کوئی اُس کنویں پر جادو سیکھنے کے واسطے پُہنچتا ہے۔ تو وہ دونو فرشتے کہتے ہیں۔ کہ جادو سیکھ کر کافر مت بن۔ ہم تو لوگوں کے واسطے آزمائش کے طور پر یہاں بھیجے گئے ہیں۔ اگر تو ہم سے جادو سیکھیگا۔ تو کافر ہو جائیگا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ کچھ پرواہ نہیں۔ مجھے جادو سکھا دو۔ پھر وہ اُن سے ایسے ایسے جادو سیکھتا ہے۔ کہ میاں بیوی میں جدائی ڈال سکتا ہے۔

چوبیسویں فصل (۲۴)

قصۂ اصحابِ کہف[۵۱]

دقیانوس ایک بادشاہ تھا۔ جس نے ملک روم کو فتح کیا۔ اور پھر شہر فسوس میں پُہنچا۔ وہ بتوں کی پرستش کراتا تھا۔ شہر کے لوگوں کو حکم دیا۔ کہ ہمارے اِن بتوں کے آگے سجدہ کیا کرو۔ اور ایک چار دیواری بنوائی۔ کہ جو شخص بتوں کی پُوجا نہ کرے۔ اُس کو اِس جگہ قتل کیا جاوے۔ اِس شہر میں چھ نوجوان خداپرست تھے۔ جو کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرتے۔ دقیانوس کو جب اِن کی خبر پُہنچی۔ تو اُن کے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ جب اُس کے سامنے لائے گئے۔ تو اُس نے بت پرستی کے واسطے کہا۔ اور بہتیری دھمکیاں دیں۔ مگر اُنہوں نے نہ مانا۔ اور توحید پر قائم رہے۔ دقیانوس

[۵۱]۔ انکا قصہ سورۂ کہف مذکور ہے۔

نے حکم دیا- کہ اِن کے کپڑے اُتارے جاویں- پھر اُن کو کہا کہ تم نوجوان ہو- میں تم کو دو تین دن کی مہلت دیتا ہوں - تم اچھی طرح سے سوچ لو- کیونکہ تمہاری موت و حیات میرے ہاتھ ہے- اور آپ کسی اور جگہ کی طرف چلا گیا- اُس کے چلے جانے کے بعد اُنہوں نے آپس میں مشورہ کیا- تو یہی رائے قرار پائی- کہ یہاں سے نکل جانا چاہیئے - ہرایک اپنے باپ کے گھر سے تھوڑا سا خرچ لے آیا- ایک پہاڑ کی طرف جو اِس شہر کے قریب تھا- چل نکلے- راہ میں ایک چرواہا بھی اُن کے ساتھ مل گیا- اور اُس کا کتّا بھی ساتھ تھا- اُنہوں نے اِس کتّے کو بہتیرا ہٹایا- اور ڈرایا- مگر اُس نے اِن کا پیچھا نہ چھوڑا- خدا تعالےٰ نے اُس کو بولنے کی طاقت دی- اور کہنے لگا- اے جوانو تم مجھ سے کیوں ڈرتے ہو - میں تو خدا کے دوستوں کا دوست ہوں - تم جب آرام سے سو جاوگے - میں تمہاری چوکیداری کرونگا + اِس پہاڑ میں ایک غار تھا- اُس کے اندر جا گھسے - اور

کہنے لگے اے پروردگار ہمارے- ہم پر اپنی رحمت نازل کر- پھر غار میں کتنی مدت تک سوئے رہے- خدا تعالیٰ نے اُن کو کچھ مدت کے بعد جگا دیا- کہتے ہیں- کہ اِس غار کے دونوں طرف راستہ تھا- ہوا کا گذر اچھا ہوتا تھا- اور کسی قسم کی عفونت نہیں تھی- جب دقیانوس واپس آیا- اور اُن کی بابت دریافت کیا- تو لوگوں نے کہا- کہ وہ بھاگ گئے ہیں- اُس نے اِن کے باپوں کو کہا- کہ اُن کا حال بتلاؤ- اُنہوں نے کہا- کہ وہ ہمارے مال بھی لے گئے ہیں - اور فلاں غار میں چھپے ہوئے ہیں- دقیانوس نوکروں کو ساتھ لے کر غار میں پہنچا- تو اُن کو سوئے ہوئے پایا- حکم دیا- کہ غار کا مُنہ اچھی طرح سے پتھروں کے ساتھ چُن دو- اُنہوں نے ایسا ہی کیا- اور دل میں یہ خیال کیا- کہ اِسی کے اندر بھوکے مر جاوینگے- اور سب کے نام لکھ کر غار کے دروازے پر لٹکا دئے- تاکہ اگر کسی زمانہ میں کوئی یہاں آکر غار کا مُنہ کھولے - تو اُس کو اِن کا حال معلوم ہو جائے- خدا تعالےٰ کے حکم سے فرشتے اُنکی دائیں بائیں

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through Whatsapp +92-348-8709449.

کی کروٹیں بدلاتے تھے۔ خیر جب وہ جاگے۔ تو
کہا۔ کہ ایک شخص روپیہ لے کر شہر میں جائے۔
اور کھانا خرید لائے۔ مگر اُن کو یہ معلوم نہ تھا۔
کہ ہم کتنی مدت اِس میں سوئے رہے ہیں۔ اور شہر
میں اِس وقت کون بادشاہ ہے۔ اِن کا خیال
تھا۔ کہ شاید تھوڑی دیر سوئے ہیں۔ جب ایک
شخص جس کا نام یملیخا تھا۔ روپیہ لے کر شہر
کی طرف گیا۔ اور دروازہ پر پُہنچا۔ تو اُس کی اَور
ہی وضع دیکھی۔ اور بازار میں جاکر محلوں اور
بازاروں اور لوگوں کی شکلیں نئی قسم کی دیکھیں۔
اسی حیرت میں ایک نانبائی کی دکان پر پُہنچا۔
اور وہ روپیہ روٹیوں کے واسطے نانبائی کو دیا۔
نانبائی نے روپیہ دیکھ کر کہا۔ کہ یہ دقیانوسی سکّہ
ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اِس کے پاس خزانہ ہے۔
یہ خبر تھانہ دار کو پُہنچی۔ اُس نے یملیخا کو بُلا کر
بہت دھمکایا۔ کہ بتلاؤ۔ خزانہ کہاں ہے۔ یملیخا
نے کہا۔ کہ ہمارے پاس خزانہ نہیں ہے۔ کل
اپنے باپ کے گھر سے یہ روپیہ لیا تھا۔ آج بازار
میں لایا ہوں۔ تھانہ دار نے پوچھا۔ تمہارے باپ

کا کیا نام ہے۔ اُس نے اپنے باپ کا نام بتلایا۔
تو کسی کو پتہ نہ لگا۔ اور کہنے لگے۔ کہ تُو جھوٹا ہے۔
اُس نے ڈر کر کہا۔ کہ مجھے دقیانوس کے پاس لے
چلو۔ اُس کو میرا اچھا پتہ ہے۔ لوگ ہنسی اور
مسخری کرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ اُس کو مرے
ہوئے تین سو برس ہوگئے۔ تُو ہمارے ساتھ
مسخری کرتا ہے۔ پھر یملیخا نے اپنا سارا حال بیان
کیا۔ اور کہا کہ مجھ کو اپنے بادشاہ کے پاس لے چلو۔
یملیخا کو بادشاہ کے پاس لے گئے۔ اُس نے بادشاہ
کے آگے تمام حقیقت بیان کی۔ بادشاہ معہ اپنے
امرا وزرا کے اُس کے ساتھ ہولیا۔ جب غار کے
نزدیک پہنچے۔ تو یملیخا دوڑ کر غار میں گیا۔ اور
بادشاہ کے آنے کی خبر دی۔ اتنے میں بادشاہ غار
کے دروازہ پر آ پہنچا۔ اور تختی سے اُن کے نام
پڑھے۔ پھر غار میں داخل ہُوا۔ اصحاب کہف
کے چہرے دیکھے کہ اُسی طرح بحال ہیں۔ اور
کپڑے نئے ہیں۔ حیران ہوکر السلام علیکم کی۔
اُنہوں نے جواب دیا۔ اور بادشاہ کے حق میں
دعا کی۔ اور پھر سو گئے۔ اب یہود کہتے ہیں۔ کہ

وہ پانچ آدمی اور چھٹا اُن کا کتا تھا۔اور نصارا چھ آدمی اور ساتواں کتا بتاتے ہیں۔اور اہلِ اسلام سات آدمی اور آٹھواں کتا بتلاتے ہیں۔حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا۔کہ اُن کے نام یہ ہیں۔ یملیخا۔مکسلمینا۔مسلینا۔مرنوش۔برنوش۔شاذنوش اور چرواہے کا نام مرطوش ہے۔اور کتے کا نام قطمیر ہے۔

پچیسویں[۲۵] فصل

قصۂ حضرت شعیب علیہ السلام[له]

۔حضرت شعیب علیہ السّلام دو قوموں کیطرف نصیحت کرنے کے واسطے مبعوث ہوئے۔ایک اہلِ ایکہ اور دوسرے اہلِ مَدیَن۔ شہر مَدیَن کے

له حضرت شعیب علیہ السلام کا قصہ مندرجہ ذیل سورتوں میں مذکور ہے۔ اعراف۔ ھود۔ حجر۔ شعراء۔ عنکبوت۔

لوگوں کا یہ حال تھا۔کہ اُنہوں نے دو قسم کے باٹ اور دو قسم کے پیمانے رکھے ہوئے تھے۔جب لینا ہوتا۔تو بڑے سے لیتے۔اور جب دینا ہوتا۔ تو چھوٹے سے دیتے۔اور راہ زنی بھی کرتے۔حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا۔اے میری قوم کے لوگو۔اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو۔کیونکہ اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔اور دو باٹ اور پیمانے مت رکھو۔اور لوگوں کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ اور راستوں میں بیٹھ کر راہ زنی مت کرو۔اور میرے پاس آنے والے لوگوں کو دھمکی دے کر مت ڈراؤ۔کیونکہ اِس طرح کرنے سے تم لوگوں کو نیک راستے سے روکتے ہو۔کیا تم خدا تعالےٰ کا احسان نہیں مانتے۔کہ تم تھوڑے سے تھے۔ پھر بہت بنا دئے گئے۔اور گذشتہ امتوں کی طرف دیکھو۔کہ خدا کا حکم نہ ماننے کے باعث کس عذاب میں گرفتار ہوئے۔شہر مدین میں دو گروہ ہو گئے۔ایک وہ جو حضرت شعیب علیہ السلام پر ایمان لائے۔دوسرے وہ جنہوں نے جھوٹا جانا۔اور کہنے لگے۔اگر تو ایسا کریگا۔تو

ہم تجھ کو اور تیرے ساتھیوں کو اپنے شہر سے نکال دینگے۔ یا تُو ہمارے مذہب کی طرف دوبارہ پھر آئیگا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے جواب دیا۔ کہ ہم تمہارے مذہب کو جب بُرا جانتے ہیں تو اُس طرف ہرگز نہیں آسکتے۔ خدا تعالےٰ ہمارے درمیان فیصلہ کریگا۔ کافروں کے بڑے بڑے رئیس لوگوں کو کہنے لگے۔ اگر تم نے شعیب علیہ السلام کی پیروی کی۔ تو بڑا خسارہ ہوگا۔ کیونکہ پورا لینے سے تمہارا مال کم ہو جائیگا۔ اور تم مفلس ہو جاؤ گے۔ جب حضرت شعیب علیہ السلام نے معلوم کیا۔ کہ اِن کو میری نصیحت فائدہ نہیں دیتی۔ تو خدا تعالےٰ کی درگاہ میں عرض کی۔ کہ پروردگارا تجھے اِن لوگوں کا حال معلوم ہے۔ خود ہی فیصلہ کرلے۔ پس حضرت شعیبؑ کو حکم ہؤا۔ کہ ایمانداروں کو ساتھ لے کر شہر سے باہر نکل جا۔ ہم اِن پر عذاب نازل کریں گے۔ حضرت شعیب علیہ السلام ایمان داروں کو لیکر دو میل کے فاصلے پر چلے گئے۔ حضرت جبرئیلؑ نے ایک کڑاک یعنی آواز نکالی۔ بعد ازاں زلزلہ

ہؤا تمام کافر اوندھے منہ گر پڑے۔ اور ہلاک ہوگئے۔ گویا اُن کا نام و نشان باقی نہ رہا۔ پھر حضرت شعیب علیہ السلام معہ ایمانداروں کے واپس آ گئے۔ اور اُن کے مُردوں کو دیکھ کر کہنے لگے۔ کہ ہم نے تم کو نصیحت کی تھی۔ مگر تم نے نہ مانی اب ہمیں تم پر عذاب نازل ہونے کا کوئی افسوس نہیں ہے ٭

ایکہ ایک جنگل تھا۔ مَدْیَنْ کے پاس۔ وہاں کے لوگوں کا بھی وہی حال تھا۔ جو اہل مدین کا تھا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے ہر چند اُن کو نصیحت کی مگر اُن کو کچھ اثر نہ ہؤا۔ کہنے لگے۔ کہ تجھ پر جادو کیا گیا ہے ٭ ہمیں تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ تُو ہمارے جیسا آدمی ہے۔ تیرے میں پیغمبری کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ ہم تیرا کہنا نہیں مانتے۔ اگر تُو سچا ہے۔ تو آسمان سے ہم پر کوئی عذاب والا ٹکڑا گرا دے۔ ہم تیرے کہنے سے اپنے باپ دادا کا کام تو نہیں چھوڑینگے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا۔ اچھا خدا تعالےٰ تمہارے افعال کو جانتا ہے۔ وہ اگرچہ تم کو مہلت

دیگا- مگر چھوڑیگا نہیں- جب ایکہ کے لوگ تکبر
میں حد سے بڑھ گئے- تو خدا تعالےٰ کی طرف
سے عذاب نازل ہؤا- کہ سات دن تک سخت گرمی
میں مبتلا ہوئے- حتےٰ کہ اُن کے کنوں اور چشموں
کا پانی اُبلنے لگا- اور لوگ اپنی جانیں بچانے
کے واسطے گھروں میں جا گھُسے- گرمی اور زیادہ
ہوئی- تو جنگل کی طرف دوڑے- ایک سیاہ رنگ
کا بادل آیا- کچھ لوگ اُس کے سایہ میں آ گئے-
اور باقیوں کو آواز دی- کہ یہاں آ جاؤ- جب
سب وہاں اکٹھے ہوئے- تو اُس سے آگ نکلی
اور سب کو جلا دیا÷ نعوذ باللہ من ذالک -

۲۶ چھبیسویں فصل

قصۂ اصحاب اُخدود[۵۱]

ملک یمن میں ایک بادشاہ تھا- جس کا نام

۵۱ یہ قصہ قرآن مجید کی سورت بروج میں بیان کیا گیا ہے ÷

ذونواس تھا- اُس کے زمانے میں ایک جادو گر-
کاہن اور شعبدہ باز تھا- چنانچہ سلطنت کا دار و
مدار اُسی پر تھا- جب وہ بُوڑھا ہؤا- تو بادشاہ
سے عرض کی- کہ میں بُوڑھا ہوگیا ہوں- اگر کوئی
جوان عاقل تیز فہم آدمی میرے سپرد کیا جاوے- تو
اپنا تمام فن اُس کو سکھلا دوں- تاکہ میرے بعد
سلطنت کا کام اُس کے سپرد ہو- بادشاہ نے
ایک لڑکا اُس کے حوالہ کیا- وہ جادوگر اُس
کو تعلیم دینے لگا- اُس وقت ایک راہب (خداپرست) بھی
تھا- جوکہ نہایت نیکوکار مجیب الدعوات تھا- ایک
دن وہ لڑکا جادوگر کی طرف جارہا تھا- راستہ میں
اُس راہب کا مکان تھا- وہاں لوگ جمع تھے-
یہ بھی وہاں کھڑا ہوگیا- اور دل میں خیال آیا-
کہ یہ شخص بڑا نیکوکار معلوم ہوتا ہے- مگر آگے
چلا گیا- اِسی طرح کئی دفعہ ہؤا- ایک دن لڑکا گیا
تو راہب اکیلا اپنے گھر میں تھا- یہ اُس کے
پاس گیا اور خداپرستی کا طریقہ حاصل کرنے لگا- گھر
سے نکلتا- تو جادوگر کے پاس جانے کا بہانہ
کرتا- اور راہب کے پاس چلا جاتا- اِس طرح

سے پکا دیندار اور عابد ہوگیا۔ ایک دن گھر کو
واپس جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں ایک اژدہا نے راستہ
بند کیا ہوا تھا۔ اور لوگ گذر نہیں سکتے تھے۔ اِس
جوان نے اسمِ اعظم پڑھ کر اُس کی پیٹھ پر
ہاتھ پھیرا۔ اور کہا۔ کہ اپنی جگہ چلا جا۔ وہ فوراً
چلا گیا۔ اِس سے جوان کی خبر تمام شہر میں مشہور ہوگئی۔
پھر ایک دن ایک شیر راستہ میں آیا۔ تو اُس کے
کان میں کچھ کہا۔ وہ چلا گیا۔ اب حاجتمند لوگ
اُس کے پاس آنے لگے۔ اور اُس کی دعا سے
مرادیں پانے لگے۔ بادشاہ کا ایک دربان جو اندھا
ہوگیا تھا۔ وہ بھی آیا۔ اُس کی آنکھیں بھی
اچھی ہوگئیں۔ مگر شرط یہ ہوئی۔ کہ اگر تو اچھا
ہوگا۔ تو میری متابعت کرنا۔ اور میرا بھید کسی
کو نہ بتلانا۔ دوسرے دن دربان بادشاہ کے پاس
گیا۔ تو بادشاہ نے پوچھا۔ کہ تیری آنکھیں کس
طرح اچھی ہوئیں۔ اُس نے کہا۔ خدا نے اچھی
کی ہیں۔ ذونواس نے کہا۔ کہ تیرا خدا کون ہے۔
اُس نے کہا۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ اور
جس کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں۔ بادشاہ

نے کہا۔ کہ تو نے یہ راستہ کس سے حاصل کیا۔
میں بھی اُس پر ایمان لایا ہوں۔ بادشاہ نے تو
فریب کیا تھا۔ مگر دربان نے سچا جانا۔ اور جوان
کا بھید بتلا دیا۔ بادشاہ نے جوان کو بُلایا۔ اور
اُس کا حال معلوم کر لیا۔ لوگوں نے اِس جوان
سے کہا۔ کہ تُو یہ عقیدہ چھوڑ دے۔ ورنہ تکلیف
پائیگا۔ مگر اُس نے نہ مانا۔ ذونواس نے حکم دیا
کہ اس کو دریا میں ڈبو دو۔ لوگ اُس کو پکڑ کر
دریا پر لے گئے۔ اُس نے دعا کی وہ تمام لوگ
ڈوب گئے۔ اور جوان صحیح سلامت واپس چلا آیا۔
بادشاہ کو خبر ہوئی۔ تو اُس نے اور نوکر بلوائے
اور کہا۔ کہ اِس کو پہاڑ پر لے جاکر نیچے دھکیل
دو۔ لوگ پہاڑ پر لے گئے۔ جوان کی دعا سے ایک
ہوا آئی۔ اور اُن لوگوں کو پہاڑ سے نیچے گرا دیا۔
اور جوان واپس چلا آیا۔ پھر حکم ہوا۔ کہ اِس
کو آگ میں ڈال دو۔ جب اُس کو آگ میں
ڈالنے لگے۔ تو لوگ جل گئے۔ اور وہ جوان
صحیح سلامت واپس چلا آیا۔ پھر سولی پر لٹکا
کر تیر مارے۔ مگر کوئی کارگر نہ ہُوا۔ جوان نے

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through Whatsapp +92-348-8709449.

کہا اے بادشاہ اب تُو سب کچھ دیکھ چکا۔اب تو ایمان لے آ۔ بادشاہ نے جواب دیا۔میں تو تجھے قتل کرنا چاہتا ہوں۔ جوان نے کہا۔اگر تیری یہی خواہش ہے۔تو ایک تیر کمان منگا لے۔ اور یہ کہ کر کہ اِس جوان کے خدا کے نام پر تیر مارتا ہوں۔مجھے تیر مار۔تب بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ اور تیر کھا کر وہ جوان فوراً شہید ہؤا۔ جتنے آدمی وہاں موجود تھے۔سب بول اُٹھے۔کہ ہم اس جوان کے رب پر ایمان لائے۔بادشاہ اور بھی غصے سے بھر گیا۔ اور خندقیں کھُدوائیں۔ اور اُن میں آگ جلائی۔ جب اچھّی طرح سے آگ سے سُرخ ہوئیں۔تو لوگوں کو گرفتار کرنا شروع کیا۔ جس کو لاتے اُس کو پُوچھتے کہ تیرا خدا کون ہے۔ اگر وہ کہتا۔کہ میں خدا پر ایمان رکھتا ہوں۔ تو آگ میں ڈال دیتے۔اور کفار تماشا دیکھتے تھے۔ آخر ایک لڑکا شیرخوار اور اُس کی ماں کو پکڑ لائے۔ کیونکہ وہ ایماندار تھی۔ اُس کو کہا گیا۔ کہ اگر تُو اپنا ایمان نہ چھوڑیگی تو تیرے بچّہ کو آگ میں ڈال دیا جاویگا۔ یہ کہ

رہے تھے۔ کہ وہ بچّہ ماں کی گود سے کُودا۔اور آگ میں جا گِرا۔اور اپنی ماں کو ننّھی آواز پکارا۔کہ جلدی آگ میں چلی آؤ۔ یہ آگ نہیں جنت ہے۔ وہ عورت بھی آگ میں کُود پڑی۔اس حالت کو دیکھ کر بہت مرد و عورت کلمہ پڑھتے ہوئے آگ میں کُود پڑے۔اور جنت میں داخل ہوئے۔

۲۷
ستائیسویں فصل

قصّۂ اصحابِ فیل[۱]

ابرہہ کافر حاکم یمن نے حج کے موقع پر لوگوں کو دیکھا۔کہ تمام طرفوں سے لوگ جوق جوق آتے ہیں۔ خیال کیا۔کہ اِن کا مقصد خانہ کعبہ کی زیارت ہے۔ نخوت اور تکبر کی ہوا اُس کے دماغ میں سمائی۔ کہنے لگا۔کہ میں بھی

[۱] یہ قصہ قرآن مجید کی سورۃ الم تر میں مذکور ہے۔

خانہ خدا کے مقابل ایک گھر بناؤں اور لوگوں کو
حج کرنے کے واسطے اس طرف متوجہ کروں۔
تاکہ میری مشہوری ہو جائے۔ صنعا میں ایک
گرجا سنگ مرمر کا بنایا۔ اور اُس کا نام قلیس
رکھا۔ اور در و دیوار جواہرات سے مزیّن کئے۔
اور ملک یمن کے لوگوں کو اِس کا طواف کرنے
کے واسطے کہا۔ اگرچہ متولّیان کعبہ یعنی قریش
کو یہ کام بُرا معلوم ہؤا۔ مگر صبر و تحمّل کیا۔ بنی
کنانہ میں ایک شخص اِس گرجہ کا مجاور تھا۔
ایک رات اُس گرجہ میں پاخانہ پھر کر بھاگ گیا۔
یہ خبر عام لوگوں کو پہنچ گئی۔ اور اُس گرجہ کے
طواف سے متنفّر ہوئے۔ ابرہہ یہ حال دیکھ
کر نہایت بر افروختہ ہؤا۔ اور بڑے بڑے
زور آور ہاتھی اور فوج جمع کرکے بیت اللہ
شریف کو خراب کرنے کے واسطے نکلا۔ اُس
کے ہاتھیوں میں ایک ہاتھی بڑا قوی ہیکل تھا
جس کا نام اُس نے محمود رکھا ہؤا تھا + مکّہ
معظّمہ کے ارد گرد قریش کے جس قدر مویشی
تھے۔ سب لوٹ لئے۔ اور علی الصباح لشکر تیار

کرکے ہاتھیوں کو اُبھارا اور مکّہ معظّمہ کی طرف
چلا۔ محمود ہاتھی نے مکّہ معظّمہ کی دیوار سے منہ موڑا
اور الٹا پھرا مہاوتوں نے بہتیرا زور لگایا۔ مگر اُس
کو مکّہ معظّمہ کی طرف نہ پھرا سکے۔ اُس کو دیکھ
کر باقی ہاتھی بھی پیچھے کی طرف مُڑے۔ اہل
قریش پہاڑ پر چڑھ کر دیکھنے لگے۔ کہ کیا ہوتا
ہے + کیا دیکھتے ہیں۔ کہ پرندوں کے پرے کے
پرے سبز گردن والے نمودار ہوئے۔ اور اُس
لشکر پر پتّھر برسانے لگے۔ بس ایک دم وہ تمام
لشکر تباہ ہو گیا۔ لکھا ہے کہ ہر ایک پرندے کے
پاس تین کنکر تھے۔ ایک چونچ میں اور دو دو
پروں کے نیچے۔ سوار کے سر پر کنکر مارتے تو
سوار اور ہاتھی دونو مر جاتے۔ گویا ایک ایک
پرندے نے تین تین ہاتھی اور سوار مار ڈالے
یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اِن کنکروں میں سے ہر
ایک کنکر پر کافر کا نام لکھا تھا۔ جس پر کنکر
پڑتا تھا + ابرہہ شکست کھا کر اکیلا بھاگا۔ اور
نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس جا کر تمام کیفیت
بیان کی۔ وہ حیران ہؤا۔ اتنے میں پرندہ ابرہہ

کے نام والا کنکر لے کر اُس کے سر پر گھومنے
لگا - ابرہہ نے دیکھ کر کہا - اے بادشاہ وہ پرندے
اِس قسم کے تھے - اتنے میں اُس پرندے نے
اُس کے سر پر کنکر مارا وہ بھی اُسی وقت
داخل جہنم ہوا - اور نجاشی عبرت پذیر ہوا ؛

۲۸
اٹھائیسویں فصل

قصۂ اصحاب القریہ (انطاکیہ)[1]

حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے آسمان پر جانے
سے پیشتر اپنے دو حواریوں کو انطاکیہ والوں کی
ہدایت کے واسطے بھیجا تھا - جب یہ شہر کے قریب
پہنچے - تو ایک بوڑھا بکریاں چراتا دکھائی دیا -
اُس نے آگے بڑھ کر پوچھا - کہ تم کون ہو -
اور کہاں جاتے ہو - اُنہوں نے کہا - ہم حضرت
عیسےٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں اور خلقت

[1] یہ قصہ سورۃ یٰس میں بیان ہوا ہے ؛

کو گمراہی سے نکالنے آئے ہیں - بوڑھا بولا
کہ تمہارے پاس اِس کی تصدیق کیا ہے - اُنہوں
نے کہا - کہ اندھے کو اچھا کر دیتے ہیں - اور
برص والا شفا پاتا ہے - اُس نے کہا - کہ مدت
گزر چکی ہے - کہ میرا بیٹا اندھا ہے - اگر اُس
کو اچھا کر دو - تو میں تم پر ایمان لاؤنگا - اُنہوں
نے اُس کے واسطے دعا کی - وہ اچھا ہوگیا -
تب وہ بوڑھا اُن پر ایمان لایا - اُس کا نام
حبیب نجار تھا - جو کہ حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چھ سو سال پیشتر
ایمان لایا - غرض اِن دونو کی خبر تمام انطاکیہ
میں پھیل گئی - اور بہت بیماروں نے اُن
کی برکت سے شفا پائی - انطاکیہ کا بادشاہ
انطیخش بت پرست تھا - اُس نے دونو کو
قید کر دیا - حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے آسمان
پر جاتے وقت شمعون کو اپنا نائب بنایا تھا - یہ
بھی اُن کے پیچھے انطاکیہ پہنچے - اور شاہ انطیخش
سے رابطہ دوستی بڑھایا - اور اس کے ہمراہ
بت خانے میں جاتے - تو اپنے خدا کو سجدہ کرتے

وہ سمجھتا - کہ ہمارے بُتوں کو سجدہ کرتا ہے - اس واسطے اُن پر بہت اعتماد کرنے لگا - حتےٰ کہ تمام کاموں میں صلاح و مشورہ لینے لگا + ایک دن حضرت شمعون نے پوچھا - کہ میں نے سُنا ہے - کہ دو مسافر قید خانے میں ہیں - معلوم نہیں اُن کے قید ہونے کا کیا باعث ہے - بادشاہ نے کہا - وہ کہتے ہیں - کہ ایک خدا کو مانو - اور بت پرستی نہ کرو - حضرت شمعون نے ظاہر طور پر بڑے تعجب سے کہا - کہ ذرا اُن کو بلوایا
تو جاوے - وہ تو بڑی عجیب بات کہتے ہیں - ۸
بادشاہ نے اُن کو منگایا - تو حضرت شمعون نے اُن سے کہا - کہ کوئی معجزہ رکھتے ہو - اُنہوں نے کہا ہاں اندھوں کو اچھا کرتے ہیں - حضرت شمعون نے بہت سے اندھوں کو اکٹھا کر کے کہا - کہ اِن سب کو اچھا کرو - اُنہوں نے دعا کی وہ سب اچھے ہو گئے - حضرت شمعون نے
کہا - اور بھی کوئی معجزہ ہے - اُنہوں نے کہا - ۱۴
ہاں مُردہ زندہ کر دیتے ہیں - پھر اُنہوں نے اِن کے کہنے پر باراں سال کا مرا ہوا ایک بادشاہ

زندہ کر دیا - تب حضرت شمعون نے بادشاہ سے کہا - کہ ہم بھی اپنے خداؤں کو کہیں - کہ وہ بھی اندھوں کو اچھا کر دیں - یا مُردوں کو زندہ کر دیں - بادشاہ نے کہا - کہ وہ تو اپنے اُوپر سے مکھی بھی نہیں اُڑا سکتے - پھر حضرت شمعون نے کہا - کہ ہم بھی ایسے خدا پر ایمان لاتے ہیں - جس پر یہ لوگ لائے ہیں - پس بادشاہ معہ تمام قوم کے ایمان لایا - کچھ لوگ اِن مومنوں کو ایذا پہنچانے کے درپے ہوئے - حبیب نجار کو بھی خبر ہوئی - وہ دوڑتا ہُوا آیا - اور کہنے لگا - اے لوگو اِن رسولوں کی تابعداری کرو - جو کہ کچھ عوض نہیں مانگتے - اور تمہارے فائدہ کی بات کرتے ہیں - کفار نے اِن کو پتھر مارنے شروع کئے - حتےٰ کہ وہ انطاکیہ کے بازار میں فوت ہوئے - اور وہیں اُن کی قبر بنی ہوئی ہے +

---

۲۹ اُنتیسویں فصل

قصّۂ اہلِ سبا[1]

سبا کے بادشاہ کا نام یشجب تھا۔ جو کہ قحطان کا پوتا تھا۔ اُس کے بیٹوں کے واسطے مارب کے پاس ملک یمن میں ایک جگہ تھی۔ دو پہاڑوں کے درمیان۔ جو کہ اوپر سے نیچے تک باران فرسنگ یا ۳۶ میل تھی۔ ....

....

وہاں پہاڑ سے بھی پانی آتا تھا۔ اور کبھی ملک شجیر کا بڑھا ہوا پانی بھی اِن کی طرف آتا تھا۔ مگر جب زیادہ آتا۔ تو کھیتوں کو خراب کرتا۔ ملکۂ بلقیس سے (جس کا قصّہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ذکر میں آچکا ہے) لوگوں نے

[1] یہ قصّہ قرآن شریف کی سورت سبا میں مذکور ہے +

درخواست کی۔ کہ دونو پہاڑوں کے درمیان ایک دیوار بنائی جاوے۔ تاکہ زاید پانی وہیں کھڑا رہے۔ چنانچہ اُس نے ایک دیوار بنائی۔ اور نیچے آ کر تین موریاں رکھیں۔ جب پانی کی ضرورت ہوتی۔ تو اوپر کی موری کھول دیتے۔ اگر پانی تھوڑا ہوتا۔ تو درمیان کی۔ اگر اِس سے بھی کم ہوتا۔ تو سب سے نیچے کی کھول دیتے۔ جس سے کھیتیاں سرسبز ہوتیں۔ اہل سبا کے مکانوں کے دائیں بائیں دو باغ تھے۔ جو میوہ جات سے لدے رہتے تھے۔ اگر کوئی شخص اپنے سر پر ٹوکرا اُٹھاتے۔ اُن کے درمیان سے چلا جاتا۔ تو بغیر ہاتھ ہلانے کے وہ ٹوکرا میوہ سے بھر جاتا تھا۔ اُن کے پیغمبر نے اُن کو کہا۔ کہ یہ میوہ جات کھا کر خدا تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا کرو۔ کہ پروردگار نے تم کو عمدہ جگہ دی ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ تیرہ ۱۳ پیغمبر اُن کی ہدایت کو آئے۔ مگر اُنہوں نے کسی کی بات نہ مانی۔ آخری پیغمبر کو سخت دُکھ دیا۔ اور مارا۔ خدا تعالےٰ نے اُس دیوار میں چوہے پیدا کر دئے۔ آدھی رات کو

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through Whatsapp +92-348-8709449.

جب سب لوگ سوئے ہوئے تھے - وہ بند ٹوٹ
گیا- پس اُن ناشکروں کے مکانات گر گئے-
اور تمام کھیتیاں اور باغ خراب ہو گئے- کئی
آدمی ڈوب گئے- اور اِن باغوں کی بجائے
جھاؤ - اور کڑوے پھل والے درخت اُگ
آئے- یا کہیں کہیں بیری کا درخت دکھائی
دیتا تھا- جو لوگ بچ گئے تھے - اُنہوں نے
اپنے پیغمبر سے التجا کی - کہ ہم نے خدا تعالےٰ کو
مان لیا ہے- اگر ہم کو پھر وہی نعمت عطا فرماوے
تو ناشکری نہ کرینگے- اور اتنی عبادت کرینگے-
کہ کسی قوم نے نہ کی ہوگی- خدا تعالےٰ نے
اُن کو پھر ویسا ہی باغ اور مال و دولت
عنایت کئے- چنانچہ اہلِ سبا کے گاؤں سے
لے کر ملک شام تک چار ہزار سات سو گاؤں
آباد تھے- آخر اہلِ سبا نے ملک شام سے تجارت
شروع کی- اب امیر لوگ غریبوں پر حسد کرنے
لگے- کہ ہمارے اور غریبوں کے درمیان کچھ فرق
نہیں رہا- جیسے ہم لوگ سواری سے کسی گاؤں
میں شام کو جا اُترتے ہیں- اُسی طرح غریب

بھی کسی گاؤں میں اُتر پڑتے ہیں- پھر اُنہوں
نے دعا مانگی- کہ اے پروردگار ہماری منزلوں
کے درمیان بہت دوری کر دے- تاکہ غریب
لوگ ہمارے برابر برابر سفر نہ کر سکیں- پس
پروردگار نے اُن باغوںکو تباہ کر دیا- اور اُن لوگوںکو
اور ملکوں میں منتشر کر دیا- حتّٰے کہ بھائی بھائی
سے اور باپ بیٹے سے جُدا ہو گئے +

حکایات

حکایت ۱-

جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نصارے کو فرمایا- کہ حضرت عیسےٰؑ کو خدا کا رسول
کہو- اور خدا کا بیٹا مت کہو- اور مجھے سچا رسول
جانو- تو اُنہوں نے انکار کیا- پس خدا تعالےٰ
کا حکم ہوا- کہ اِن کو کہدو- کہ ہم مباہلہ کرنے

ہیں- یعنی تم بھی اپنے لوگوں کو لے کر باہر چلو
اور ہم بھی اپنے لوگوں کو لے کر جاتے ہیں-اور
جھوٹے کے حق میں بد دعا مانگیں گے-کہ اُس پر
خدا کا غضب نازل ہو- آیت مباہلہ کے نازل
ہوتے ہی جوکہ سورہ آل عمران کے چھٹے رکوع
میں واقعہ ہے-پیغمبرؐ نے بنی نجران کو بولایا-
کہ آؤ ہمارے ساتھ مباہلہ کرو- کیونکہ تم ہماری
باتوں کو جھوٹا جانتے ہو- اِس سے معلوم ہو
جائیگا- کہ جھوٹا کون ہے- تمام نصارٰے اِس
پر راضی ہوگئے- وقت اور جگہ مقرر کی گئی- دوسرے
روز حضرت رسالت پناہ امام حسینؓ کو گود میں
اُٹھایا اور امام حسن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور
جناب سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرا آپ کے
پیچھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہ، آپ کے ساتھ
چلے جاتے تھے- پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جب میں دعا کروں تم نے آمین کہنا-
اُدھر نصارٰے کے سردار نے اِن کو دیکھ کر کہا
کہ اے قوم نصارٰے آپ کے مقابلہ پر نہ نکلنا-
کیونکہ اُن کی بد دعا ضرور قبول ہوگی- پس صلح کرکے

اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے- رسولؐ نے فرمایا
کہ اگر بنی نجران مباہلہ کرتے-تو خدا تعالٰے اُن
کی شکلیں بدل دیتا- اور تمام ہلاک ہو جاتے۔

حکایت - ۲

لقمان حکیم جوکہ شہر نوبہ کے رہنے والے
تھے- خدا تعالٰے نے اُن کو حکمت عطا فرمائی-
ایک دن فرشتے اُن کے گھر آئے- اور السلام علیکم
کہا- لقمان حکیم نے اُن کو دیکھا تو نہ تھا -
مگر سلام کا جواب دیا- پھر اُنہوں نے کہا- کہ
خدا تعالٰے کا حکم ہے- کہ نبوت یا حکمت دونو
میں سے جونسی چیز تُو پسند کرے تجھ کو عطا
کی جاوے- اُنھوں نے فرمایا- کہ نبوت کا بوجھ
اُٹھانا تو مشکل ہے- اگر خدا تعالٰے نے ضرور
عطا فرمانی ہو- تو کچھ عذر نہیں- اِس واسطے
خدا تعالٰے نے اُن کو حکمت عطا کی- وہ پہلے
ایک شخص کے غلام تھے اور بکریاں چرایا کرتے
تھے- جب حکیم ہوئے- اور لوگوں کو حکمت کی
باتیں بتلائیں تو ایک دن جب بہت خلقت جمع

نھی - ایک بوڑھا وہاں سے گزرا - اور کہا - کہ
کیا تو وہی غلام لقمان ہے - جو بکریاں چرایا
کرتا تھا - لقمان نے کہا - ہاں میں وہی ہوں -
پھر اُس نے کہا - تو ایسا کس طرح بن گیا -
کہا کہ تین چیزوں سے - ۱ سچ بولنا - ۲ امانت میں
خیانت نہ کرنا - ۳ فضول بات نہ کرنا ÷

کہتے ہیں - ایک دن اپنے آقا کے باقی غلاموں
کے ساتھ باغ میں میوہ چننے گئے - تو انہوں
نے میوہ تو خود کھا لیا - اور لقمان کا نام لگایا -
وہ آقا لقمان پر خفا ہؤا - لقمان نے کہا - کہ
اُنہوں نے کھایا ہے - اور مجھے جھوٹی تہمت لگاتے
ہیں - آقا نے کہا - کہ اِس کی سچائی کیونکر معلوم
ہو - لقمان نے کہا - کہ ہم کو گرم پانی پلا کر دوڑائیں -
قے ہو کر میوہ باہر آجاویگا - اُس نے ایسا ہی
کیا - تو اُن نوکروں نے قے کی اور میوہ باہر نکل
آیا ÷ اُنہوں نے اپنے بیٹے باران کو نصیحت کی
تھی - کہ شرک نہ کرنا - خدا تعالےٰ ہر ایک چیز کو
جانتا ہے - خواہ کسی جگہ ہو - ہمیشہ نیکی کرنا -
بُرائی سے دُور رہنا - ماں باپ کی فرمانبرداری

کرنا - بشرطیکہ شرک کی طرف نہ لیجاویں - جو
کچھ ہوتا ہے - خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوتا
ہے - کسی کو اُونچی آواز سے یعنی چیخ چیخ کر مت پُکارنا -
اِس کے علاوہ اور عمدہ عمدہ نصیحتیں کی
تھیں - جن کا اِس مختصر میں ذکر کرنا مشکل
معلوم ہوتا ہے ÷ اِس کا بیان سورہ لقمان میں ہوا ہے ÷

حکایت - ۳

برصیصا ایک راہب خدا پرست تھا - ستر
برس تک خدا تعالےٰ کی عبادت کرتا رہا -
شیطان نے اُس کو گمراہ کرنا چاہا - یہ حیلہ کیا -
کہ ایک پرہیزگار کی شکل میں اُس کے عبادت
خانہ میں داخل ہؤا - اور برصیصا سے بڑھ کر
عبادت کرنے لگا - برصیصا یہ حال دیکھ کر اُس
کا مرید ہو گیا - پھر ایک روز کہنے لگا - کہ میں
یہاں سے جانے والا ہوں - اور برصیصا کو چند
کلمات بتلا دئے - کہ تو اُن سے بیماروں کو اچھا کریگا -
پھر شہر میں آکر ایک شخص کا گلا دبایا - اور
ایک آدمی کی شکل بن کر آیا - اور کہنے لگا -

کہ برصیصا کے سوا اِس کا کوئی علاج نہ کر
سکیگا - وہ لوگ اُس شخص کو برصیصا کے پاس
لے گئے - اُس نے اُس کو دم کیا - وہ فوراً اچھا
ہوگیا - کیونکہ شیطان نے اُس سے اپنا تصرف
ہٹا لیا تھا - غرض اِسی طرح شیطان لوگوں کو
تکلیف پہنچاتا - اور برصیصا کے دم سے اچھے
ہو جاتے - پھر بادشاہ کی بیٹی کو جا دبایا - اُس
کو اُٹھا کر برصیصا کے عبادت خانہ میں لائے -
اور اُس کو وہاں چھوڑ کر چلے گئے - کہ اُس کو
آرام ہونے پر لے جاوینگے - برصیصا نے دم کیا -
وہ اچھی ہوگئی - پھر شیطان نے برصیصا کو ورغلایا
چنانچہ اُس نے اُس لڑکی سے زنا کیا - پھر
شیطان نے بادشاہ کو جاکر خبر دی - تحقیقات سے
زنا ثابت ہؤا - تو بادشاہ نے برصیصا کو سولی
پر چڑھایا - اِس وقت شیطان پھر اُس عابد
والی صورت میں آ موجود ہؤا - اور برصیصا کو
کہنے لگا - کہ اگر تو مجھے سجدہ کرے - تو مَیں
تجھے بچا لونگا - اُس نے اُس کو سجدہ کردیا -
تو شیطان نے اُس سے بیزاری ظاہر کی - جس

کی خبر خدا تعالےٰ نے سورۂ حشر کے دوسرے رکوع
میں بیان فرمائی ہے +

حکایت - ۴

مشرکوں نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کر
لیا - تو عوف بن مالک رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہؤا -
اور عرض کی - کہ یا رسول اللہؐ میرا بیٹا کافروں نے
قید کر لیا ہے - اب اُس کی ماں بہت بیقرار ہے -
اور فقر و فاقہ بھی ہے - حضرتؐ نے فرمایا - کہ تم دونو
(لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ) پڑھا کرو - پس
دونو رسولؐ کے حکم کے بموجب یہی پڑھنے
لگے - تھوڑی مدت کے بعد اُس کا بیٹا قید سے
چھوٹا - اور اُن کی چار ہزار بکریاں بھی لے آیا -
پس اِسی واسطے خدا تعالےٰ نے فرمایا - کہ (وَمَنْ
یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ) +

حکایت - ۵

صنعاء یمن میں ایک نیکوکار آدمی تھا - اُس
کا ایک باغ تھا - میوہ توڑتے وقت فقیروں کو

بولاتا - اور جو میوہ اُس کے بچھاونے کے پاس گرتا
فقیروں کو دئے جاتا - اور پھر دسواں حصہ فقیروں
کو بانٹ دیتا - جب وہ مرگیا - تو اُس کے بیٹوں
نے کہا - کہ ہمارے پاس مال تھوڑا ہے - اور
ہم عیالدار ہیں - اگر ہم نے باپ کی طرح فقیروں
کو میوہ بانٹ دیا - تو گزارہ کیونکر ہوگا - ہم ایسے
وقت میوہ توڑیں - کہ فقیروں کو خبر نہ ہو - اور
آپس میں قسمیں اُٹھائیں - کہ کسی فقیر کو خبر نہ
کی جاوے - اور اِس اقرار پر کہ ہم صبح کو
میوہ توڑنے جاوینگے لفظ انشاء اللہ نہ کہا - بس رات
کے وقت اُن کے سونے ہی وہ تمام باغ تباہ
ہوگیا - جب علی الصباح چپکے چپکے گھروں
سے نکلے - کہ کوئی فقیر ہماری آواز نہ سُن لے -
اور باغ میں جاکر تباہ اور اُجڑا ہوا دیکھا - تو
ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے - یعنے ایک
دوسرے کو کہتا کہ تُو نے ہی یہ بُری صلاح دی
تھی - یہ قصہ قرآن شریف کی سورہ نٓ کے
پہلے رکوع میں مذکور ہے ٭

حکایت - ٦

ایک روز رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف
سے پھرتے وقت وطن النخل میں اُترے - اور
رات کو اُٹھ کر نماز تہجّد میں قرآن شریف
پڑھ رہے تھے - کہ جنوں کا ایک گروہ وہاں
سے گزرا اور قرآن مجید سننے میں مشغول ہوئے -
ایک دوسرے کو کہنے لگے - کہ چُپ چاپ قرآن
مجید سنو - جب رسول مقبولؐ نماز تہجد پڑھ
چکے - تو جنّات نے حاضر ہوکر کلمہ پڑھ کے اسلام
حاصل کیا - اور اپنی قوم میں جاکر کہنے لگے -
کہ ہم نے آج قرآن شریف سُنا ہے - جو کہ توراۃ
کے بعد نازل ہُوا - اور سابقہ کتابوں کی تصدیق
کرتا ہے - اور خدا تعالےٰ کے راستہ کی طرف بولاتا
ہے - اور ہم اُس پر ایمان لا چُکے ہیں - اور اپنے
پروردگار کا کوئی شریک نہیں بناتے - خداتعالےٰ
کی کوئی بیوی اور بیٹا نہیں ہے - ہمسے جاہل لوگ یہ
بات (یعنی خدا کی اولاد ہے) کہا کرتے تھے اور ہمنے یقین
کر لیا ہے - کہ جن اور انسان کو کبھی نہ کہنا چاہئے -

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through
Whatsapp +92-348-8709449.

کہ خدا تعالے جورو اور اولاد رکھتا ہے - اور بعض انسان جنوں کی پناہ لیا کرتے تھے - جس سے جن زیادہ سرکش ہوگئے پہلے آدمی بھی تمہاری طرح خیال کرتے تھے - کہ خدا تعالیٰ کوئی پیغمبر نہیں بھیجیگا - آگے جو آسمان سے باتیں چُرا کر لوگوں کو بتلاتے تھے - اب وہ نہ کر سکو گے - کیونکہ اب آسمان کے آگے محافظ مقرر کیئے گئے ہیں - اب اگر کوئی تم میں سے خبر سُننے جائیگا - تو ستاروں سے انگارے پڑیں گے - اب اگر کوئی رسول کریم ؐ کے تشریف لانے کے بعد پھر پہلے جہالت والے راستے پر چلے گا - تو وہ دوزخ میں ڈالا جاویگا -
اس کے علاوہ اور بہت سی نصیحتیں کیں - جنکا ذکر قرآن مجید کی سورہ جن میں ہے -

خاتمہ

حکایت - ۶

ایک روز رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف سے پھرتے وقت وطن النخل میں اُترے - اور رات کو اُٹھ کر نماز تہجّد میں قرآن شریف پڑھ رہے تھے - کہ جنوں کا ایک گروہ وہاں سے گزرا اور قرآن مجید سننے میں مشغول ہوئے - ایک دوسرے کو کہنے لگے - کہ چُپ چاپ قرآن مجید سنو - جب رسول مقبولؐ نماز تہجد پڑھ چکے - تو جنّات نے حاضر ہوکر کلمہ پڑھ کے اسلام حاصل کیا - اور اپنی قوم میں جاکر کہنے لگے - کہ ہم نے آج قرآن شریف سُنا ہے - جو کہ توراۃ کے بعد نازل ہؤا - اور سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتا ہے - اور خدا تعالےٰ کے راستہ کی طرف بولاتا ہے - اور ہم اُس پر ایمان لا چُکے ہیں - اور اپنے پروردگار کا کوئی شریک نہیں بناتے - خدا تعالےٰ کی کوئی بیوی اور بیٹا نہیں ہے - ہمسے جاہل لوگ یہ بات (یعنی خدا کی اولاد ہے) کہا کرتے تھے اور ہمنے یقین کر لیا ہے - کہ جن اور انسان کو کبھی نہ کہنا چاہئے -

کی بات ہے - کہ اُس فخر موجودات کا ذکر اِس کتاب کے اندر داخل نہ ہو - مجھے غیرت دیتی اور محبت قلبی اجازت نہیں دیتی - کہ اُس اپنے آقا کے ذکر کو چھوڑ دیا جائے - لہذا چند معجزات اُس خاتم النبیین کے بیان کرتا ہوں اور درگاہ الٰہی سے دعا مانگتا اور کتاب کو ختم کرتا ہوں ٭

معجزہ - ۱

ایک روز حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعوت کی - اور ایک بکرا ذبح کیا - اور حضرت جابرؓ کے دو بیٹے تھے - اُنہوں نے بھی یہ ماجرا دیکھا - اُن کی والدہ تو کھانا پکانے کے خیال میں رہی - اور حضرت جابرؓ باہر چلے گئے - اب بڑے لڑکے نے چھوٹے کو کہا - کہ تُو بکرا بن اور جس طرح باپ نے آج بکرا ذبح کیا ہے - مَیں تجھے ذبح کرونگا - چھوٹا لڑکا لیٹ گیا - اور بڑے نے

چھُری لے کر ذبح کر دیا۔ حتےٰ کہ سر کو جسم سے علیحدہ کر دیا۔ جب بھائیٔ کو ذبح کر چکا تو دل میں ڈرا۔ کہ اگر میری ماں کو خبر ہوگی۔ تو مجھے ماریگی۔ اِس واسطے مکان کی چھت پر چڑھ گیا۔ اتنے میں ماں نے اُس کو بولایا۔ تو وہ ڈر کر بھاگا۔ اور چھت سے گر کر مر گیا۔ اُن کی ماں نے جا کر دیکھا۔ کہنے لگی۔ کہ اگر اِن کا خیال کیا۔ تو پیغمبر علیہ السلام کی دعوت میں خلل آئیگا۔ پیغمبرؐ صاحب کے کھانا کھانے کے بعد اِن کی تجہیز و تکفین کی جاویگی۔ اُس نے کھانا تیّار کیا۔ تو حضرت جابرؓ بھی پیغمبر صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کو ساتھ لے کر آئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آکر کہا۔ کہ جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے بیٹوں کے ساتھ مِل کر کھانا کھاؤ۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جابرؓ کو فرمایا۔ کہ اپنے بیٹوں کو بولاؤ۔ کہ ہمارے ساتھ کھانا کھائیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اُن کا کچھ حال

معلوم نہ تھا۔ آپنے بیوی سے جا کر پُوچھا۔ کہ لڑکے کہاں ہیں۔ اُس نے بلا تشویش نہایت استقلال سے جواب دیا۔ کہ وہ موجود نہیں ہیں۔ اُنہوں نے جا کر پیغمبرؐ سے اسی طرح کہ دیا۔ مگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تک وہ نہ آویں گے۔ میں کھانا نہیں کھاؤنگا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے پھر بیوی سے جا کر کہا۔ کہ رسولؐ یوں فرماتے ہیں۔ بیوی نے رو کر دونو بچّوں کی لاشیں دکھلائیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ذکر کیا۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر کپڑا ڈال کر درگاہ الٰہی سے اُن کے زندہ ہونے کے واسطے دعا مانگی۔ وہ دونو فوراً زندہ ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔

معجزہ۔ ۲

ام شریک نام ایک عورت نے ایک گھی کا

مشکیزہ پیغمبرؐ صاحب کی خدمت میں اپنی کنیزک کے
ہاتھ بھیجا۔ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ مشکیزہ
خالی کرکے کنیزک کو دیدیا۔ اور فرمایا۔ کہ اِس مشکیزہ
کا منہ اوپر کی طرف کرکے رکھنا۔ اُس کنیزک نے
ایسا ہی کیا۔ وہ مشکیزہ پھر اُس کنیزک نے دیکھا
تو بھرا ہؤا تھا۔ اُس نے فوراً منہ باندھ دیا۔
چند روز کے بعد ام شریک نے مشکیزہ بھرا ہؤا
دیکھا۔ تو کنیزک پر نہایت غصّے ہوئی۔ اور کہا
کہ تو رسولؐ کے پاس کیوں نہیں لے گئی۔ اُس
نے کہا بخدا میں رسولؐ کے پاس لے گئی تھی۔
اور اُنہوں نے اِس کو خالی کر دیا تھا۔ اور فرمایا
تھا۔ کہ اس کو سیدھا رکھنا۔ اِس واسطے مَیں نے
اس کا مُنہ اُوپر کرکے رکھ دیا۔ جب دوسرے
روز دیکھا۔ تو ویسا ہی بھرا ہؤا تھا۔ پھر میں نے
منہ بند کر دیا تھا۔ ام شریک نے اِس کو رکھ
چھوڑا۔ جتنی ضرورت ہوتی اُس سے نکال لیتی
مگر وہ ویسا ہی بھرا رہتا۔ حتّٰی کہ بعض موقعہ
پر ستر آدمیوں کو دیا جاتا۔ مگر وہ خالی نہ
ہوتا۔ اُمّ شریک کے مرنے تک وہ مشکیزہ برابر

بھرا رہا ۔

معجزہ-۳

خیبر کی لڑائی کے موقعہ پر ایک یہودن گوشت
پکا کر اُس میں زہر ملا کر رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائی۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اُس سے تھوڑا سا منہ میں ڈالا۔
تو گوشت نے پکار کر کہا۔ کہ یا رسول اللہ مجھے
نہ کھانا۔ کیونکہ میں زہر آلود ہوں۔ رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ سے نکال کر پھینکدیا۔
بشیر بن براء صحابیؓ نے کھا لیا تھا۔ وہ فوت
ہوگئے ۔

معجزہ-۴

جب مکّہ معظّمہ فتح ہؤا۔ تو رسول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم مع حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ اُس وقت خانہ
کعبہ کے آس پاس تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے
تھے۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چھڑی

سے جس بُت کو اپنی چھڑی لگاتے وہ منہ کے بل
گر پڑتا - پھر خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے - تو
وہاں بھی بت رکھے ہوئے تھے - اُن کا بھی یہی
حال ہؤا - بعض بت اُونچی جگہ پر تھے - جہاں
چھڑی نہیں پہنچتی تھی - حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے فرمایا - یا رسول اللہؐ آپ میرے کندھے پر
چڑھ کر اِن کو چھڑی لگاویں - پیغمبر صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا - کہ یا علیؓ تو نبوت کے
بوجھ کو اُٹھا نہیں سکیگا - بلکہ تُو میرے کندھے
پر چڑھ جا - اور اُن کو توڑ دے - حضرت علی
کرم اللہ وجہہ نے ایسا ہی کیا - پھر جناب سرور
کائنات نے پُوچھا - کہ یا علیؓ اب تیری کیا حالت
ہے - اُنھوں نے کہا - یا رسول اللہ ایسا معلوم ہوتا
ہے - کہ میرا سر عرش معلے کے ساتھ لگا ہؤا ہے
اور جس طرف ہاتھ بڑھاتا ہوں - اُسی چیز پر
پہنچ جاتا ہے - کہتے ہیں - کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے اِن بتوں کو اِس لئے چھڑی
سے گرایا اور ہاتھ نہ لگایا تھا - کہ جس کو پیغمبر
کا ہاتھ لگ جائیگا - وہ دنیا اور آخرت کی آگ سے

نجات پائیگا - اور اِن بتوں نے دوزخ کا ایندھن
بننا ہے ؛

چنانچہ ابن مالکؓ نے ایک دفعہ دعوت کی - اور
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی تشریف لائے -
جب کھانے سے فارغ ہوئے - تو ایک رومال سے
اپنے ہاتھ مبارک صاف کئے - اِس رومال کا یہ
طریقہ تھا - کہ جب کبھی میلا ہوتا - تو ہم آگ
میں ڈال دیتے - وہ نہایت سفید ہو جاتا ؛

معجزہ - ۵

ایک روز ایک یہودی ایک پتھر لے کر آیا -
اور کہنے لگا - کہ یہ داؤدی پتھر ہے - جب پیغمبرؐ
نے اُس کو ہاتھ میں پکڑا - تو وہ مثل شمع
کے روشن ہوگیا - تب وہ یہودی یہ حال دیکھ
کر فوراً ایمان لایا ؛

معجزہ - ۶

جنگ اُحد کے دن ایک اصحابی کی تلوار ٹوٹ
گئی - وہ رسول صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس

آیا- اور کہا -کہ یا رسول اللہ میری تلوار ٹوٹ گئی ہے- اور یہ وقت جنگ کا ہے- رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو ایک لکڑی ہاتھ میں پکڑا دی- اور فرمایا -کہ جا اِسی سے کام لے- وہ لکڑی تلوار کی طرح بلکہ اُس سے بھی زیادہ تیز ہوگئی- اور مدّت تک وہ صحابی لڑائی کے موقعہ پر اُسی سے کام لیتا رہا- رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ حضرت موسے علیہ السلام کے عاصا کے معجزہ سے کم نہیں ہے +

معجزہ - ۷

ایک دفعہ اندھیری رات تھی- اور بادل گھِرا ہؤا تھا- اُس وقت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک صحابی بیٹھا تھا- جب وہ گھر کو جانے لگا- تو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لکڑی دی- کہ راستہ میں تجھے یہ روشنی دیگی- اور جب تُو گھر جاویگا- تو وہاں تجھے ایک کالی سی چیز دکھائی دیگی- اُس کو بھی اِسی لکڑی سے مار کر نکال دینا- جب وہ

صحابی لکڑی لے کر چلا- تو راستہ میں وہ لکڑی روشنی دیتی گئی- اور جیسا رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا- گھر میں ایک کالی چیز دیکھی- اُس کو مار کر نکال دیا- وہ اصل میں شیطان لعین تھا +

معجزہ - ۸

ایک اعرابی رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا- اور کہنے لگا -کہ یا محمدؐ اگر آپ کوئی ایسی نشانی دکھلاویں- جس سے معلوم ہو جائے- کہ تُو واقعی سچّا پیغمبر ہے- تو مَیں تجھ پر ایمان لاؤنگا- رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو تُو چاہتا ہے- وہی نشانی دیکھ لے- اُس نے کہا -کہ یہ پہاڑ پھٹ جائے- اور تیری نبوّت کی شہادت ظاہر ہو- آپ نے دعا فرمائی - وہ پہاڑ فوراً پھٹ گیا- اور اُس کے اندر سے ایک درخت پیدا ہؤا- اُس درخت پر ایک سبز رنگ کا پرندہ بیٹھا تھا- وہ کہنے لگا -کہ (لاالہ الااللہ یا محمدؐ انک رسول اللہ) تب وہ یہودی ایمان لایا +

معجزہ - ۹

ایک دفعہ ایک اعرابی آیا - اور کہنے لگا - کہ کوئی معجزہ دکھاؤ - رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک کھجور کے گچھے کی طرف اشارہ کیا - وہ اُسی وقت پیغمبرؐ صاحب کے پاس آیا اور گواہی دی - کہ تو سچا پیغمبر ہے - اور پھر وہ اپنی جگہ پر چلا گیا - اور وہ اعرابی ایمان لے آیا ؛

معجزہ - ۱۰

ایک دفعہ ایک مادر زاد گنگے لڑکے کو اُس کی والدہ رسولؐ کے پاس لائی - اور التجا کی - کہ آپ دعا فرمادیں - کہ خدا تعالےٰ اِس لڑکے کو شفا دے - رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس پر ہاتھ پھیرا وہ فوراً باتیں کرنے لگا - کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے کم ہے ؛

معجزہ - ۱۱

ایک دن ایک اعرابی آیا - جس کے اوپر پرانی گدڑی تھی - اور سوال کیا - کہ آپ اِس وقت کوئی معجزہ دکھلائیں - پیغمبرؐ نے فرمایا - اگر معجزہ دکھلا دوں - تو تُو مسلمان ہوگا - اُس نے کہا بیشک - تب پیغمبرؐ صاحب نے فرمایا - کہ تُو نے فلانے کنویں سے ایک کبوتری کے دو انڈے لئے ہیں - اور وہ کبوتری چیختی تھی - مگر تُو نے کچھ پرواہ نہ کی - پھر وہ تیرے سر پر آکر بیٹھ گئی - تُو نے اُس کو بھی پکڑ لیا ہے - اور اپنی گدڑی میں چھپا کر میرے پاس لایا ہے - اُس نے کہا بیشک ایسا ہی ہوا ہے - آپ سچے پیغمبر ہیں - فوراً کلمہ پڑھا - اور مسلمان ہوگیا ؛

معجزہ - ۱۲

مکّہ معظمہ فتح ہوگیا - تو بنی ہوازن اور بنی ثقیف نے اکٹھے ہوکر حُنین کے میدان میں جو مکّہ اور طائف کے درمیان ہے - اہل اسلام سے لڑائی

شروع کی۔ تمام لشکر اسلامی پیچھے ہٹ گیا اور صرف چار آدمی رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہ گئے۔ یعنی حضرت علیؓ۔ حضرت عباسؓ۔ ابوسفیان بن حارثؓ۔ عبد اللہ بن مسعودؓ۔ آپ اس وقت خچر پر سوار تھے۔ پھر آپ کی اجازت سے حضرت عباسؓ نے لوگوں کو واپس آنے کے واسطے کہا۔ مگر صرف ایک سو آدمی واپس ہوا۔ پیغمبرؐ خچر سے اُتر پڑے۔ اور ایک مٹھی بھر خاک اُٹھائی۔ اور فرمایا شاہت الوجوہ (منہ خراب ہوئے) اور کفار کی طرف پھینک دی۔ اور پھر فرمایا (اِنْہَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ) تمام کفار اندھے ہو گئے۔ اور شکست کھائی۔

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through
Whatsapp +92-348-8709449.